حصہ سوئم

تاریخ جامع
۱۳۲۵ھ

حیات لودی

معروف بہ

شوکت افغانی

محتوی سلسلہ انساب و حالات برادران

عینی و علاتی لودی و اولاد

لودی

فہرست مضامین حصہ سوئم حیات لودی معروف بہ شوکت افغانی

صحت نامہ حصہ دوئم حیات لودی معروف بہ شوکت افغانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	اجداد مادری لودی	اجداد مادری اُم لودی	۵۶	۱۳ حاشیہ	مدارسس	مدراسس
۳	۱۴	بسط	بسیط	۷۱	۸	سرجان بلکیم	سرجان میلکم
۱۰	۸	اوردہ ہی	اوردہ بھی	۷۵	۶	فتح علیخان قاچار	فتح علیخان قاجار شاہ ایران
۱۱	۳	امن کی تلاشش	امن کی تلاش	۷۷	۷	کہ جس نے	کہ جس سے
"	۸	روح نبوت	اوج نبوت	"	۱۵	آنریبل موسٹ الفنسٹن	آنریبل مونٹ الفنسٹن
۲۳	۳	ستاہو کو	شاہلو کو	۷۸	۴	غرض اسی	غرض اس
"	۶	شتاہو کو	شاہلو کو	"	۷	موسٹ	مونٹ
"	۱۳	غوربال	غوریان	۸۲	۴	جھجر	جھجھ
"	"	عیبیس	بادغیس	"	۹	سینگرہ	سنگیرہ
۲۴	۹	تزک	ترک	۸۴	۱۴	کام کے حوالے	کام کے جائے
۲۵	۱	پوشیدہ کرایا	پوشیدہ کرادیا	۸۹	۳	اوسی نے	اوس نے
"	۲	جان محمد خان	خان محمد خان	۹۲	۱۶ حاشیہ	سنہ ۱۲۳۰ھ سے لغایت سنہ ۱۲۶۱ھ ۱۸۷۵ء ۱۲۵۸ء	سنہ ۱۲۳۳ھ لغایت سنہ ۱۲۵۶ھ ۱۸۵۰ء ۱۲۵۸ء
"	۱۳	سنہ ۱۲۳۲ھ	سنہ ۱۲۴۲ھ	۱۰۷	۹	جھجر	جھجھ
۲۷	۹	اوڑاکر	اڈڑکر	۱۱۷	۵	شاہ کو سلام مسنون ادا کیا اور	سلام مسنون کے بجائے شاہ کی
"	۱۲	نور محمد خان غلزئی	نور محمد خان علیزئی	۱۱۹	۱۵	جگہ بھیجدوں	جگہ بھیجدے
"	"	دالوزئی	دالو نورزئی	۱۲۴	۱۳	گھوڑوں کے	گھوڑوں کو
۲۸	"	سپہلار بناکو	سپہ سالار بناکر	۱۲۵	۴	مسٹر کر فیرزیر	مسٹر فریزر
۲۹	۱۰	از نظر انداخت	از نظر انداختہ	۱۲۸	۸	یہاں اور آکر	یہاں آکر
۳۲	۵	احمد خان	احمد شاہ	۱۲۹	۱۲	ملاقات لیئے	ملاقات کے لیئے
"	۷ حاشیہ	سربہند	سرہند	۱۳۰	۸	ملکوں کی تباہی ہوئیں	ملکوں کی بنی ہوئیں
۳۳	۴	شاہ دررانی	شاہ دُرّانی	۱۳۱	۶	گورنر جنرل کو ادل	گورنر جنرل کو ارل
۳۴	۱۱ حاشیہ	مرتضوی نیشاپوری سے	موسوی نیشاپور سے	"	"	کمانڈر انچیف کو سیرل کا	کمانڈر انچیف کو سیرن کا
۳۵	۱۲ حاشیہ	ہنگش	بنگش	"	۱۲	شاملاً انغانی	شاملاً شجاع الملک کا افغانی
۴۲	۴	ادینہ بیگ	آدینہ بیگ	۱۳۵	۴	گنساربک	گنہ بک
۴۳	۸	سنہ ۱۵	غلط ہے	"	۵	برف بازی	برف باری
"	۱۸ حاشیہ	شاید کہ سپیر	شاید کہ سپہر	۱۳۷	۷	ہندوستان	زائد ہے
۴۴	۱۰ حاشیہ	دکھن کے عازم ہوگئے	عازم دکھن ہوئے	۱۴۲	۲	دو لاکھ روپیہ	ایک لاکھ روپیہ
۴۵	۶ حاشیہ	حیدرآباد کو چھوڑ کر	حیدرآباد چھوڑ کر	۱۴۴	۴	ایسٹ انڈیا کی طرف سے	ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے
۵۳	۱۱ حاشیہ	اور بیلا	اور بیدر	"	۹	اور دشمن یا دشمنان	دشمن دشمنان
۵۵	۴	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۱۷۳ھ	۱۵۱	۱۴	ملاقات تاشقرخان	ملاقات کو تاشقرخان
"	۳ حاشیہ	اور شہر کے	شہر کے	۱۵۲	۳	قیدکرے	قید کرکے
۵۶	۱۱ حاشیہ	نقد — کی	نقد ۔۔۔ کی	۱۵۳	۳	اوسس کی	روس کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۶	بہاگ گئے	بہاگے
۱۶۰	۳	تاشقند مین بلایا	تاشقند مین بلاکر
"	۵	لبلن سے سنہ ۱۸۶۵ء	لبلن سے سنہ ۱۸۷۲ء
۱۶۳	۴	باعث بنا	باعث تہا -
"	۱۱	سرلابیہ کے	سرلابیہ
۱۶۸	۹	حالات پرتش	حالات کا پرتش پا
۱۷۰	۷	لیبریل	لبرل
۱۷۱	۸	زینت افزا رہن گے	زینت دینگے
۱۷۳	۱۰	راستہ پر منزل مین	راستہ مین منزل مین پا
"	۱۱	محفوظ رہکر	محفوظ رہتے
"	۱۴	سردار خان	سرور خان
۱۷۴	۹	مشورہ لکہتے مین	مسودہ لکہنے مین پا
۱۷۸	۱۲	اوسی طرح کی کابل	اوسی طرح کی کابل
۱۹۰	۶	انہون تصنیفیہ	انہون نے تصنیفیہ
۱۹۴	۳	جوالی سرحد کا	حوالی سرحد کا
۱۹۶	۴	لبغرض ملازمت	لبغرض ملاقات
۱۹۸	۲	اغراض شاہی	اعزاز بی خطاب
۲۰۰	۱۱	اوس وعدہ	اوس عہدہ
۲۰۱	۴ حاشیہ	بیگم د الیسرا سے	نگرو الیسرا سے
۲۰۲	۶	مین بہی	مین نہی
۲۵۳	۷	تنگ و تاز	تگ و تاز
۲۵۵	۱۱	دکہایا جایا	دیکہایا جائے
۲۵۶	۵	نہین رکہا	نہین لکہا
"	"	بالکولی	باکولی
۲۵۹	۱،۲	حال افسردن	حال حب افسردن
۲۶۴	۱۰	الموڑہ کو	الموڑہ کا
۲۶۵	۱۴	بنگڈہ	نیگڈہ
۲۷۰	۴	عرض کیا اور	عرض کیا
۲۷۵	۱۳	فوج آباد	فرخ آباد
۲۷۷	۷	لکہا	بُلایا
"	۱۰	سپہ سالاز	سپہ سالار
۲۷۸	۴	نواب عماز الملک	نواب عماد الملک
"	۱۱	شہزادون کے	شہزادون کو
۲۷۹	۶	اودہ ہوکر	آوارہ ہوکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۰	۹	متعقہ	متفقہ
"	۱۲	امدادی	امداد دی -
۲۸۲	۶	نواب فیض اللہ	نواب فیض اللہ خان
۲۹۲	۱	معافت کرین گے	معاف نکرین گے
"	۱۱	نواب احمد علیخان نے	نواب محمد علیخان نے
۲۹۷	۱۰	آنکہون مین سے خون	آنکہون مین خون
۳۰۱	۱	اوس سے خفا مضمون	اوس سے خفا کے مضمون
۳۰۲	۱۰	افاغنہ سے	افاغنہ نے
"	۱۲	نگر پویون	نگر تو یون
۳۰۳	۴	غلام محمد علیخان	غلام محمد خان
"	۱۴	غلام خان	غلام محمد خان
۳۰۵	۱۱	لبشالیش	لبسالیش
۳۰۶	۹	ارغوانی کا دارتہا	ارغوانی کا دور تہا
۳۰۷	۱۳	سنہ ۱۲۵۶ھ سند	سنہ ۱۲۵۶ھ کو سند
۳۱۲	۹	گورنمنٹ نے	گورنمنٹ کے [illegible]
"	۱۰	سلامی ایزاد	سلامی ۱۳ سے ۱۵ - ایزاد
۳۱۴	۷	دوبارا علان	دربار اعلان
۳۱۵	۷	کنکر اور	کنکر
"	۹	پیلیسنٹہ ہزار اور	پینسٹہ ہزار روپیہ
"	۱۱	فرزندار دونا بیخان	فرزندان دو بیخان
۳۳۶	۸	اونٹ - کٹہرا	اونٹ کہڑا
۳۵۵	۸	انشاوند	نشاوند
۳۵۸	۴	ریاست بہوپال سے متوجہ ہوئے	انتظام ملکی ریاست بہوپال سے علیحدہ ہوکے خطاب و اعزاز ذاتی موقوف ہوا -

حاشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا حصہ

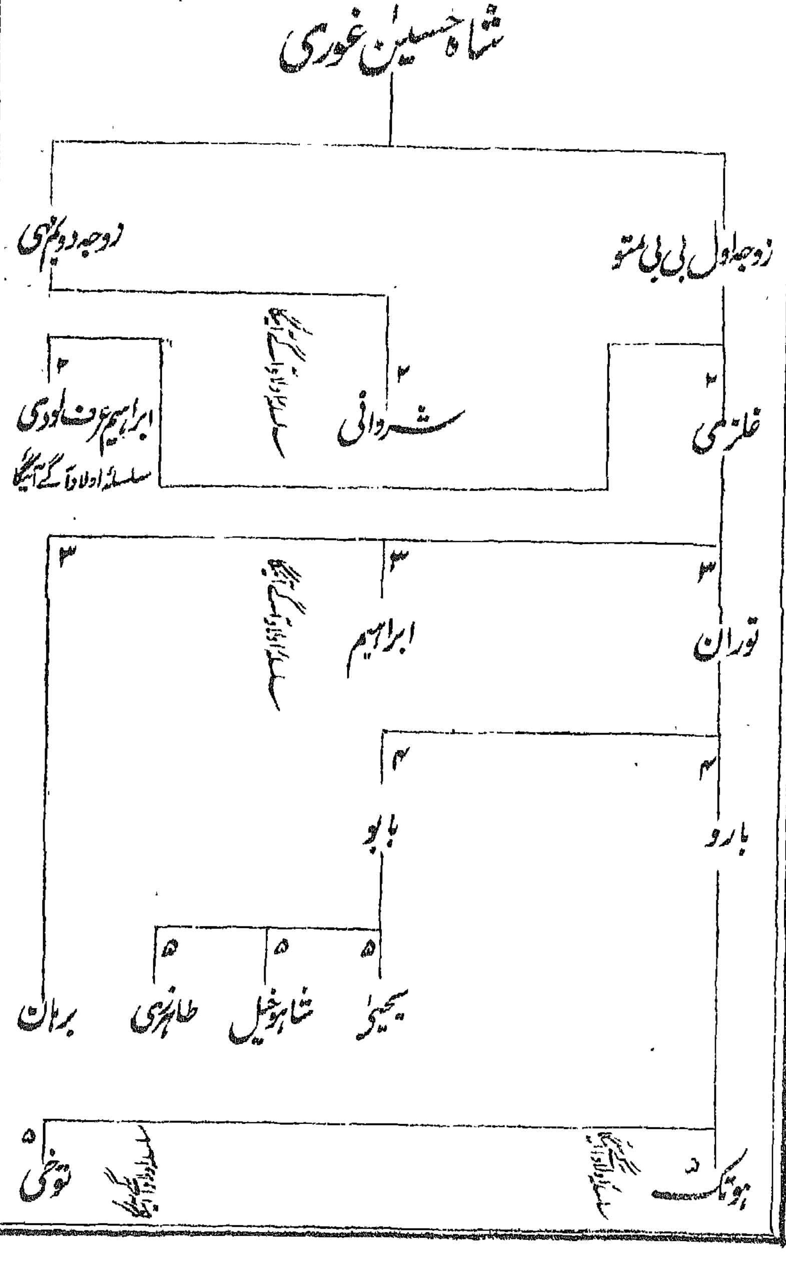
باب اول مشتمل حالات برادران عیسیٰ و علائی لودی

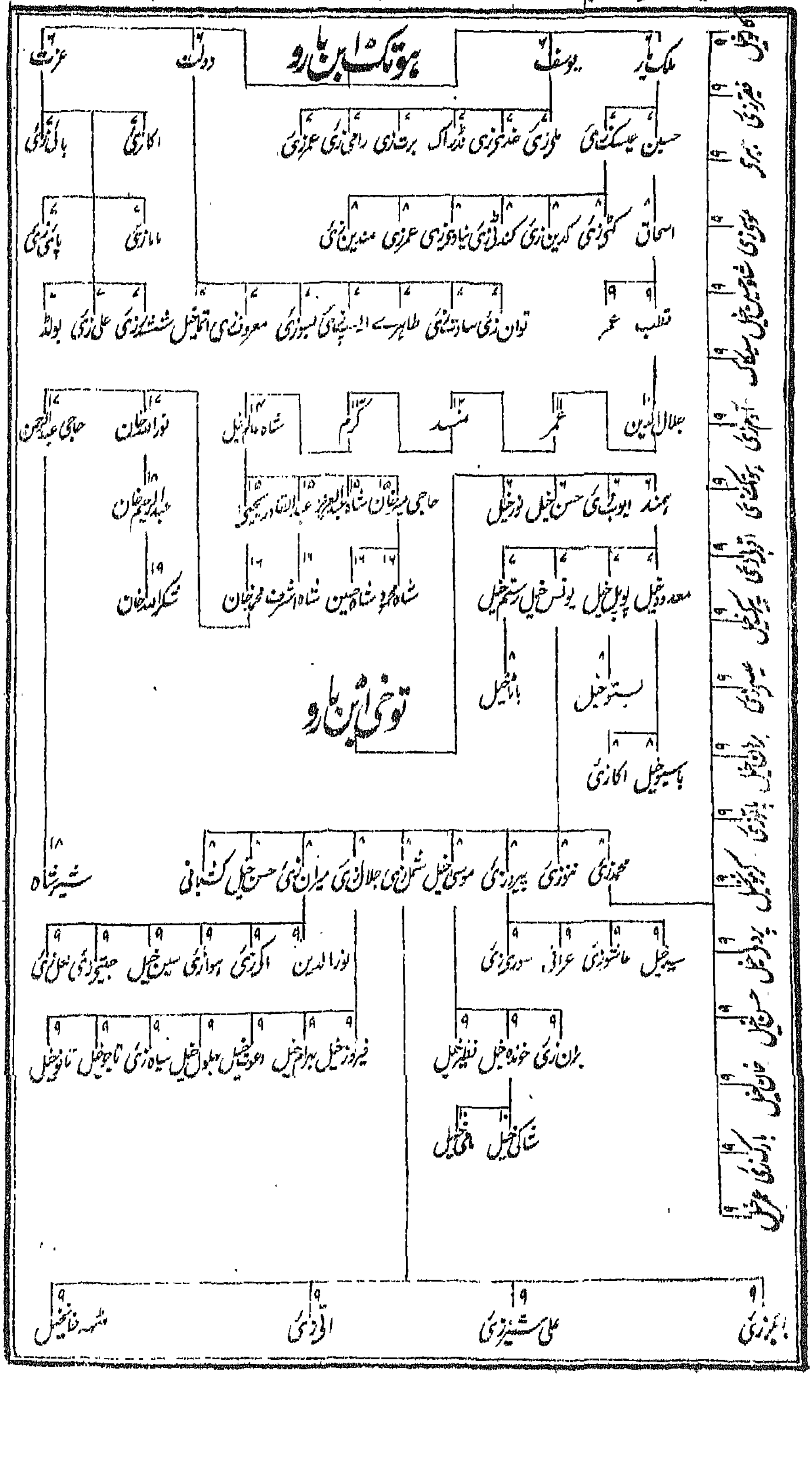
پہلے حصے مین جو حالات اجداد پدری و جہدی پدری لودی پر مشتمل ہے لکھ آیا ہون کہ شاہ حسین جس کا سلسلہ نسب اوسی حصے مین درج ہے۔ حوادث روزگار و رنجش اقارب سے اپنے وطن غور سے آوارہ ہوکر شیخ بیٹن۔ ابن قیس عبدالرشید کے گھر آگیا شیخ بیٹن نے مثل فرزندون کے پالا۔ جب بڑا ہوا تو تمام کاروبار خانگی پر حاوی ہوگیا۔ بی بی متو دختر شیخ بیٹن کا میلان خاطر شاہ حسین سے ہوگیا جس کا نتیجہ استقرار حمل ہوا۔ جب اس امر کی اطلاع والدہ بی بی متو کو ہوئی تو اوس نے یہ حال شیخ بیٹن کے پاس ظاہر کر کے۔ بی بی متو کا نکاح شاہ حسین سے کر دینا مناسب بیان کیا۔ شیخ بیٹن کو بوجہ لاعلمی حسب و نسب شاہ حسین نکاح مین تامل تھا ایکروز شیخ بیٹن نے باتون باتون مین شاہ حسین سے اوسکا حسب و نسب دریافت کیا۔

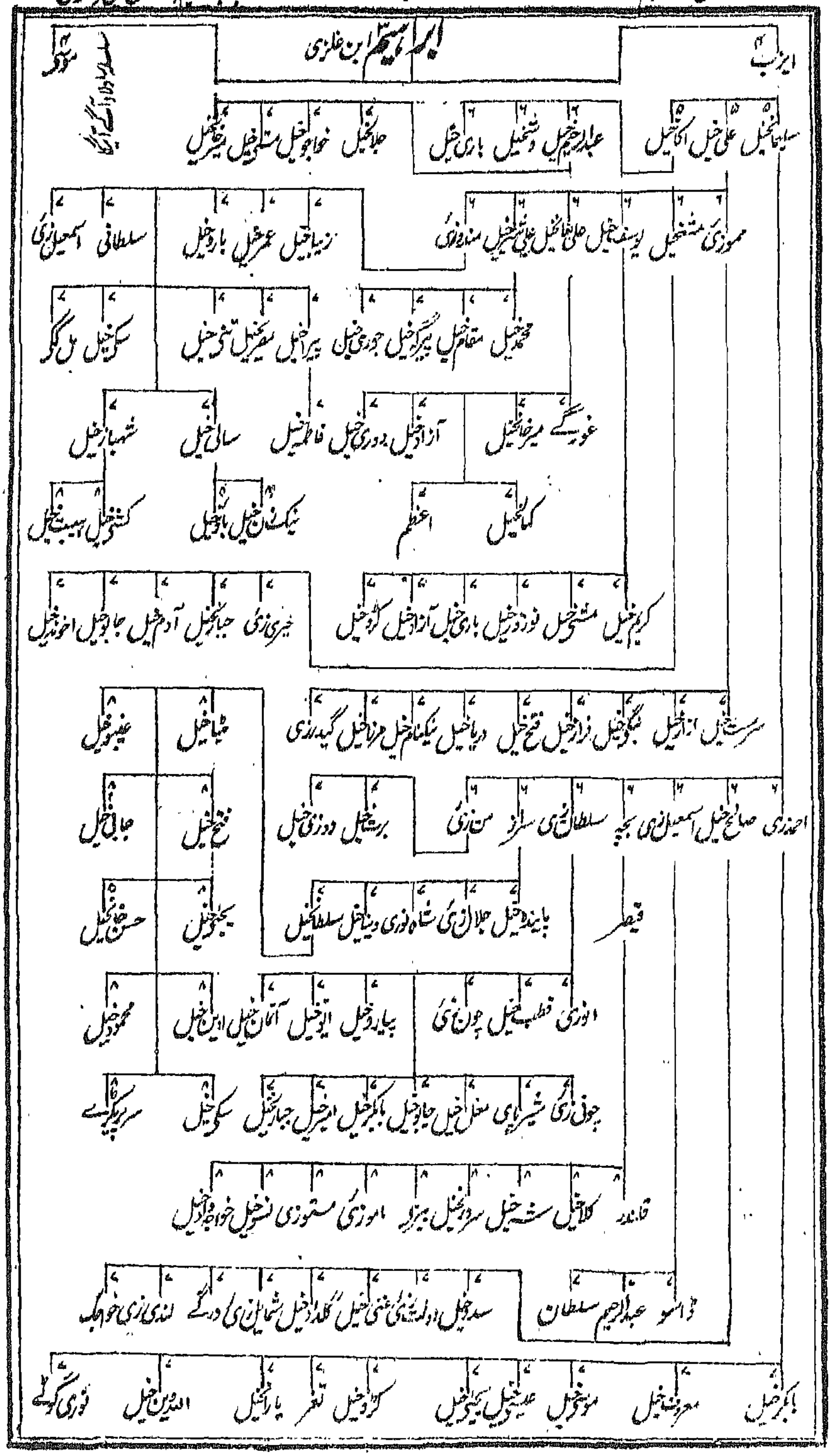
جس کے جواب میں شاہ حسین نے اپنے آپ کو شرفائے غور سے ظاہر کرکے
کہا کہ اگر یقین نہو تو کسی کو غور میں بھیجکر دریافت کرلو۔ شیخ بیٹن نے اس کام کیلئے
ایک افغان کاغ ڈور کو تجویز کیا۔ شاہ حسین نے ایک خط اسمی شرفائے غور اور
ایک انگشتری بطور نشانی کے دیکر کاغ ڈور کو غور میں بھیجدیا۔ کاغ ڈور نے غور
میں جاکر حسب نشاندہی شاہ حسین خط دیا اور انگشتری دکھاکر حال دریافت کیا۔
مکتوب الیہ اور اور مردمان نے شرافت اور نجابت شاہ حسین کا اعتراف کیا۔
کاغ ڈور غور سے سیدھا شاہ حسین کے پاس آیا اور کہا کہ میں تمہارا حسب ونسب
دریافت کرآیا ہوں۔ مگر جب تک تم میری درخواست منظور نکروگے تمہارا اصلی
حال کسی پر ظاہر نکرونگا۔ شاہ حسین نے جب پختہ وعدہ کیا اوس وقت کاغ ڈور
نے کہا کہ اوسکی دختر مسمات مہی سے بھی شادی کرلو۔ شاہ حسین نے منظور کیا
کاغ ڈور شیخ بیٹن کے پاس آیا۔ اور اصلی حال شیخ بیٹن کے پاس ظاہر کیا۔
شیخ بیٹن نے اوسی وقت نکاح بی بی متو کا شاہ حسین سے کردیا۔
دوسرا نکاح شاہ حسین نے مسمات مہی دختر کاغ ڈور سے کیا۔ ان دونوں
بیویوں سے حسب ذیل اولاد پیدا ہوئی۔ جو بی بی متو کے نام پہ بتی مشہور ہے
پہلا فرزند بی بی متو کے بطن سے غلزی ہوا

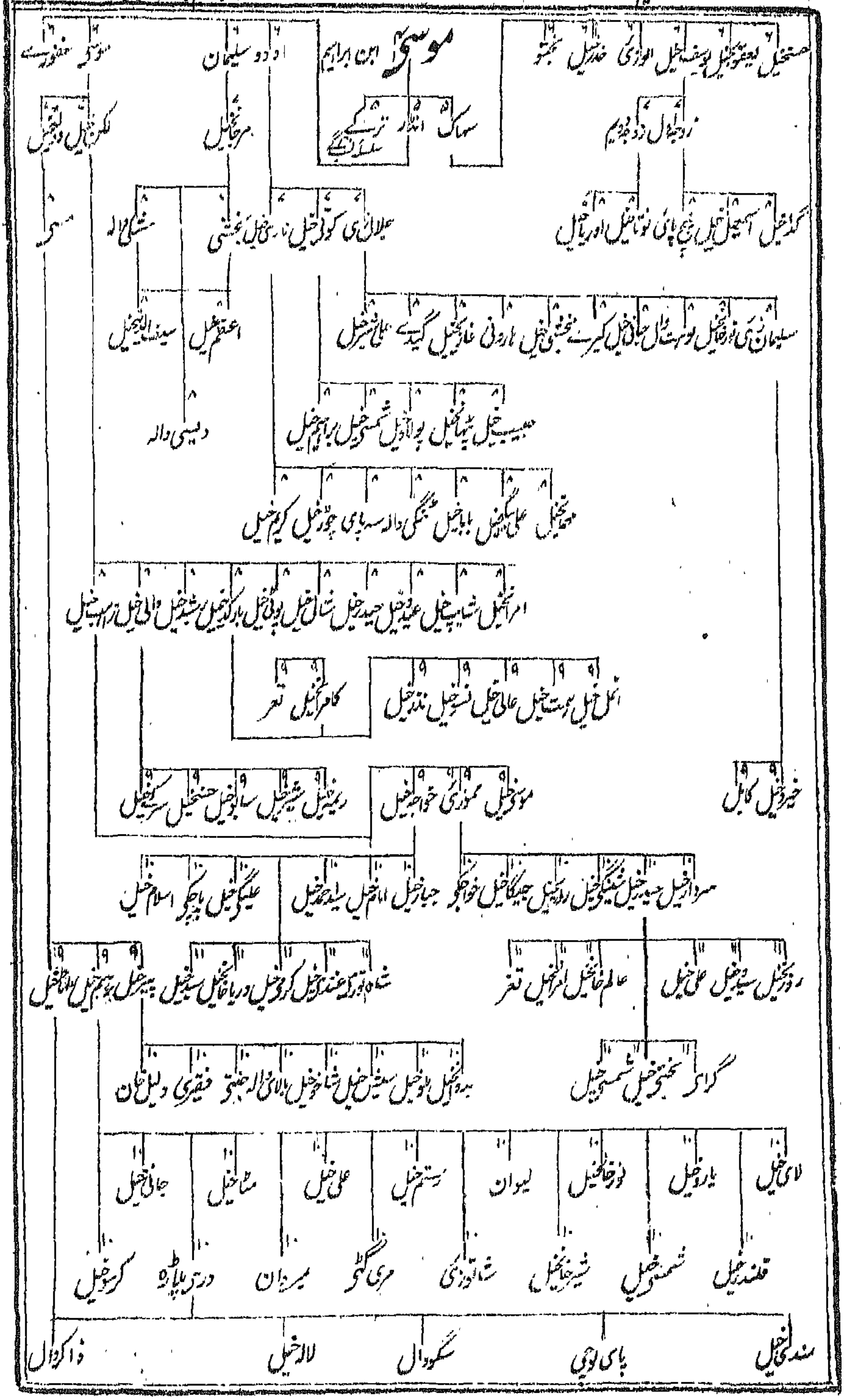
دوسرا۲ فرزند مہی دختر کاغ ڈور کے بطن سے شروانی ہوا۔

تیسرا۳ فرزند بی بی متو کے بطن سے ابراہیم عرف لودی ہوا جو اس تاریخ کا ہیرو ہے




ہوتک ابن بارو
ملک یار
یوسف
دولت
عزت
حسین
عیسک زئی
ملزئی
خندرزئی
اکاکزئی
بائی زئی
اسحاق
ماما زئی
پائینزئی
قطب
عمر
معروف زئی
طاہر
جلال الدین
منسد
کرم
شاہ عالم خیل
نوراللہ خان
حاجی عبدالرحمن
عبدالرحیم خان
شکراللہ خان
ہمسد
ایوب زئی
حسن خیل
نور خیل
یونس خیل
رستم خیل
باتا خیل
بستو خیل
باسیو خیل
اکازئی
توخی ابن بارو
شیر شاہ
حسن خیل
میران زئی
جلال زئی
موسیٰ خیل
پیرو زئی
ننوزئی
محمد زئی
سید خیل
نوراالدین
اکرزئی
سین خیل
فیروز خیل
بہرام خیل
بہلول خیل
سیاہ زئی
تاجو خیل
تانو خیل
خوندہ خیل
نظام خیل
شاکی خیل
علی شیر زئی
اتی زئی
بابر زئی


ابراہیم ابن غلزی
ایزب
مروکھ
سلیمان خیل علی خیل اکاخیل
عبدالرحیم خیل وشخیل باری خیل
جلال خیل خواجو خیل ستاری خیل نیخرخیل
مموزی مشخیل یوسف خیل علی خیل ننی خیل مندوزی
زنیا خیل عمر خیل بارو خیل
سلطانی اسمعیل زی
محمد خیل مقام خیل بیبرک خیل جوری خیل پیرا خیل سیفر خیل تنی خیل
سکر خیل بل گگ
غوبگے میرخان خیل آزاد خیل بدوری خیل فاطمہ خیل
سالی خیل شہباز خیل
کمال خیل اعظم
نیکنن خیل بالو خیل
کشتی خیل حبیب خیل
کریم خیل مشی خیل نوزو خیل باری خیل آزاد خیل گڑو خیل
خیری زی حیات خیل آدم خیل جاجو خیل اخوند خیل
سرستی خیل آزاد خیل بنگو خیل فراز خیل فتح خیل دریا خیل نیکنام خیل مرزا خیل گیدر زی
ٹیپا خیل عیسو خیل
احمدزی صالح خیل اسمعیل زی سپہ سلطان زی سلرزی مت زی
برست خیل دوزی خیل
فتح خیل جبانی خیل
قیصر
باینده خیل جلال زی شاہ نوری دینا خیل سلطان خیل
یحیٰ خیل حسن خیل
انوزی قطب خیل چون زی
بیارو خیل ایتو خیل آکان خیل ادین خیل
محمود خیل
جوف زی شیرپای مغل خیل حیاتو خیل باکر خیل امیر خیل جبار خیل
سکی خیل
سرپکی پیسے
قاندہ کلاخیل ستہ خیل سرو خیل بیزاد اموزی متوزی نسو خیل خواجہ داد خیل
ڈاسو عبدالرحیم سلطان
سد خیل دولت زی غنی خیل گلداد خیل شمالن زی ورکے لنڈی زی خواجہ
باکر خیل معروف خیل موسیٰ خیل عبید خیل یحییٰ خیل
گرد خیل تغر یار خیل
الدین خیل
نوری گوچی


موسیٰ ابن ابراہیم
سہاک
انڈار
ترینے
سلیمان
دو سلیمان
مرزا خیل
زوہل
دوجہ دیم
عمر خیل
اسماعیل خیل
میرداد خیل
بابو خیل
سلیمان خیل
اعظم خیل
دیپسی والہ
خیبر خیل
کابل
عالم خیل
تعر
شمسی خیل
گرائی
لاکھ خیل
یارو خیل
لیوان
رستم خیل
علی خیل
جانی خیل
قلندر خیل
مری کٹو
میردان
کرو خیل
سندہی خیل
بابی لودی
سکوداں
لالہ خیل
ذاکروال

موسیٰ خیل (از قوم کاکڑ ملحق بقوم اِنڈ غلزئی)

ستم خیل، خرہی والہ، باتوزئی، شصت والہ، اٹل خیل، نوربیگ خیل، شمشیر خیل، ازانہ خیل، کماخیل

ترکئی ابن موسیٰ ابن ابراہیم غلزئی

بادین خیل، ناخیل، ساک خیل، فیروز خیل، تسویل خیل، گرز خیل

بارک خیل

جمال خیل، گوزخیل

ہریف خیل، کلا خیل

نارک خیل، دلدار خیل، ستلجے، المرئے

کنبو خیل، میری خیل، کالو خیل

شاکل خیل، شیخ نور خیل، شیرین خیل، نوخان خیل، سدو خیل

مصری خیل، حسن خیل، حاتم خیل، لالو خیل، نور خیل، تاجو خیل، انازی خیل، صابر خیل

تراب خیل، سلیم خیل، ظالم خیل، شاہب خیل

قدرت خیل، دوران خیل، مجل خیل

خیبر خیل، کبیر خیل، غانی خیل، قتال خیل، اکبر خیل، زرین خیل، ترکی خیل، بستام خیل، لاجبر خیل

شہباز خیل، قباد خیل، سینرزئی

تورازی، ملک دین خیل، موسیٰ خیل، گران خیل، براہیم خیل، زلو خیل، خان خیل، صاحبداد خیل، فراق خیل، سیگو خیل، شاہ عبد الخیل

حالات قوم غلزی برادر عیسیٰ لودی

قدیمی مسکن قوم غلزی کا کوہ سلیمان کی ایک شاخ ہے جسکا نام بوجہ سکونت اولاد قیس عبدالرشید کوہ قیس کے نام سے معروف ہے ۔

سلطان محمود غزنوی نے قوم غلزی کو کوہ قیس سے اٹھا کر افغانستان کے میدان مین آباد کیا اب اُنکے قبضہ مین دریاے کابل کی وادی ہے جو ننگرہار[*] تک چلی گئی ہے جس کا طول شمال سے جنوب یا بل غرب تک ایک سو اسی میل اور عرض شرق سے غرب تک پچاس میل ہے یہ قوم مذہباً سنت جماعت اور خصلتاً دلیر جنگجو ۔ اولی العزم ہے ایک دفعہ اپنی خصلت کے تقاضا سے سلطان محمود غزنوی کی باربرداری کو لوٹ لیا جسکے عوض مین بہت سے غلزئی قتل ہوئے اگرچہ پہلے بھی سرداران قوم غلزئی ذی وقعت اور ذی حوصلہ تھے مگر لچی توخی کے زمانہ سے جسکو تین ۳۰۰ سو برس سے کچھہ زیادہ زمانہ گزرتا ہی پتہ لگتا ہی کہ اس

---

[*] ننگرہار ۔ اصل مین نوانہار تھا کیونکہ اس ملک مین نو نہرین جاری تھین جس کے باعث اس تسمیہ کے ساتھ معروف ہوا چونکہ پشتو بولنے والون کی زبان پر یہ لفظ ثقیل تھا اسواسطے بگڑ بگڑا کر ننگرہار ہوگیا ۔

قوم کے سردار نہ صرف قوم کے نزدیک معزز تھے۔ بلکہ شاہان ہندوا ون کو
بلحاظ قومی طاقت کے معزز سمجھکر ملکی انتظام اون کے ہاتھون کراتے تھے
اورحسن انتظام کے صلہ مین لعطاے خطاب قدر افزائی فرماتے تھے۔
بادشاہ اورنگزیب عالمگیر نے ملخی توخی کو بذریعہ فرمان محررہ ۱۰۲۲ ہجری واسطے
محفوظ رکھنے راستہ قلات اور قرتو کے (جو ارغلزات مین ہے) قوم ہزارہ٭ کے
راہزنون سے مقرر کیا تھا اورحسن انتظام کے صلہ مین خطاب سلطان عطا کیا۔
سلطان ملخائی توخی کے بعد حاجی میرویس ہوا جس نے قوم کو ایرانی حکومت
سے آزاد کیا۔ اسکا فرزند شاہ محمود باپ سے بڑہ ہوا جس نے اصفہان
پایہ تخت ایران پر نشان جا گاڑا جس کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ بذیل حالات
شاخوار۔ قوم غلزی تحریر کرون گا۔

غلزئی کی مشہور شاخین حسب ذیل ہین

ا۔ غلزئی کے فرزند۔ توران کے نبیرون کے نام پر دو شاخین۔ ہوتک و توخی

٭ قوم ہزارہ ترکون کی ایک شاخ ہے اور بعض چرکس بیان کرتے ہین۔ اکثر اہل ہزارہ کا مذہب شیعہ اور
فارسی ہے جس سے ترکی ہونے مین شبہ ہوتا ہے۔ انکا ملک مسکونہ ابین کابل وہرات کے ہے
جو ہستان یا ہزارہ جات کے نام سے مشہور ہے۔

۲- غلزی کے فرزند ابراہیم کے دو فرزند- ابزیب اور موسی کے چھ فرزندوں کے نام پر- چھ شاخین سلیمان خیل- علی خیل- اکاخیل (فرزندان ابزیب) سہاک یا اسحاق- انڈر کے- ترکی (فرزندان موسی) ہیں-

شاخ ہوتک- ابن بارو ابن توران

یہ شاخ اس واسطے زیادہ مشہور ہے کہ اس میں قومی آزادی کا دلدادہ میرویس ہوتک تھا جس کو حاکم قندہار نے بمنظوری شاہ ایران- افاغنہ نواح قندہار کا سردار مقرر کیا-

مگر جب گرگین خان- گرجی- بگلربگی (صوبہ) قندہار اور اوسکے ہمراہی گرجیوں نے دست تظلم افغانوں پر دراز کیا جس کو میرویس برداشت نہ کرسکا اور دادخواہ ہو کر ایران میں شاہ حسین صفوی کے پاس پہونچا- مگر وہاں کون سنتا تھا آخر مایوس ہو کر بارادہ حج مکہ معظمہ پہونچا اور وہاں اکبر و زغایت حزن و ملال سے قومی آزادی کی دعا مانگ کر بیت اللہ میں سو گیا جب بیدار ہوا تو اپنی تلوار میان سے نکلی ہوئی پائی جو اس بات کی مبارک فال تھی کہ قومی آزادی تلوار سے حاصل کرو اس تفاول سے میرویس کا حوصلہ بڑھا- ایدھر واسطے حج سفر حجاز سے [illegible] حاصل کرتا

ہوا۔ قندہار میں پہونچا۔ اور بدستور افاغنہ قندہار کا سردار ہوا اور گرگین خان گرجی کو ظالمانہ برتاؤ مین بدستور سرگرم پایا۔ آخر حاجی میرویس نے قوم کو گرگین خان کے ظلمون سے نجات دلوانے کا تلوار کے ذریعہ مستحکم ارادہ کر کے۔ افاغنہ ابدالیون قزلباشون کو اپنے ساتھ متفق کر لیا۔ اور ۱۱۲۰ ہجری کو قصبہ شیخ مین جہان گرگین خان گرجی بغرض تنبیہ افاغنہ کاکڑ گیا ہوا تھا پہونچا۔ اور جاتے ہی گرگین خان گرجی کو گرفتار کر لیا اور عداوخان افغان (خفیہ) نے قتل کر دیا سواران ہمراہی کے ساتھ بھی یہ ہی سلوک ہوا۔ اسکے بعد میرویس قندہار مین آیا۔ اور باقی ہمراہی گرگین خان کو قتل کر کے قلعہ قندہار پر قابض ہو گیا۔

مولف۔ واقعہ قتل گرگین خان کو ہمین نے تاریخ جہان کشا نادری سے ترجمہ کیا ہے اور تاریخ حیات افغانی سے بھی مدد لی ہے سرجان ملکم صاحب نے قتل گرگین خان کو اہانت آمیز واقعہ سے رنگت دی ہے۔

کہ امیر ویس نے ایک کنیز کو اپنی لڑکی قرار دیکر گرگین خان کے پاس بھیجدیا اور گرگین خان کو بہانہ دعوت کے بلا کر قتل کر دیا۔

اور افغانون کے عنایت فرما۔ سید محمد حسین اعلیٰ مولوی۔ مولف تاریخ خیر کا سنا نامیان نے سرجان ملکم کی تحریر کو بلحاظ تنقیح و تنقید واقعات محمد مہدی مولف تاریخ جہان کشا

کی تحریر پر ترجیح دی ہے۔

مجکو سر جان ملکم کے خیالی انضباط واقعہ پر تو افسوس نہیں۔ کیونکہ سر جان ملکم پر کیا موقوف ہے تمام یورپین مورخین کو تاریخی واقعہ کو رنگت دینے میں اعجاز مسیحائی حاصل ہے۔

البتہ سید صاحب کی تائید کا ذرا سی کھٹکتی ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز ننالم کہ با من آنچہ کرد آن آشنا کرد

سر جان ملکم کا محل تحقیق واقعات ایران ہے۔ اور اہل ایران غلزئیوں کو جیسا اپنا دشمن سمجھتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں اور سچ کہی ہے کہ غلزئیوں ہی سے اہل ایران کو سخت گزند پہنچا۔ جیسا کہ فاتحوں سے اکثر پہونچا کرتا ہے۔ اس صورت میں اہل ایران نے جو کچھہ اپنے ذاتی کاوش سے لکھا دیا۔ سر جان ملکم صاحب نے لکھہ لیا۔ اگر سر جان ملکم غیرت افغانی سے باخبر ہوتے تو ضرور اس واقعہ کی چھان بین کی کوشش کرتے انہوں نے اہل ایران کی زبانی جیسا کچھہ سنا لکھہ لیا یہ عام بات ہو گئی ہے کہ ہر شخص اپنے جانبداروں کی مغلوبی ایسے پیرایہ میں بیان کرتا ہے کہ جس سے بزدلی کا الزام عاید ہو اور مخالف کی شجاعت کی تعریف ہو۔

اگر فرض کیا جائے کہ گرگین خان کو دہوکے سے قتل کیا گیا۔ تو اون کے بھتیجے کیخسرو خان
کے قتل سے جو بڑی دہوم دہام سے چچا کا انتقام لینے کو قندہار پر چڑہ آئے تھے
اس واقعہ کی تکذیب ہوتی ہے۔ محمد مہدی کو تنقیح واقعات کا پورا موقعہ حاصل تھا
ایسر ویس کی کارروائی اگرچہ اوسکے پیش نظر نہین ہوئی مگر اوس کا علم من وعن ضرور
ہوا ہوگا۔ کیونکہ تمام واقعات کی کیفیت ضرور ایران مین پہونچی ہوگی۔ علاوہ اسکے
نادر اور غلزیون کی لڑائی اوسکے سامنے ہوئی۔ اور قندہار مین بھی نادر کے ہمراہ
آیا۔ اگر واقعی قتل گرگین خان۔ اس طرح ہوا ہوتا کہ جیسا سر جان میلکم کی
تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو محمد مہدی نادر کا خوشامدی مورخ اوسکے دشمنون
کے عیبون پر اگر واقعی ہوتے پردہ نہین ڈال سکتا تھا۔ خدا جانے سید صاحب
نے کس غرض سے سر جان منیلکم کی تحریر کو محمد مہدی کی تحریر پر ترجیح
بلا ہیچ دی۔ اور تعجب اس بات کا ہے۔ کہ ایک واقعہ کو پیچ در پیچ بنانا۔ اور
اوسپر اہانت آمیز حاشیہ لگانے کو سید صاحب تنقیح اور تنقید واقعات قرار
دیتے ہین۔ خیر ع

عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت ست

جب قتل گرگین خان گرجی کی اطلاع ایران مین پہونچی تو وہان سے کیخسرو خان۔

برادرزادہ گرگین خان نے بڑی دھوم دھام سے قندھار پر لشکر کشی کی جس کا انجام یہ ہوا۔
کہ وہ بھی چچا کے آغوش شفقت میں ہمیشہ کے لئے جا سوئے۔ اس کے بعد
شاہ ایران شاہ حسین صفوی نے محمد زمان خان شاملو کو تسخیر قندھار پر مامور
کیا وہ ہنوز راستہ میں ہی تھا کہ اجل نے اوسکے قلعہ حیات کو تسخیر کر لیا۔
حاجی میرویس نے براہ عاقبت اندیشی یہ حکمت عملی کی کہ بخلاف شاہ ایران اپنا
تعلق شاہ ہند سے قایم کرنے کے لئے اپنے بھتیجے شاہ اشرف کو بھیجا جس نے
سرہند کے متصل ملازمت شاہ عالم بادشاہ حاصل کی شاہ عالم نے حاجی میرویس
کو منصب پنجہزاری عطا کر کے اپنی طرف سے حاکم قندھار مقرر کیا۔ اور شاہ اشرف کو
بھی منصب سہ ہزاری عطا کیا۔
حاجی میرویس نے اثنائے حکمرانی میں یہ بڑی غلطی کی کہ شاخ توخی غلزی سے معاملہ
اراضی وصول کرنا چاہا جس سے باہمی اتحاد و اتفاق۔ عداوت و مخالفت سے
بدل گیا۔ حاجی میرویس آٹھ سال حکمران رہ کر ۱۱۲۸ ہجری میں فوت ہوا اور اوسکا بھائی

شاہ عبدالعزیز

جانشین ہوا مگر ایک سال کے اندر ۱۱۲۹ ہجری میں فوت ہوا۔ اس کے بعد
حاجی میرویس کا فرزند کلان۔

شاہ محمود

حکمران ہوا اور قلعہ فراہ کو اپنی حکومت میں اضافہ کیا۔ مگر سنہ ۱۱۳۰ھ میں اسداللہ خان ابدالی نے فراہ پر قبضہ کیا جس کی استرداد کو شاہ محمود عازم ہوا۔

سنہ ۱۱۳۲ ہجری میں مابین فراہ و زمین داور شاہ محمود غلزی اور اسداللہ خان ابدالی میں معرکہ ہوا جس میں اسداللہ خان مارا گیا۔ شاہ محمود صرف قتل اسداللہ خان پر اکتفا کر کے بلا مقابضت فراہ قندہار واپس گیا اور شاہ ایران کو اپنی طرف سے مطمئن رکھنے کے لئے۔ شاہ حسین صفوی سے کہلا بھیجا کہ قتل اسداللہ خان

---

* شاہان صفویہ کا مورث اعلیٰ شیخ صفی الدین اردبیلی حضرت موسیٰ کاظم کی اولاد میں تھا صفی الدین کی نسبت سے یہ خاندان صفوی مشہور ہوا صفی الدین کی پانچویں پشت میں حیدر ہوا جس نے آبائی پیشہ زہد و اتقا پر جنگجوئی کا اضافہ کیا۔ آق قیونلو ترکمانوں کے سردار زن خان سے لڑائی شروع کی بعد انتقال حیدر کے اوسکا تیسرا فرزند اسمٰعیل صفوی جانشین ہوا اس نے باپ کے تدابیر ملکی کو قائم رکھ کر سرداران پر قبضہ کر لیا سنہ ۹۰۶ھ ۱۵۰۱ع کو سروار کے میدان میں ترکوں کو شکست فاش دی اور تبریز کو دارالسلطنت قرار دے کر تمام ایران کو فتح کر لیا اسمٰعیل کے بعد طہماسپ صفوی بادشاہ ہوا جس نے ہمایون کو مدد دیکر قندہار پر قبضہ کرا۔ یا آخر بادشاہ اس خاندان میں شاہ حسین صفوی سنہ ۱۱۰۶ ہجری کو تخت نشین ہوا۔

شاہ حسین صفوی کے عہد میں شاہ محمود غلزئی نے اصفہان کا محاصرہ کیا۔ شاہ حسین صفوی نے بمشاورت اہل الشوریٰ اپنے فرزند طہماسپ صفوی کو واسطے اجتماع لشکر کاشان بھیج دیا۔ اہل اصفہان نے شاہ حسین

صرف بغرض خیر خواہی دولت ایران ہوا ہے۔ اگر اودہر سے شاہ عازم خراسان ہو۔ تو اودہر مین۔ ہرات پر یورش کرتا ہون تاکہ دونونکے اتفاق سے ابدالیون کا۔ استیصال ہو جاوے۔

اس پیام نے حسب منشا رشاہ محمود غلزئی شاہ حسین صفوی کے دل مین اثر کیا اور شاہ حسین صفوی نے محمود غلزئی کو اپنا ہوا خواہ سمجھکر خلعت مع شمشیر مع خطاب حسین قلیخان شاہ محمود کے لیے بہیجا اور اپنی طرف سے حاکم قندہار مقرر کیا۔

شاہ محمود بارادہ یورش ہرات سیستان مین آیا۔ اتفاقاً شہداد خان بلوچ نے کرمان پر حملہ کیا۔ اہل کرمان نے شہداد خان بلوچ سے شاہ محمود کو بوجہ خیر خواہی شاہ ایران بہتر خیال کر کے بلایا اور کرمان حوالہ کیا۔

شاہ محمود کو کرمان پر قابض ہوئے نو مہینے ہوئے تھے کہ قندہار سے شورش فارسی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۔ صفوی کو معزول کر دیا۔ شہزادہ طہماسپ صفوی بعد معزولی شاہ حسین قزوین مین تخت نشین ہوا۔ شاہ اشرف غلزئی نے شاہ حسین صفوی کو قتل کر دیا۔

طہماسپ صفوی۔ امداد کی تلاش مین پہرتا تہا۔ کہ نادر قلی افشار اوس کا سپہ سالار بنا۔ اور اوس نے ایران کو غلزیون سے خالی کرا لیا۔ کچھ عرصے کے بعد نادر قلی نے شاہ طہماسپ صفوی کو قتل کر دیا اور خود بادشاہ ہو بیٹھا۔

بانون کی خبر آئی جس کے فرو کرنے کو شاہ محمود قندہار کو واپس گیا۔

دوسرے سال ۱۱۳۴ھ ہجری مین شاہ محمود کرمان مین گیا اب کی دفعہ اہل کرمان نے مزاحمت کی شاہ محمود نے محاصرہ کیا اہل کرمان نے شدت محاصرہ سے تنگ آکر امان چاہی اور بعد ادائے پیشکش جو الگی کرمان کو بعد فتح اصفہان مشروط کیا ۹ جمادی الاول ۱۱۳۵ھ ہجری کو شاہ محمود کرمان سے روانہ ہوکر گلگون آباد مین جو اصفہان سے ۴ فرسخ ہے پہونچا یہان باہم شاہ محمود غلزئی اور لشکر ایران جنگ ہوئی لشکر ایران نے شکست کھائی۔ توپخانہ وغیرہ شاہ محمود کے ہاتھ آیا۔ اس فتح کے بعد شاہ محمود عازم اصفہان ہوا۔

غرہ جمادی الثانی کو محاصرہ اصفہان کیا۔ اہل اصفہان نے شہزادہ طہماسپ مرزا کو ولیعہد بنا کر ۲۳ رمضان کو واسطے اجتماع لشکر کاشان کو روانہ کیا۔

۱۱ محرم ۱۱۳۶ھ ہجری کو شاہ حسین صفوی کو فرخ آباد اصفہان مین معزول کیا۔

۱۴ محرم ۱۱۳۶ھ ہجری کو شاہ محمود نے بعد محاصرہ ساڑھے آٹھ ماہ کے اصفہان فتح کر کے سکہ وخطبہ اپنے نام کا جاری کیا۔

شہزادہ طہماسپ مرزا صفوی نے معزولی شاہ حسین صفوی کا حال سنکر قزوین مین تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ شاہ محمود نے بغرض استیصال شاہ طہماسپ مرزا

کچھ فوج قزوین کو روانہ کی جب یہ فوج آٹھ کوس کے فاصلہ پر قزوین سے پہونچی

شاہ طہماسپ صفوی قزوین سے آذربائیجان چلے گئے۔

فوج مرسلہ شاہ محمود نے قزوین میں داخل ہو کر دست درازی شروع کی جس کے

جواب میں اہل قزوین نے بھی خوب ہاتھ دکھائے جس سے فوج مذکور کو اصفہان

واپس آنا پڑا۔

شاہ محمود خود قزوین میں آیا اور یہاں کچھ فوج واسطے تسخیر شیراز کے روانہ کی۔ فوج مذکور

نے شیراز کو تسخیر کر لیا شاہ محمود دو برس تک حکمران رہا اور پھر اختلال دماغ میں مبتلا ہوا

محمود کا چچازاد بھائی۔

شاہ اشرف

باتفاق افغانوں کے جانشین ہوا۔ ۱۲ رجب سنہ ۱۱۳۷ ہجری کو خفیہ محمود کو قتل کرادیا۔ شاہ

اشرف نے تخت نشینی کے بعد کرمان تبریز۔ طہران وغیرہ کو تا حدود عراق وخراسان

زیر حکومت کیا۔

سنہ ۱۱۳۸ ہجری کو بحکم دولت عثمانیہ احمد پاشا حاکم بغداد مع فوج کثیر باتفاق خانک پاشا

حاکم وان وعبدالرحمٰن پاشا۔ حاکم ہمدان وقرامصطفےٰ حاکم موصل بطلب شاہ حسین صفوی

استرداد ملک ایران۔ افاغنہ غلزئی سے مامور ہو کر ہمدان میں آ گئے۔ یہاں سے

قاصد بھیجکر شاہ اشرف سے شاہ حسین صفوی کو مانگا۔ اور ملک ایران کے چھوڑ دینے کی دھمکی دی۔

شاہ اشرف نے اسکے جواب مین شاہ حسین صفوی کو جو اصفہان مین تھا قتل کرا کر اوس کا سر احمد پاشا کے پاس بھیجدیا احمد پاشا اس جواب سے آشفتہ ہوکر آمادہ پیکار ہوا ۔ شہر کرد مین تلاقی فریقین واقعہ ہوئی ۔ احمد پاشا نے شکست کھائی اور ہمدان کو چلا گیا ۔ شاہ اشرف اصفہان مین واپس آیا ۔

سنہ ۱۱۴۰ ہجری کو احمد پاشا حاکم بغداد نے شاہ اشرف سے صلح کر لی ۔ کچھہ ملک دولت عثمانیہ کے اور ولایات سمت شرقی عراق و دار المرز ۔ شاہ اشرف کے زیر حکومت رہے ۔

اسی سال سلطان روم کی طرف سے ارشد پاشا واسطے استحکام صلح و اداے تہنیت جلوس شاہ اشرف اصفہان مین آیا ۔ شاہ اشرف نے محمد خان بلوچ کو سفیر بنا کر دولت عثمانیہ مین روانہ کیا ۔ انھی ایام مین ۔ نادر قلی افشار باداد شاہ طہماسپ صفوی

نادر امام قلی بیگ افشار باشندہ ابیورد کا فرزند ہے جو ۲۸ رمضان سنہ ۱۱۰۰ ہجری کو پیدا ہوا ۔ اوس کا نام نادر قلی بیگ رکھا گیا ۔

امام قلی بیگ کے مرنے کے بعد اوسکی زوجہ یا نادر کی والدہ کے ساتھہ بابا قلی بیگ سردار ایل افشار

آزاد ہوگیا۔ اور اوسنے افاغنہ غلزئی کے قبضہ سے ملک ایران کو واپس لینے کی کوشش کی۔

پہلا معرکہ۔ بروز شنبہ ۲ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۲ ہجری کو باہم نادر قلی و اشرف غلزئی کے مہماندوست مین ہوا جس مین شاہ اشرف کو شکست ہوئی۔

دوسرا معرکہ۔ دوائین مین ہوا۔ اسمین بھی شاہ اشرف کو شکست ہوئی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۔ (ترکون کی قوم) سے نکاح کرلیا۔ اور اپنی دختر کا جو دوسری زوجہ سے تھی۔ نادر کے ساتھ نکاح کردیا جس کے بطن سے ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو رضا قلی مرزا پیدا ہوا۔

پانچ برس کے بعد۔ زوجہ نادر کا انتقال ہوگیا۔ نادر نے دوسرا نکاح اسکی بہن دختر بابا قلی بیگ سے کیا جس کے بطن سے دو فرزند پیدا ہوئے۔

بڑا۔ نصر اللہ مرزا۔ اور چھوٹا۔ امام قلی مرزا۔

شاہ طہماسپ صفوی جو امداد کی تلاش مین پھرتا تھا۔ نادر افشارون وغیرہ کی جمعیت بہم پہونچا کر شاہ طہماسپ صفوی کا سپہ سالار ہوگیا۔

سنہ ۱۱۴۲ ہجری کو افاغنہ غلزئی کے تصرف سے ایران کو نکالا۔

سنہ ۱۱۴۴ ہجری مین شاہ طہماسپ صفوی کو معزول کرکے اوسکے چار ماہ فرزند عباس ثالث کو۔

تیسرا معرکہ مورچہ خوار میں ہوا۔ یہاں بھی بد نصیب کو شکست ہوئی۔ آخر اصفہان کو چھوڑ کر شیراز گیا۔ اور ادھر ادھر مارا پھرا۔

شاہ حسین غلزئی برادر حقیقی شاہ محمود نے بانتقام اپنے بھائی کے شاہ اشرف کے قتل پر اپنے غلام ابراہیم کو مامور کیا۔ اتفاقاً۔ ابراہیم شاہ اشرف سے متصل شوراؔ ایک ملا اور شاہ اشرف کو قتل کر دیا۔ بعد قتل شاہ اشرف کے میرویس کا دوسرا فرزند

شاہ حسین

قندہار میں مسند حکومت پر متمکن ہوا۔ ملک ایران تو شاہ اشرف کی زندگی میں نادر کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۔ تخت پر بٹھا کر مہمات ملکی کو خود انجام دینے لگا۔ اور اپنا لقب طہماسپ قلی اختیار کیا۔

سنہ ۱۱۴۸ ہجری کو نادر نے بعد حصول محضر رضامندی اہل اصفہان خود تخت سلطنت پر جلوس کیا کسی مورخ نے الخیر فیما وقع سے استخراج۔ تاریخ جلوس کیا۔

کسی استاد نے مادہ تاریخی کو بدل کر یہ شعر موزوں کیا۔

بریدیم از مال و از جان طمع بتاریخ لا خیر فیما وقع

بعد تخت نشینی نادر نے اپنا لقب نادر شاہ اختیار کیا۔

سنہ ۱۱۵۱ ہجری کو نادر ہرات قندہار۔ کابل فتح کرتا ہوا۔ ہندوستان میں آیا۔ بمقام کرنال محمد شاہ بادشاہ دہلی مقابل ہوا۔ برہان الملک سعادت خان کو ان کی سواری کا ہاتھی بے قابو ہو کر نادر کے

پامردی سے نکل گیا تھا - شاہ حسین نے بعوض اوسکے ڈیرہ غازیخان کو حکومت
قندہار کا ضمیمہ بنایا - شاہ حسین سے بھی ایسی ہی غلطی ہوئی جو اوسکے والد حاجی امیر ویس
سے توخیون سے معاملہ اراضی وصول کرنے کی بابت ہوئی تھی شاہ حسین نے
توخیون سے اونکا قلعہ جو ترنک کے کنارہ بنا ہوا تھا چھین لیا - اور باھی نبیرہ ملخی
توخی کو قتل کرکے اسوکاہی پر حملہ کیا اور بہت سے ترک خیلون کو قتل کر دیا - توخیون
کے ملک یا سردار اشرف خان اور اوس کا بھائی اللہ یار خان ارغنداب گئے ہوئے
تھے - اونھون نے ہوتکیون کی یہ زیادتی سنی تو وہ نادر سے جا ملے اور نادر کے
فتح قندہار کے لئے رہنما بنے - غلزیون کی باہم مخالفت کا یہ اثر ہوا کہ نادر نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱ - لشکر مین لے گیا جہان گرفتار ہوئے - مگر پہر دونو بادشاہون مین صلح ہوگئی
محمد شاہ نادر شاہ کو دہلی مین لائے - شہر دون نے یہ مشہور کرکے کہ نادر شاہ مارا گیا قزلباشون وغیرہ
لشکر نادری پر ہاتھ صاف کیا جب اس امر کی اطلاع نادر کو ہوئی وہ سوار ہوکر دہلی کی سنہری مسجد
مین آبیٹھا اور قتل عام کا حکم دیا جس کی تعمیل مین ہزارہا بندگان خدا قتل ہوئے -
آخر نظام الملک آصف جاہ میر قمر الدین خان بہادر وزیر الممالک قمر الدین خان و سعادت خان بہادر
نے نادر کا غصہ فرو کیا - اور قتل عام موقوف ہوا -
نادر نے اپنے فرزند - نصر اللہ مرزا کا نکاح بیٹی یزدان بخش فرزند داور بخش تیموری سے
کیا - جہیز مین دو کروڑ روپیہ کا مال پایا -

بہت جلد قلعہ قندہار فتح کرلیا - اور ہوتکیون سے جو زیادتی توخیون سے کی تہی - اوس کا نادرسے یہ بدلہ لیا - کہ پندرہ سو گھر ہوتکیون کے ایران ترکستان - ہندوستان کو جلاوطن کردے - صرف دس بارہ ہزار گھر ہوتکیون کے افغانستان مین آباد ہو گئے جو - مرغہ اور دونون طرف بازی غر اور سواغر کے آباد ہین جسکا فاصلہ قندہار سے چار منزل اور قلات غلزی سے ایک منزل ہے -

شاخ توخی - این بارو - این توران

اس شاخ مین مشہور سردار تلیمی توخی ہوا تھا جو کل قوم توران کا سردار تھا - اسکو اورنگ زیب عالمگیر نے واسطے حفاظت راستہ قلات و قرتو کے مامور کیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲ - اس کے بعد امراوں سے زر زائد وصول کیا - برہان الملک سعادت خان کا انتقال ہوچکا تھا - اون کے صوبہ اودھ سے روپیہ لیا جسکی مجموعی تعداد ۱۵ - کروڑ تھی علاوہ اس کے تخت طاوس و دیگر جواہرات نادرہ جن کی قیمت کی تعداد ساٹھ کروڑ ہوگی لے کر ایران کو واپس ہوا -

کچھ عرصے کے بعد جنون مین مبتلا ہوا - طریقہ بیداد و سفاکی اختیار کیا - بے گناہون کو ذبح کرکے اون کے کلہ مینار چنوانا - ایکدفعہ کرمان مین کلہ مینار بنوایا - مہتمم تعمیر کلہ مینار نے اطلاع دی کہ کلہ مینار تیار ہے صرف ایک سر کی کسر ہے - اسپر حکم دیا کہ مہتمم کا سر قلم کرکے کلہ مینار کو پورا

اور بصلہ حسن خدمات سلطان کا لقب عطا کیا۔ جیسا کہ پیچھے بھی لکھہ چکا ہون۔ سلطان ملحی توخی کا فرزند حاجی عادل اور اوسکا فرزند بائی ولاور جنگجو تہا۔ جس کو ہوتکیون نے قتل کر دیا۔ اور ترک خیلون پر۔ امو کائی مین حملہ کر کے بہت سے ترک خیلون کو قتل کیا۔ بسمیان اشرف خان والدیار خان دونون بہائی نادر سے جا ملے۔ جس کی امداد سے قندہار فتح ہو گیا۔ اور ان پر جو انہون نے زیادتی کی تہی اسکی پاداش مین پندرہ سو گھر ہوتکیون کے جلا وطن ہوئے۔ قوم توخی زیادہ تر وادی نیزنگ مین پل سنگی سے لیکر علاقہ شیبار اور اوسکے نواح تک آباد ہین۔

سلیمان خیل۔ ابن ابریب ابن ابراہیم

اس شاخ مین ایک اولوالعزم سردار آزاد خان تہا جس نے آذربائیجان۔ پر قبضہ کر لیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۔ کیا جاے۔

امراو سپاہ یہ حالت دیکہکر اوسکے حکم سے سرتابی کرنے لگے۔ نادر نے اس تمام فساد کا باعث افشار وغیرہ کو سمجہا۔ اس لئے اوس نے افغانون پر اعتماد کیا۔ جس سے افشار وغیرہ اور بہی ناراض ہوئے۔ آخر پانچ آدمیون نے نادر کے مارنے پر اتفاق کیا۔

۱۔ محمد صالح قرخلو

۲۔ محمد قلیخان قرخلو سرکشک باشی یہ دونو نادر کے رشتہ دار تہے۔

اور کریم خان زند کی کے ساتھ لڑکر برابر رہا ہے

یہ شاخ کثرت تعداد میں دیگر شاخہا سے غلزئی سے بڑھی ہوئی ہے جس کی تعداد پینتیس ہزار گھر ہوگی جو ایک وسیع ملک پر قابض ہیں جو دو حصوں پر منقسم ہے - ایک جنوبی جس میں علاقہ کتھہ واز اور کسی قدر حصہ زرمت کا ہے - دوسرا شمالی جس میں تمور شرقی درہ لندر اور تمام میدان کا علاقہ جو کابل سے دو منزل ہے

۳ - موسیٰ خان طارمی سپہ سالار لشکر -

۴ - محمد علی بیگ - سر ایشاران -

۵ - سعادت قلیخان سرکشک باشی -

ایکروز - فتح آباد میں مقام تھا - کہ یہ پانچوں آدمی بارادہ قتل نادر سراپردہ میں داخل ہوئے - نادر نے پاؤن کی آہٹ پاکر کہا رہ سپاہی اشما ستند یہ کہکر نادر اٹھا اور اوسکا پاؤن خیمہ کی طناب میں اوجھانے کے باعث نادر زمین پر گرا - محمد صالح نے تلوار کا ہاتھ مارا اور اوسکے بعد موسیٰ خان نے تلوار مار کر ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۱۶۰ھ میں کام تمام کر دیا -

صبح کو اوس کا سر افاغنہ کی فرودگاہ میں پھینکدیا - باہم افاغنہ اور قزلباشوں کے لڑائی ہوئی - احمد شاہ درانی بارکوٹ کے راہی قندہار ہوا -

علی قلیخان - ابن ابراہیم خان - برادر اعیانی نادر تخت نشین ہوا - اور اپنا لقب عادل شاہ اختیار کیا اور برادر خرد ابراہیم مرزا کو اپنے ساتھ شامل رکھا -

علاوہ اسکے سلیمان خیل کی شاخون سے کے قبضہ مین التھوڑے سے پینگہ سرخ آوجو بیدامن کوہ گبر ہے۔

علی خیل ابن انزب ابن ابراہیم

یہ شاخ علاقہ زرمت و علاقہ مقر و علاقہ خوست مین آباد ہے جنکی تعداد آٹھ ہزار گھر ہوگی۔

اکاخیل ابن انزب ابن ابراہیم

اس شاخ کے مردمان بہت تھوڑے ہین اور متفرق آباد ہین۔

انڈر۔ ابن موسیٰ ابن ابراہیم

یہ شاخ علاقہ شلگر نواح جنوبی غزنی مین آباد ہے اور کچھ انڈر۔ جامراد اور کچھ حصہ علاقہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۔ چند روز کے بعد دونون بھائیون مین کدورت پیدا ہوئی۔

سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو ابراہیم مرزا اصفہان مین تخت نشین ہوا اور اپنا لقب ابراہیم شاہ اختیار کیا۔ پھر دونون بھائیون مین لڑائی ہوئی۔ ابراہیم شاہ غالب رہا۔

اہل خراسان نے بخلاف دونو بھائیون کے شاہرخ مرزا ابن رضا قلی مرزا ابن نادر کو بادشاہ بنایا۔ انمین بھی لڑائی ہوئی۔ شاہرخ مرزا نے ابراہیم کو گرفتار کرکے اندھا کر دیا۔ شاہرخ مرزا کو سنہ ۱۱۶۳ھ مین کریم خان زند نے تباہ کیا زند کے جانشینون سے آقا محمد قاچار نے ایران کو لیا۔ جو ایک قاچار کے خاندان مین سلطنت ایران ہے۔

زرمست مین آباد ہے جسکی تعداد اٹھارہ ہزار گھر ہوگی۔

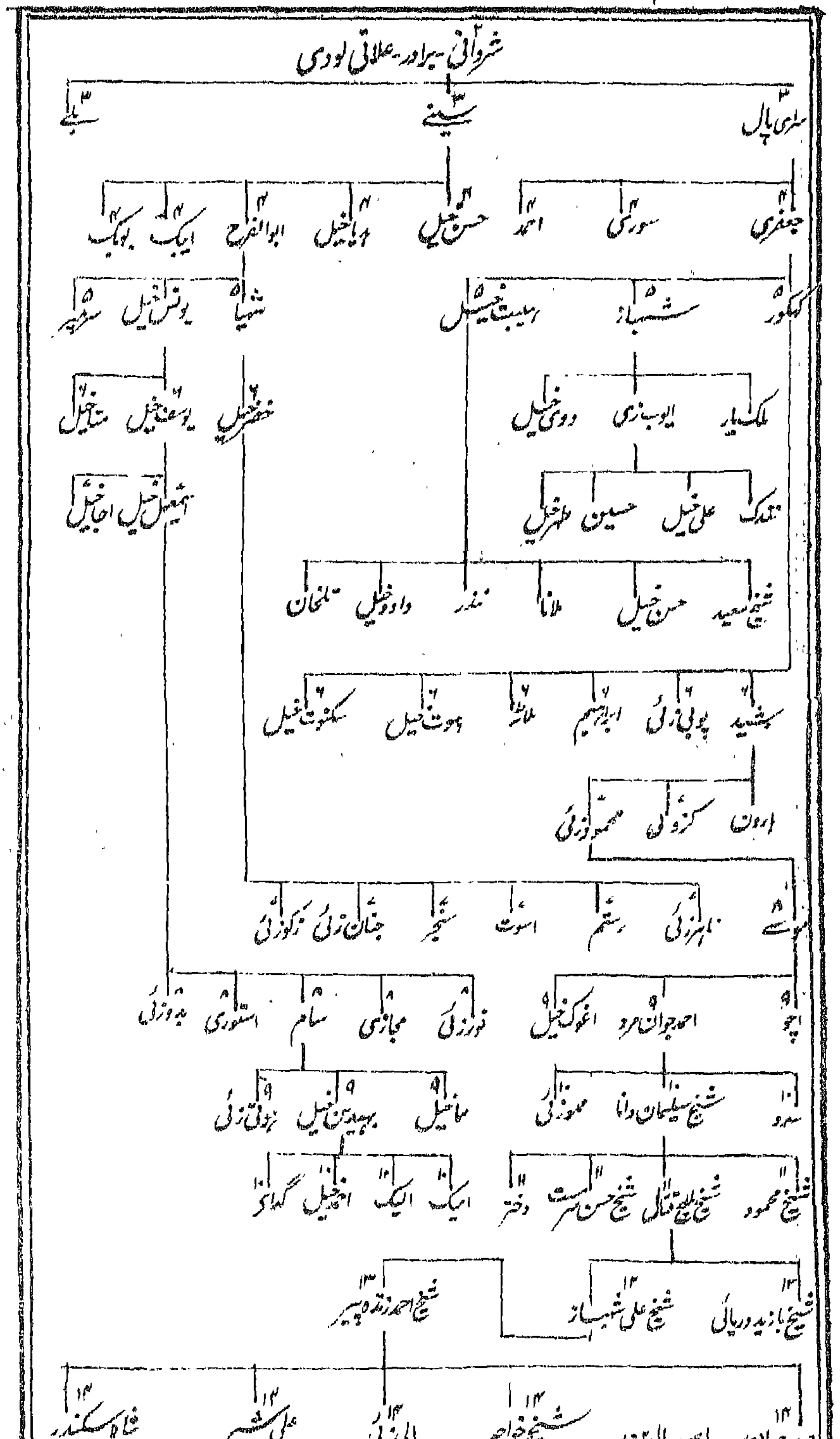
ترکے ابن موسیٰ ابن ابراہیم

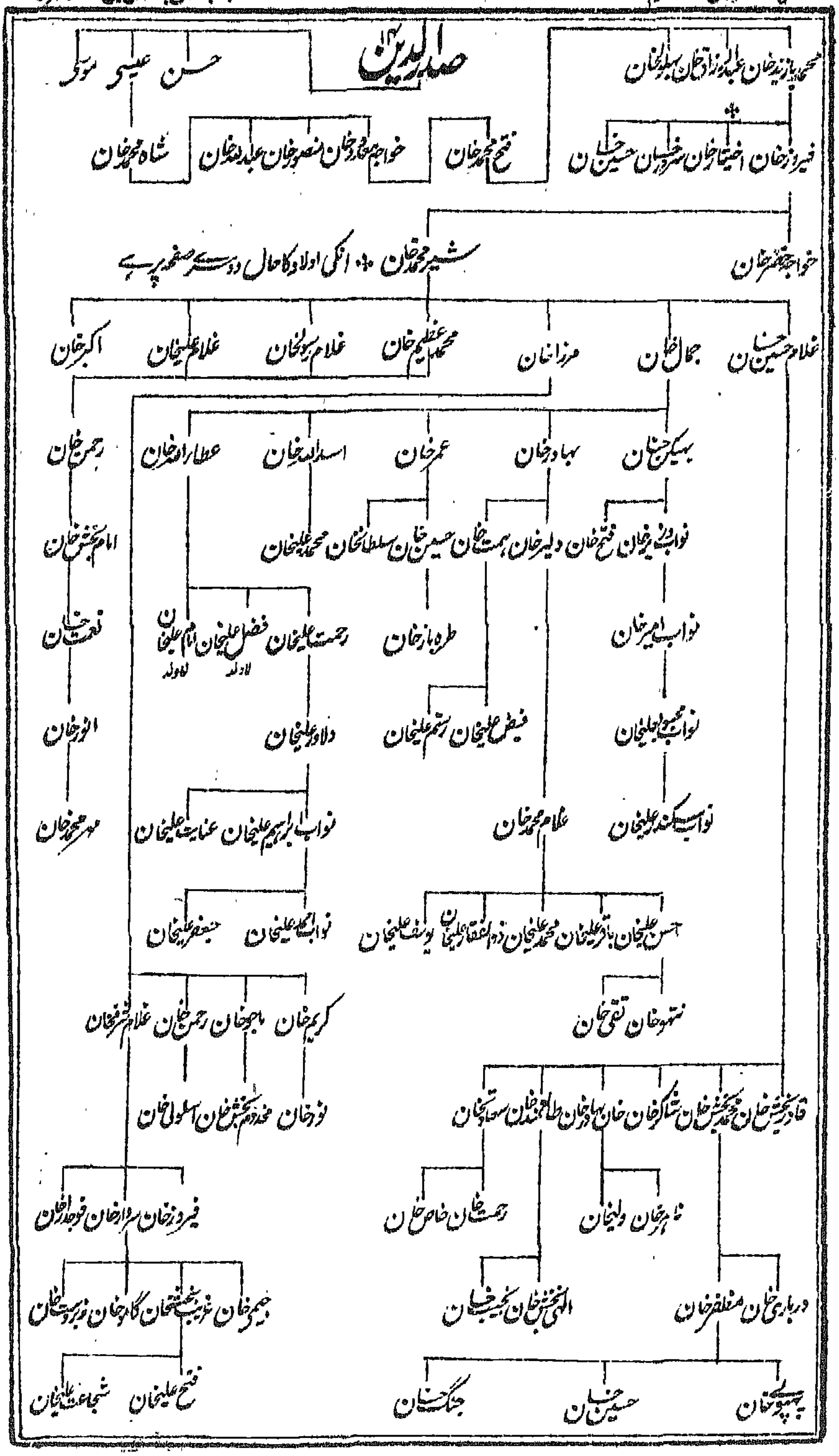
اس شاخ کے پندرہ ہزار گھر متفرق افغانستان مین ہون گے۔ علاقہ مقر مین تھوڑے سے آباد ہین۔

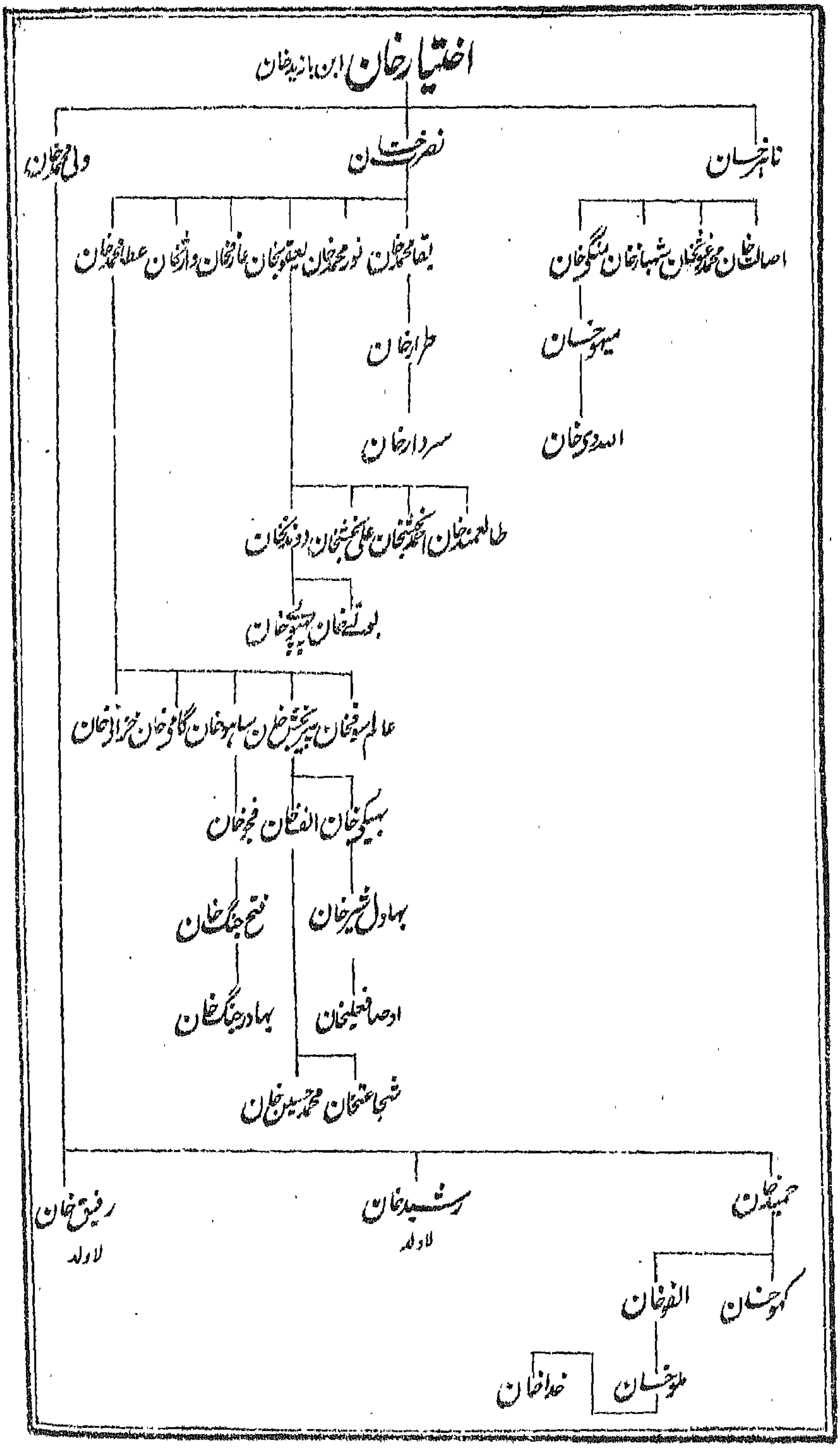
سہاک یا اسحاق ابن موسیٰ ابن ابراہیم

اس شاخ کی تعداد ساٹھ ہزار گھر ہوگی۔ کچھ زرمست۔ پغمان۔ ملکوت زیگکاو۔ وغیرہ درہ جات جنوبی۔ کوہ ہندوکش مین آباد ہین۔

ناصر خروٹی خدری۔ غلزیون کے شامل رہتے ہین مگر سلسلہ نسب مین داخل نہین۔


شروانی برادر علاتی لودی
سلری پال
جعفری
سوری
احمد
حسن خیل
ابوالفرح
کہکور
شہباز
ملک یار
ایوب زی
دوری خیل
علی خیل
حسین
شیخ سعید
حسن خیل
ملانا
داود خیل
تلخان
شہیاں
یونس خیل
یوسف خیل
ابراہیم
ملاٹا
سکنوت خیل
اروت
رستم
اسوت
سنجر
زکوزی
نورزی
مجازی
سام
اسطوری
احمد جوان مرد
شیخ سلیمان دانا
شیخ محمود
دختر
شیخ بایزید دریائی
شیخ علی شہباز
شیخ احمد زندہ پیر
شیخ خواجہ
مالی زائی
علی شیر
شاہ سکندر


صدرالدین
محمد بایزید خان عبداللہ زاد خان بہلول خان
حسن عیسیٰ موسیٰ
فیروز خان اختیار خان شیر خان حسین خان
فتح محمد خان
خواجہ محمد خان منصور خان عبداللہ خان
شاہ محمد خان
خواجہ جعفر خان
شیر محمد خان ÷ انکی اولاد کا حال دوسرے صفحہ پر ہے
غلام حسین خان جمال خان مرزا خان محمد عظیم خان غلام رسول خان غلام علیخان اکبر خان
بہیکن خان بہادر خان عمر خان اسداللہ خان عطاءاللہ خان رحیم خان
نواب نذیر خان فتح خان دلیر خان ہمت خان حسین خان سلطان خان محمد علیخان
امام بخش خان
نواب امیر خان
طرہ باز خان
رحمت علیخان فضل علیخان امام علیخان
لاولد لاولد
نعمت خان
نواب محبوب علیخان
فیض علیخان رستم علیخان
دلاور علیخان
انور خان
نواب سکندر علیخان
غلام محمد خان
نواب ابراہیم علیخان عنایت علیخان
مہر محمد خان
احسن علیخان باقر علیخان محمد علیخان ذوالفقار علیخان یوسف علیخان
نواب اکبر علیخان جعفر علیخان
نتھو خان تقی خان
کریم خان باجو خان رحیم خان غلام سرور خان
قادر بخش خان محمد بخش خان شاکر خان خان بہادر خان طاہر خان سعادت خان
نور خان مخدوم بخش خان اسلول خان
ناہر خان ولی خان
رحمت خان خاص خان
فیروز خان سردار خان فوجدار خان
دربار خان مظفر خان
الٰہی بخش خان نجیب خان
جیمی خان غریب بخش خان گامو خان نور محمد خان
چھجو خان حسین خان جنگ خان
فتح علیخان شجاعت علیخان


اختیار خان ابن بازید خان
ناہر خان
نصر خان
ولی محمد خان
اصالت خان
محمد غوث خان
شہباز خان
منگو خان
میہو خان
اسدی خان
بقا محمد خان
نور محمد خان
یعقوب خان
عارف خان
واثق خان
عطا محمد خان
طراز خان
سردار خان
طالع مند خان
احمد شفیع خان
علی بخش خان
دوند خان
بوتہ خان
پیچو خان
عالم
سیف خان
شیر خان
ساہو خان
گامی خان
حمزہ خان
بھیکن خان
الف خان
فجو خان
بہادر شیر خان
فتح جنگ خان
ادھا فضل خان
بہادر جنگ خان
شجاعت خان
محمد حسین خان
حمید خان
رشید خان
لاولد
رفیق خان
لاولد
کو خان
الف خان
ملو خان
خدا خان

حالات قوم شروانی برادر علاقی لودی

شروانی - شاہ حسین کا دوسرا فرزند ہے جو مہی دختر کلغ دوڑ کے بطن سے پیدا ہوا شروانی کی اولاد شروانی کے نام سے معروف ہے بعد انتقال شروانی اوس کا بڑا فرزند سری پال جانشین ہوا اگرچہ قوم کی تعداد مین ترقی ہوتی رہی مگر سرداری قوم کی سری پال کی اولاد مین محدود رہی شروانیون نے بعد شہاب الدین غوری تقریباً سنہ ۱۲۰۰ء مین اپنے قدیمی وطن کوہ سلیمان سے نکلکر ڈرابن پر معہ دیہات ملحقہ کے قبضہ کرلیا ڈرابن قدیم تو کسی وجہ سے ویران ہوگیا مگر اوسکے متصل بلیچ قتال نے جو شروانی کی بارہوین پشت مین تھا ایک گاون آباد کیا اور اوس کا نام ہی ڈرابن رکھا -

شیخ صدرالدین یا صدر جہان

بلیچ قتال کے پرپوتے اور احمد زندہ پیر کے بیٹے سنہ ۱۳۶۹ء ۷۶۹ھ مین ڈرابن سے بطور سیاحت ہندوستان مین آئے اور جب اس جگہ پہونچے جہان اب مالیرکوٹلہ آباد ہے تو یہان ایک ستلج کا نالہ بہتا تھا اور اوسکے کنارے ایک گاون بہومسی* آباد تھا آپ کو

* اس گاون کو بہیم سین راجہ جد شہرسر کے بہائی نے آباد کیا تھا -

یہان کی فضا پسند آئی اور یہونس کا عبادت خانہ بنا کر یاد الٰہی مین مصروف ہوئے
ایک روز تقریباً سنہ ۸۵۵ھ مین سلطان بہلول لودی حمید خان وزیر کا بلایا ہوا سرہند
سے دہلی کو جاتا تھا کہ اوسکا مقام آپ کی عبادت خانہ کے متصل ہوا آپ کے زہد
اتقیٰ کا حال سنکر بغرض حصول فیوضات باطنی زیارت کو آیا اور جب جانے لگا
تو دل مین نیت کی کہ اگر وہ دہلی کا بادشاہ ہو جاوے تو اپنی دختر کا نکاح آپ سے
کر دیگا دہلی پہونچنے پر سلطان کی مراد پوری ہوئی - سلطان نے ایفائے عہد کیا - اور
اپنی دختر کا نکاح آپ سے کر کے گذارہ کے واسطے چھپن دیہات چھوٹے اور بارہ
دیہات بڑے نذر کئے بعد نکاح کے آپنے ایک گاؤن آباد کیا اور اوسکا نام مالیر رکھا -

وجہ تسمیہ مالیر

لکھتے ہین - (مصنف گوشۂ پنجاب وحیات افغانی) کہ آپ نے اپنی ایک معتقدہ
ضعیفہ قوم مالی مسلمان کی یادگار کے طور پر اوسکے نام کے آخر حرف (ر) جو حرف
اول خدا کے نام رب کا ہے - ایزاد کر کے اوسکا نام مالیر رکھا - کوئی لکھتا ہے (اہالیان
ریاست مالیر کوٹلہ بروقت افتتاح موتی بازار شہر کوٹلہ مالیر) کہ بہوم سے ہین جس کا حال
اوپر لکھہ آیا ہون - رائی براہ کے خاندان مین ایک راجہ ملہیر سنگہ گزرا ہے اوسنے ایک
قلعہ تعمیر کیا جسکا نام ملہیر گڈہ رکھا - چونکہ یہ گاؤن بھی اوسکے متصل آباد ہوا ہے اسواسطے

اسکا نام ملہیر گڈھ ہوکر - مالیر رہ گیا -

مگر یہ دونو وجہ تسمیہ ناقابل قبول ہین - اول تو نام مقتدرہ کا - مالی نہین ہے - قوم کا نام مالی ہے اس صورت مین اگر یادگار ہوسکتی ہے تو قوم کی ہوسکتی ہے نہ کہ ضعیفہ کی دوسری ملہیر سنگھ کا نام خیالی ہے اگر ہو بھی تو کیا یہ سمجھ مین آتا ہے کہ گاون تو حضرت شیخ صاحب آباد کرین اور نام ہو ملہیر سنگھ کا -

یہ شاخسانے اون لوگون کی من گھڑت ہین جو آپ کے خاندان سے لاعلم ہین یہ سلسلہ رواج ہے کہ ہر شخص نوآباد گانون کا نام اپنے کسی بزرگ خاندان کے نام پر رکھتا ہے جیسا کہ شروانی کوٹ اس لئے یقیناً یہ نام اونکے کسی بزرگ خاندان کا ہے خواہ مرد ہو یا عورت اگرچہ مردون مین کوئی نام مالی نہین شاید عرف ہو - مگر عورتون مین ضرور ہوگا کیونکہ آپ کے بھائی کا نام مالی زئی تھا - جسکے معنی ہوئے مالی کا بیٹا اس نام سے فیصلہ کر دیا کہ یہ نام اونکے کسی بزرگ خاندان کا ہے - اوسکے آگے حرف (یر) جو ربہ شہر کے نام کا جزو اول ہے ایزاد کر کے اوس کا نام مالیر رکھا -

آپ نے بعد مناکحت دختر سلطان بہلول لودی دوسرا نکاح دختر راے بہرام رئیس کپورتھلہ کے ساتھ کیا شہزادی کے بطن سے حسن اور دختر راے بہرام کے بطن سے عیسی و موسی پیدا ہوئے شیخ صدر الدین نے بعمر اکہتر سال ۹۲۱ھ ۱۵۱۵ء کو رحلت

فرمائی نوازا کہ انکا الیرین زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

بعد انتقال شیخ حمید الدین کے اونکے فرزند حسن سے جو اپنے پدر بزرگوار کی طرح فقیرانہ مشرب رکھتے تھے۔ آپ کے مزار کی خدمت اختیار کی اور عیسیٰ وموسیٰ نے انتظام ریاست سنبھالا۔ موسیٰ نے لاولد انتقال کیا۔ اسکے بعد عیسیٰ نے سنہ ۱۵۳۸ء میں وفات پائی۔ ان کے اکلوتے فرزند۔

شاہ محمد خان

جانشین ہوئے۔ اسکے تین فرزند خواجہ مسعود خان معروف خواجہ اسحاق ومنصور خان وعبداللہ خان تھے۔ شاہ محمد خان نے سنہ ۱۵۴۵ء میں رحلت کی اور آپ کے بڑے فرزند۔

خواجہ مسعود خان معروف خواجہ اسحاق

جانشین ہوئے اور سنہ ۱۵۶۶ء میں رہگرائے عالم بقا ہوئے ان کے اکلوتے فرزند۔

فتح محمد خان

مسند نشین ہوئے اور سنہ ۱۶۰۴ء میں انتقال کیا ان کے تین فرزند محمد بایزید خان عبدالرزاق خان اور بہلول خان تھے۔ بعد انتقال فتح محمد خان کے ان کے

بڑے فرزند۔

محمد بازید خان

مسند نشین ہوئے اور کچھ عرصے کے بعد بھائیون سے ناراض ہوکر دہلی مین بحضور محی الدین عالمگیر بادشاہ ہند چلے گئے اور مورد عنایت ہوئے۔ ایکروز بادشاہ شکار کے لیے سوار ہوئے یہ بھی ہمرکاب تھے شکارگاہ مین ایک شیر نمودار ہوا بادشاہ نے حکم دے رکھا کہ کوئی شیر پر حربہ نکرے۔ بہ نفس نفیس شیر کے مقابل ہوئے اتفاقاً بادشاہ کا وار خالی گیا قریب تھا کہ شیر بادشاہ کو گزند پہونچاتا کہ اتنے مین بازید خان تلوار سوت کے مقابل ہوئے اور شیر کو ہلاک کر دیا۔ بادشاہ اس قابل قدر شجاعت سے بہت خوش ہوئے اور اسکے صلہ مین دو پرگنہ قادرآباد اور نوگانون جاگیر مین دیکر خطاب نوابی عطا کیا۔ وہان سے بازید خان نے واپس آکر ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۷ء مین مالیر کے متصل کوٹلہ آباد کیا اور اسکے دو برس بعد ۱۰۷۰ھ ۱۶۵۹ء مین انتقال کیا ان کے چار بیٹے۔ فیروز خان اختیار خان۔ سرور خان حسین خان تھے انمین سے

نواب فیروز خان

٭ ان دونون پرگنون مین سے اب صرف دو گانون بنجو کی اور داوپو کی ریاست کوٹلہ مین ہے اور باقی دیہات علاقہ پٹیالہ مین شامل ہے۔

جانشین ہوئے۔ ان کے دو فرزند شیر محمد خان اور خضر خان سے تھے سنہ ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء میں

انکا انتقال ہوا اور ان کے بڑے فرزند

نواب شیر محمد خان

جانشین ہوئے۔ ان کی شجاعت کا شہرہ سنکر عالمگیر بادشاہ ہند نے یاد کیا اور ایک سرکش روہیلہ بداؤن کی گرفتاری پر مامور کیا۔ شیر خان نے روہیلہ مذکور کو گرفتار کر کے بادشاہ کے روبرو حاضر کیا جس کے صلہ میں بادشاہ نے ستر مواضعات جاگیر میں دیئے منجملہ ان کے ایک گاؤں میں شیر محمد خان نے ایک قلعہ تعمیر کیا اور اوسکا نام شیر پور رکھا۔ شیر محمد خان کے سات فرزند غلام حسین خان جمال خان فیروز خان محمد عظیم خان۔ غلام رسول خان غلام علی خان۔ اکبر علی خان سے تھے سنہ ۱۱۲۴ھ ۱۷۱۲ء میں شیر محمد خان نے انتقال کیا اور ان کے بڑے فرزند۔

نواب غلام حسین خان

جانشین ہوئے مگر چند روز کے بعد اونھوں نے ریاست اپنے چھوٹے بھائی جمال خان کو دیکر سنہ ۱۱۳۱ھ ۱۷۱۹ء میں انتقال کیا۔

نواب جمال خان

مسند نشین ہوئے آپ نے مثل بہادر تھے اور اس زمانہ میں آپ کے شجاعت کے

رستم شہید مشہور ہیں جب نواب محمد علی خان ناظم سرہند مقرر ہو کر آئے اونھون نے سرکشونکے دبانے مین نواب علی محمد خان کو امداد دی ۱۱۶۱ھ/۱۷۴۸ء مین جب احمد شاہ درانی کی ہندوستان مین آمد آمد ہوئی اور محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اپنے فرزند احمد شاہ کو مقابلہ پر بھیجا تو یہ بھی شہزادہ کے لشکر کے ساتھ شامل ہو گئے مگر دوبارہ شاہ درانی کے آنے پر شاہ درانی کے مورد عنایت ہوئے جب آدینہ بیگ خان نے صوبہ جالندھر سے بیدخل ہو کر روپڑ پر قبضہ کر لیا تو احمد شاہ بادشاہ دہلی کے ایما سے جمال خان اوسکے استیصال پر مامور ہوئے جب بمقام روپڑ باہم لڑائی شروع ہوئی تو تقدیراً ایک گولی جمال خان کے لگی جس سے ۱۱۶۹ھ/۱۷۵۵ء مین شہید ہوئے۔ جمال خان کے پانچ فرزند بھیکن خان بہادر خان عمر خان۔ اسد اللہ خان عطاء اللہ خان تھے بعد شہادت جمال خان اونکے بڑے فرزند

نواب بھیکن خان

جانشین ہوئے جب شاہ درانی اخیر دفعہ ہندوستان مین آیا تو بھیکن خان کٹرہ بوانہ شاہ درانی کی خدمت مین حاضر ہوئے شاہ درانی نے بعد عطائے خلعت فاخرہ انکو

* سال انتقال مین نے ایک معتبر تحریر سے لکھدیا ہے۔ مگر مجھکو اسمین شبہ ہے کیا معنی کہ سر لیپل گریفن صاحب نے اپنی تاریخ مین سنہ ۱۷۶۱ء مین زندہ ہونا تحریر کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ زین خان (صوبہ دار سرہند) کو پامال کرنا دشوار ہو جاتا اگر جمال خان مددگار نہ ہوتے۔

اجازت اجرائے سکہ کی دی جسپر یہ سجع منقوش تھا۔

حکم شد از قادر بیچون بہ احمد بادشاہ   سکہ زن بر سیم و زر از اوج ماہی تا بماہ

بیکن خان سنہ ۱۷۶۳ء میں مہاراجہ آلا سنگھ والی پٹیالہ سے بمقام سامانہ لڑکر واپس آرہے

تھے کہ راستہ میں بمقام کالا جہاڑ کسی نے پیچھے سے گولی مارکر شہید کر دیا ان کے بعد

بجائے ان کے فرزند نواب وزیر خان کے ان کے بھائی۔

بہادر خان

جانشین ہوئے انکے عہد میں شیرپور کے کارندہ خلیل جہانے ناراض ہوکر

سرکار پٹیالہ کا تھانہ شیرپور میں بٹھا کر اون کا قبضہ کرا دیا اسپر باہم بہادر خان اور مہاراجہ

امر سنگھ کے لڑائیاں ہوئیں۔

سنہ ۱۷۶۶ء میں مہاراجہ امر سنگھ نے بمعیت سردار جسا سنگھ اہلووالیہ و دیگر سرداران سکھ

علاقہ کوٹلہ پر چڑھائی کی جس میں بہادر خان بھی مقابل ہوئے۔ اور بمقام جھل ایک

خونریز لڑائی ہوئی جس میں بہادر خان شہید ہوئے اور مہاراجہ امر سنگھ نے پرگنہ

پائل اور ایسڑو پر قبضہ کر لیا اور علاقہ ملود سرداران سنگھ نے دبا لیا انکے بعد ان کے بھائی

حسن خان

جانشین ہوئے ان کے عہد میں معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ امر سنگھ سے روسا کی

کوٹلہ کے تعلقات دوستانہ قایم ہو گئے تھے کیونکہ ۱۷۷۱ء مین جب کنور ہمت سنگھ نے مہاراجہ امر سنگھ سے بغاوت کر کے پٹیالہ پر قبضہ کیا تو اس وقت وزیر خانصاحب اور عمر خان صاحب واسطے امداد مہاراجہ امر سنگھ کے پٹیالہ گئے تھے وزیر خانصاحب نے تو مجھیل سکھون کو زچ کرتے ہین جنہون نے پٹیالہ کے علاقہ گڑہی بہنگر پر قبضہ کر کے فوج مہاراجہ پٹیالہ کو شکست دی تھی خوب جوہر شجاعت دکھائے جس سے وہ اوس روپیہ کو لیکر جو کنور صاحب نے اونکو دینا کہا تھا واپس چلے گئے کچھ دور وزیر خانصاحب ساتھ گئے تاکہ وہ جاتے ہوئے کچھ فساد نہ کرنے پائین - علاوہ اسکے ۱۷۷۸ء مین جب سیالبہ کے مقام سردار ہری سنگھ کے مقابلہ مین فوج پٹیالہ نے شکست کہائی اور دیوان نانو مل زخمی ہوا تو مہاراجہ امر سنگھ والی پٹیالہ کی استمداد پر عمر خان صاحب - اسد اللہ خان صاحب عطاء اللہ خان صاحب بھی سیالبہ گئے تھے -

۱۷۸۰ء کو عمر خانصاحب نے انتقال کیا اور اونکے بعد ان کے بہائی -

اسد اللہ خان

جانشین ہوئے اور ۱۷۸۱ء مین فوت ہوئے ان کے بہائی -

عطاء اللہ خان

جانشین ہوئے برس ۱۷۹۲ء مین بیدی صاحب سنگھ اونہ والی نے سکھ سردارونکو اشتعال دیکر کہ کوٹلہ مین گاؤکشی ہوتی ہے بسبب اسکے سکھ سردارونکو ہمراہ لیکر کوٹلہ پر چڑہ آئے اور لوٹ کھسوٹ کرکے چلتے ہوئے سنہ ۱۸۰۸ء مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے فریدکوٹ سے کوٹلہ پر دہاوا کیا سفیر انگریزی مٹکاف صاحب بھی ساتھ تھے۔ آتے ہی عطاء اللہ خانصاحب سے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ مانگا۔ ان کے پاس اسقدر روپیہ کہان تھا جس قدر روپیہ بہم پہونچا دیا لیا اور پانچ دیہات۔ آہر بہیڑہ جبل۔ کلار سیار پر قبضہ کرلیا اور پھر بھی مطالبہ جاری رہا۔ باقی کی بابت روسا رہولکیان ضامن بنے عطاء اللہ خان نے اپنے معتمد سفیر انگریزی مٹکاف صاحب کے پاس بہیجکر التجا کی کہ گورنمنٹ اونکو اپنی حمایت مین لے لے مٹکاف صاحب نے اسوقت اس بات مین مداخلت کرنے سے انکار کیا۔ کوٹلہ سے آگے جب انبالہ جانیکا مہاراجہ نے ارادہ کیا۔ اور مٹکاف صاحب بھی انبالہ چلے اور وہان عہدنامہ پر دستخط کرنے کی بابت کہا۔ تو مٹکاف صاحب نے انکار کیا کیونکہ جو کچھ برتاؤ مہاراجہ کا عطاء اللہ خان کے ساتھ ہوا اوس سے وہ سمجھ گئے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اونکو اپنی کامیابی کا ذریعہ بنا لیا ہے اس لئے آگے جانے سے اونہون نے صاف انکار کیا اور کوٹلہ سے فتح آباد مین آگئے جو اونکے قیام کے واسطے تجویز ہوا تہا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جانے کے بعد

کرنل آکٹر لونی صاحب بغرض استحکام سرحد بن روسے ستلج لودہانہ جاتے ہوئے کوٹلہ مین ٹھہرے اور رضامندون کے تہانہ جو بغرض وصول اقبایا نذرانہ مطلوبہ مہاراجہ رنجیت سنگہ قایم تہے حکماً اٹھوادئے۔ اور عطا اللہ خان کو مسند حکومت پر بٹہایا۔ انہی دنون مین وزیر خان صاحب نے دعوی ریاست کوٹلہ بذریعہ کرنل صاحب گورنمنٹ انگریزی مین اس بنا پر دائر کیا کہ وہ بیکن خان فرزند جمال خان کے بیٹے ہین در صورت موجودگی اولاد نرینہ کے بہائیونکا کچہہ حق نہ تہا۔ ہنوز دعوی دائر تہا کہ عطا اللہ خان کا انتقال ہوگیا اور پیشگاہ گورنمنٹ سے ۱۸۱۰ء مین وزیر خان صاحب نسلاً بعد نسلاً بطناً بعد بطناً رئیس کوٹلہ تسلیم کئے گئے۔

رحمت علی خان فرزند عطا اللہ خان نے بخلاف اس تجویز کے کلکتہ جاکر پیروی کی مگر اونکا کلکتہ مین ہی ۱۸۲۹ء کو انتقال ہوا۔ اور جنازہ کوٹلہ مین لاکر دفن کیا گیا۔

نواب وزیر خان

۱۸۱۰ء مین مسند نشین ریاست ہوئے۔ اور اپنے فرزند امیر خان صاحب کو بغرض امداد کرنل اکٹر لونی صاحب کے پاس بہیجا۔ جو گورکہون سے لڑنے کے لئے جانے کو بمقام نالہ گڑہ ٹہرے ہوئے تہے وہان سے امیر خانصاحب ہمراہی کرنل صاحب قلعہ ملون کے محاصرہ مین شریک ہوکر خدمات گورنمنٹ کو کامیابی سے انجام دیتے رہے

سنہ ۱۸۲۱ء کو نواب وزیر خان صاحب نے انتقال کیا - انکے فرزند

نواب امیر خان

مسند نشین ہوئے انکے زمانہ مین سنہ ۱۸۲۶ء کو فیض علیخان برادر رحمت علیخان مرحوم گورنمنٹ انگریزی کی بیقاعدہ فوج کے سپہ سالار بنا کر بھرت پور درجن سال کی تنبیہہ کو بھیجے گئے -

سنہ ۱۸۴۵ء کو نواب امیر خان نے بوقت ہنگامہ ستلج اپنے فرزند محبوب علیخان اور رحمت علیخان فرزند عطار اللہ خان کو فوج دیکر گورنمنٹ انگریزی کی مدد کو بھیجا - ان دونون صاحبون نے وہان پہونچکر پوری امداد دی جس کے صلہ مین تین گاؤن فتحپور مہیرتہ - رسولپور منجانب گورنمنٹ عطا ہوئے -

سنہ ۱۸۴۶ء کو نواب امیر خان نے انتقال کیا - انکے فرزند -

نواب محبوب علیخان

مسند ریاست پر متمکن ہوئے - انکے عہد مین سنہ ۱۸۵۷ء کو غدر ہوا - نواب صاحب فوج لیکر لودہانہ پہونچے اور گورنمنٹ کی خدمات کی انجام دہی مین مصروف ہوئے - اثنائے مصروفیت مین بمقام لودہانہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۵۷ء کو انتقال کیا - آپ کے فرزند -

نواب سکندر علی خان

رئیس ہوئے اور ۲۶ جولائی ۱۸۳۱ء کو لاولد انتقال کیا۔ ان کے انتقال کے وقت

دعویداران ریاست مین منجملہ پانچ شاخون نواب جمال خان کے صرف دو

شاخین حی القایم تہین۔

۱۔ شاخ بہادر خانصاحب کی جس مین اونکے پوتے غلام محمد خانصاحب تہے۔

۲۔ شاخ عطاالدخان صاحب کی جس مین اون کے پرپوتے ابراہیم علیخان تہے

دونون صاحبون نے۔ اپنے اپنے استحقاق کو معہ دلائل ترجیح کے گورنمنٹ

مین پیش کیا ہنوز جانشینی کا معاملہ زیر تجویز تہا۔ اور یہ دونو صاحب پیروی مین مصروف

تہے کہ کوٹلہ مین کوکے آگہسے اور آتے ہی ونہ مچادیا۔ کوتوال شہر کوٹلہ مقابل ہوا اور

مردانہ وار لڑکر معہ وس سپاہیون کے کام آیا۔ کوکون مین سے بہی۔ نو نفر قتل

ہوئے۔ یہان سے کوکے شیرپور کی طرف چلے گئے اور وہان اہلکاران سرکار پٹیالہ

کے ہاتہہ گرفتار ہوئے۔ گورنمنٹ نے بہی معاملہ مسند نشینی جلد طے کرنا مناسب

خیال کیا۔ اور جانبین کے دلائل رسم و رواج خاندان و احکام شرع شریف پر غور

کرکے مستحق جانشینی ابراہیم علی خان صاحب کو باختیارات کامل تسلیم کیا۔ غلام محمد خان

صاحب کو بہی چالیس ہزار کا علاقہ ریاست دلوادیا۔ اور تجویز کیا کہ تاحیات اختیارات

دیوانی و فوجداری غلام محمد خانصاحب کو حاصل رہین گے اور اون کے انتقال کے بعد بجز وصول مالگذاری تمام اختیارات دیوانی و فوجداری رئیس کو منتقل ہون گے۔

سنہ ۱۸۶۸ء مین غلام محمد خان صاحب نے انتقال کیا۔ اون کا علاقہ اون کے فرزند احسن علیخان صاحب باقر علیخان صاحب محمد علیخان صاحب۔ ذوالفقار علیخان صاحب۔ اور یوسف علیخان صاحب کے قبضہ مین ہے۔ افسوس کہ یوسف علیخان عین جوانی مین سنہ ۱۹۰۲ء کو لا ولد فوت ہو گئے۔

نواب ابراہیم علیخان

سنہ ۱۹۰۳ء مین مسند نشین ریاست کوٹلہ ہوئے۔ اور انتظام ریاست و داد دہی رعایا مین مصروف ہو گئے۔ مگر افسوس کہ چند سال کے بعد عارضہ اختلال دماغ مین مبتلا ہوئے جو اب تک لاحق ہے۔

نواب صاحب کے دو فرزند۔ ولی عہد احمد علیخان صاحب اور جعفر علیخان صاحب ہین۔ ولی عہد احمد علیخان صاحب چیفس کالج لاہور کے تعلیم یافتہ ہین۔ بوجہ بیماری نواب صاحب اور نابالغی ولی عہد صاحب کو جناب گورنمنٹ کے ایجنٹ کوٹلہ کے مقرر ہوتے رہے اگرچہ اب بھی جناب گورنمنٹ

شمس امیرالدین احمد خانصاحب نواب لوہارو و ایجنٹ کوٹلہ تھے۔ مگر گورنمنٹ نے

نواب صاحب بالقابہ مغل بخارائی ہیں خواجہ احمد یسوی کی اولاد میں۔ خواجہ عبدالرحمن ایک رئیس عالی خاندان بخارا میں تھے۔ اونکے تین فرزند قاسم جان عالم جان۔ عارف جان تھے۔ تینوں بھائی بہ تقاضاے شجاعت جبلی کچھ سوار ازبک وغیرہ ملازم رکھکر بخارا سے عازم ہندوستان ہوئے۔ جب لاہور میں پہونچے تو یہاں معین الملک عرف میر منو فرزند قمرالدین خان وزیر الممالک صوبہ لاہور تھے۔ اونہوں نے تینوں بھائیوں کو اپنی مصاحبت میں لے لیا۔ بعد انتقال میر منو کے تینوں بھائی لاہور سے دہلی کو چلے آئے۔ یہ زمانہ شاہ عالم بادشاہ کا تھا جب دہلی میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ شاہ عالم بادشاہ دہلی میں سے مقابلہ کو بنگال گئے ہوئے ہیں۔ اونہوں نے بھی وہاں کا قصد کیا اور یہ بھی جہاں شاہی لشکر مقیم تھا خیمہ زن ہوئے اور اس فکر میں تھے کہ بادشاہ کی نذر کے لئے کیا تجویز کیا جائے کہ اسی اثنا میں زبانی مردمان یہ سنا کہ لشکر میں کے لئے رسد و غلہ جا رہا ہے اور آج اوسکا مقام ایک گاؤں میں ہے جو یہاں سے چار پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے قاسم جان نے جو سب سے بڑے تھے یہ سنکر اپنے دوسرے بھائی عالم جان کو دو سو سواروں کے ساتھ رسد مذکور کے لانیکو بھیجا اونہوں نے چھاپا مارکر تمام رسد چھین لی اور دو فیل چار سو شتر اور پچاس ارگاوان لیکر واپس آئے اور بادشاہ کے حضور میں پیش کئے۔ عالی گوہر شاہ عالم قاسم جان کی اس کارگذاری سے بہت خوش ہوئے اور خطاب شرف الدولہ و خلعت عطا کیا اسکے کچھ دنوں کے بعد خبر ہستی میں بہ نکلی گری اس خوشخبری کو قاسم جان نے بادشاہ کے گوش گذار کیا جسپر اور بھی مورد عنایت ہوئے غرض شاہ عالم نے ان کی بہادرانہ کوششوں کے صلہ میں منصب ہفت ہزاری اور خطاب اشرف الدولہ سہراب جنگ

ولیعہد صاحب کی لیاقت سے اگست ۱۹۰۳ء مین بموقعہ دربار اعلان تاجپوشی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ - عطا فرمایا جب بادشاہ بعد فتح جنگ میرن نہضت فرمائے دہلی ہوئے تو یہ تینون بھائی بھی ہمرکاب بادشاہ دہلی مین آئے اور یہان سکونت مستقل اختیار کی ان کی سکونت کے باعث دہلی مین قاسم جان کی گلی مشہور ہے - نواب قاسم جان اور عارف جان کا ایک ساتھ انتقال ہوگیا عارف جان نے چار فرزند یادگار چھوڑے - نبی بخش خان - احمد بخش خان - محمد علی خان - الہی بخش خان احمد بخش خان - ایک رسالہ ملازم رکھکر لارڈ لیک صاحب بہادر کے ساتھ اکثر مہمون مین شامل رہے جس کے صلہ مین گورنمنٹ کی طرف سے دو علاقے فیروزپور جھرکہ اور لوہارو اور بادشاہ کی طرف سے خطاب فخر الدولہ دلاور الملک رستم جنگ بذریعہ رزیڈنٹ عطا ہوا - نواب احمد بخش خان کے تین فرزند نواب شمس الدین خان ایک بیوی سے اور نواب امین الدین خان اور نواب ضیاء الدین خان دوسری بیوی سے تھے نواب احمد بخش خان نے فیروزپور جھرکہ نواب شمس الدین خان کو اور لوہارو امین الدین خان کو دیا نواب شمس الدین خان کا زمانہ نے ورق حیات غیر طبعی طور پر چاک کیا یعنی سنہ ۱۸۳۵ء مین مسٹر فریزر ایجنٹ دہلی کے قتل کی پاداش مین پھانسی دی گئی اور اونکی جاگیر فیروزپور جھرکہ ضبط ہوئی نواب امین الدین خان ریاست لوہارو پر حکمران رہے اور اٹھارہ سو روپیہ ماہوار اپنے بھائی ضیاء الدین خان کو دیتے رہے نواب امین الدین خان کی ایک بہن کے دو فرزند نواب محمد حسن خان میان خضر اور نواب حسین خان میان بڈھے ہین ان دونو صاحبون سے مجھکو بھی شرف ملاقات حاصل ہے خاندانی شرافت مین تو ان دو صاحبون کے کچھہ شک نہین مگر اخلاق اور مروت بھی ان دونو صاحبون نے ختم کر دیا

شاہنشاہ ہند و انگلینڈ ایڈورڈ ہفتم بمقام دہلی اختیارات حکمرانی کوٹلہ بمشاورت۔ نواب صاحب لوہارو عطا کئے اور جب ولی عہد صاحب کی لیاقت اور حسن انتظام سے ثابت ہوگیا کہ وہ بخوبی بار انتظام ریاست کو متحمل ہوسکتی ہیں تو سنہ ۱۹۰۵ء میں ولیعہد صاحب بلامشاورت نواب صاحب لوہارو ایجنٹ ریاست کوٹلہ منجانب گورنمنٹ قرار پائے اور نواب صاحب لوہارو شکریہ کے ساتھ سبکدوش کئے گئے ولیعہد صاحب خود انتظام ریاست میں مصروف ہوئے اور علمی تجربوں کو عملی طور پر استعمال فرمانے لگے اثنائے مصروفیت کاروبار ریاست میں آپ کا خیال ترقی تجارت کی طرف مائل ہوا اور ایسا خیال روساء کو بیحد ضروری اور فائدہ مند ہے کیونکہ اس میں نہ تنہا رعایا کا فائدہ ہے۔ بلکہ ترقی ریاست بھی شامل ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے بازار کا وسیع اور آئین و قانون کا اس طرز وضع پر ہونا کہ جو تمام ضروریات تجارت کو کافی ہو۔ ضروری تھا تاکہ بیوپاری جنس تجارت کو اوس میں لاسکیں اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶۔ انتقال نواب امین الدین خان کے نواب علاء الدین خان ان کے فرزند مسند نشین ہوئے اور انکے بعد انکے فرزند نواب سر امیر الدین احمد خان مسند نشین ریاست لوہارو ہیں اور ایک لایق اور ہوشیار رئیس ہیں اپنی لیاقت کیوجہ سے کئی بار گورنمنٹ کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں ۱۹۰۳ء میں بموقعہ دربار اعلان تاجپوشی حضور ایڈورڈ ہفتم بمقام دہلی نواب صاحب ممدوح کو گورنمنٹ کیطرف سے

بحفاظت رکھ سکیں نگران دونوں امور کی تکمیل بغیر طے کیے ایک تیسرے مرحلہ کے جو واقعی دشوار گذار تھا نا ممکن تھی اور وہ موقعہ کا انتخاب تھا جس میں بازار مرکز تجارت بنایا جاتا جو لوگ کہ اصول تمدن سے واقف تھے ان لوگوں کی نظریں ولیعہد صاحب بہادر کی طرف تھیں کہ دیکھیں ولی عہد صاحب بہادر اپنے ارادہ کی تکمیل میں کیا تجویز کرتے ہیں۔ کیا پرانا بازار شہر کوٹلہ کا کشادہ کیا جاتا ہے یا کسی حصہ شہر میں چھوٹا موٹا گنج تعمیر ہوتا ہے جیسا کہ گر گنج ہے مگر ولی عہد صاحب بہادر نے ہر ایک پہلو پر غور کر کے اوس میدان کو منتخب کیا جو مالیر اور کوٹلہ کے مابین حد فاصل تھا واقعی یہ انتخاب کئی وجہ سے لاجواب تھا قطع نظر اس بات کے یہ موقع تجارت کے لحاظ سے بہت موزون ہے ایک تاریخی پہلو اس میں ایسا نمایان ہے کہ جس کے باعث مورخ بھی بے اختیار ولی عہد صاحب بہادر کی دانائی پر تحسین کے پھول نثار کرنے کی مبادرت کرتا ہے میرا ارادہ تھا کہ تاریخی پہلو کو پہلے عرض کرتا مگر پہلے موقعہ کی پسندیدگی پر بحث کرتا ہوں موقعہ واقعی ہر طرح موزون ہے اس موقعہ کے بازار سے جیسا کہ سکتا ہے کوٹلہ کو فائدہ ہے اوس سے زیادہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲۔ نو توپوں کی سلامی کا ذاتی طور پر اعزاز حاصل ہوا ریاست لوہارو کا رقبہ اٹھائیس میل مربع اور آبادی بیس ہزار اور آمدنی ایک لاکھ ہے۔

اہل مالیرکوٹلہ کی تجارت عرصہ سے زوال پذیر تھی کوٹلہ والوں کے ساتھ اس بازار کی تجارت میں سکنائے
مالیر بھی برابر کے حصہ دار ہو گئے۔ تقدیر نے اس میدان کو اسی کام کیلئے محفوظ رکھا تھا جسکا انتخاب ثابت
کرتا ہے کہ ولیعہد صاحب بہادر کو تجارت کے اصولوں سے کامل واقفیت ہے غرض کہ اس میدان میں بمنشاء حسب
تجویز ولیعہد صاحب بہادر ملازمین و رعایا نے اپنے صرف سے ایک گنج جسکا نام ولیعہد صاحب بہادر کے نام
پر احمد گنج اور ایک بازار جسکا نام موتی بازار رکھا گیا تعمیر کیا جسکی خوبصورتی اور نظر فریبی واقعی ایسی ہے کہ چشم باز
نگر و ونگاہ اندوہ بار۔ مگر جو لوگ کہ تجارت کے دلدادہ ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں کہ قطع نظر خوبصورتی عمارت کے احمد گنج
اور موتی بازار ایسا وسیع ہے یا نہیں کہ جس میں کئی کئی گاڑیاں جنس کی بھری ہوئی ادھر سے
ادھر گذر سکیں اور ایک ایک جگہ دس بیس گاڑیاں جنس کی بھری ہوئی کھڑی
ہوسکیں دوکانداروں کو ترقی تجارت کی غرض سے کچھ مراعات ومحابی ہے یا نہیں
اس غرض سے کبھی وہ احمد گنج اور موتی بازار کی وسعت اور اسکے دوکانوں کی فراخی
کو دیکھتا ہے جب اونکو تجارت کے لئے کافی سمجھتا ہے تو پھر وہ دوکانداروں
سے سوال کرتا ہے کہ ریاست سے تمکو کیا مراعات ومحابی ہیں جسکا جواب ملتا
ہے کہ کسی کو بالفعل بالکل محصول چنگی معاف ہے اور کسیکو کمی محصول کی رعایت
دی گئی ہے۔ اس طرز عمل سے وہ یقین کرتا ہے کہ احمد گنج اور موتی بازار کی
تجارت میں بہت جلد معقول ترقی ہو جائیگی۔

اب تاریخی پہلو عرض کرتا ہون - معزز ناظرین آپ اس ناچیز تاریخ مین دیکھین گے کہ
شیخ صدرالدین صاحب نے مالیر آباد کیا اور بایزید خانصاحب نے کوٹلہ ولیعہد صاحب
نے احمد گنج اور موتی بازار - دونو آبادیون کے درمیان بناکر دونو شہرون کو ایک
وسیع شہر بنادیا گویا دو مختلف شہرون کو موتی بازار کی ایک لڑی مین پرو کر - مالیر کوٹلہ
یکجائی نام سے معروف ہونیکا مستحق بنادیا اور اختلاف کو اتفاق سے بدل دیا جو
اس زمانہ کی رفتار کے موافق نہایت پاکیزہ خیال ہے -
غرض کہ ولیعہد صاحب بہادر نے شب و روز کی مصروفیت ایکزیکٹو و جوڈیشل
معاملات سے ثابت کر دیا کہ آپ بہت جلد قابل قدر انتظامات ریاست سے
مزید خوشنودی گورنمنٹ حاصل کرین گے اور داخل اور خارج ریاست پر پورا قابو رکھین
گے ریاست کوٹلہ کا دستہ امپیریل سپر مانیر ادائے خدمات گورنمنٹ مین بہت نیکنام
ہے مہم کابل - وزیرستان چین پر گورنمنٹ کی خدمتون کو کامیابی سے انجام دیا
اگرچہ اس دستہ کے قابل ادائے خدمات گورنمنٹ بنانے مین سابق کرنل مہر محمد خان
نے جو محمد عظیم خان چوتھے فرزند شیر محمد خانصاحب نواب کی اولاد مین ہین بہت
کوشش کی مگر وہ عہدہ کرنیلی سے علیحدہ ہوکر اور معزز خدمات ریاست پر مامور ہوچکے
اور اونکی جگہ اوصاف علی خان جو اختیار خان فرزند بایزید خان صاحب کی اولاد مین ہین

کرنل مقرر ہوگئے اور اس دستہ کی خدمات پسندیدہ کے صلہ مین پیشگاہ گورنمنٹ

خطاب سی۔ آئی۔ اے۔ سے سرفراز ہوئے۔

مالیر کوٹلہ مین اور بھی خوانین عالی شان ہین۔ احسن علیخان صاحب اور ان کے بھائیونکا

حال اوپر کچھ لکھ آیا ہون اعادہ فضول ہے۔

نواب ابراہیم علیخانصاحب کے بھائی عنایت علیخان صاحب اپنے علاقہ پر قابض ہین

اللہ دے خانصاحب جن سے مجھکو بھی نیاز حاصل ہے۔ ناہر خان صاحب

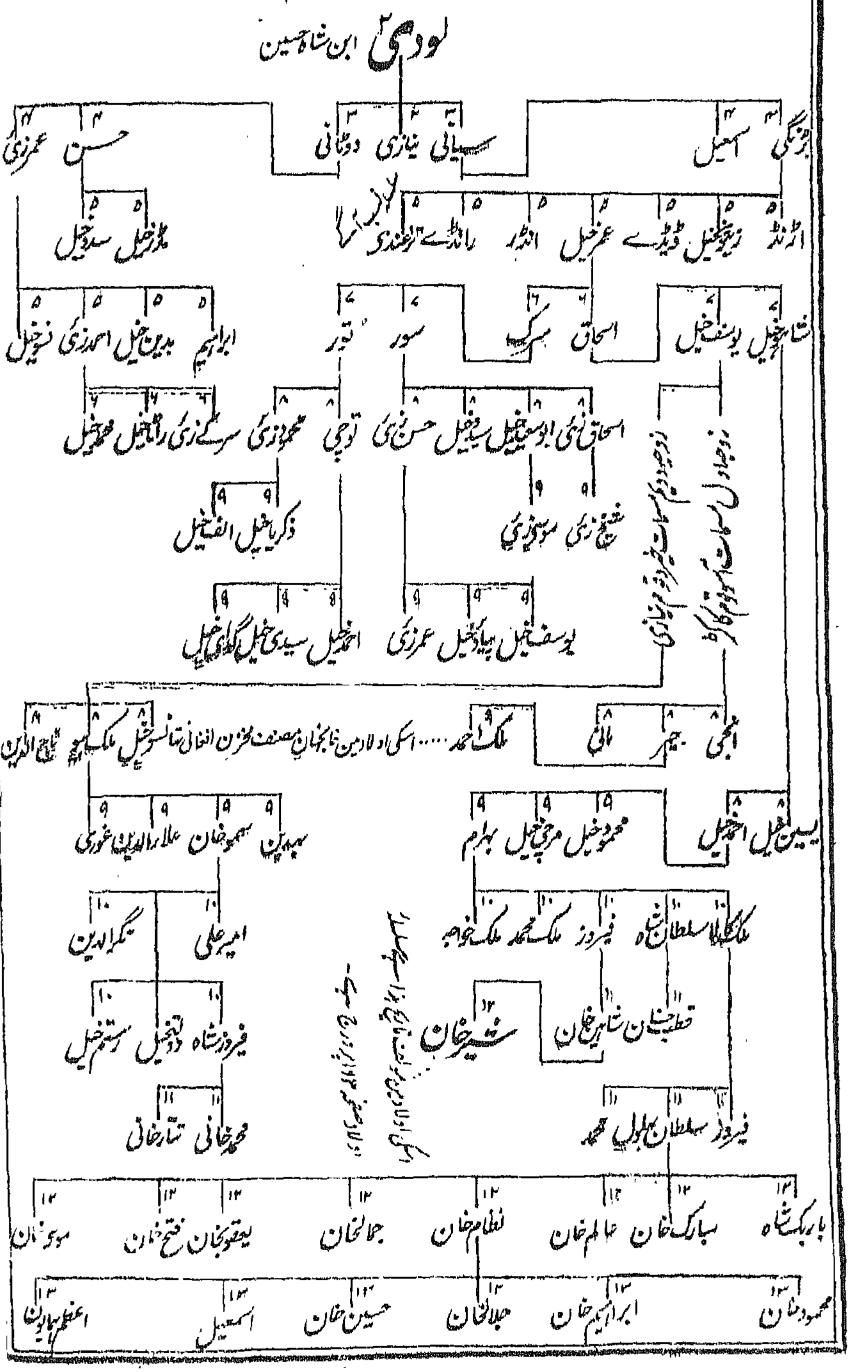
بڑے فرزند۔ اختیار خانصاحب ابن بازید خانصاحب کی اولاد مین لائق اور منتظم ہین

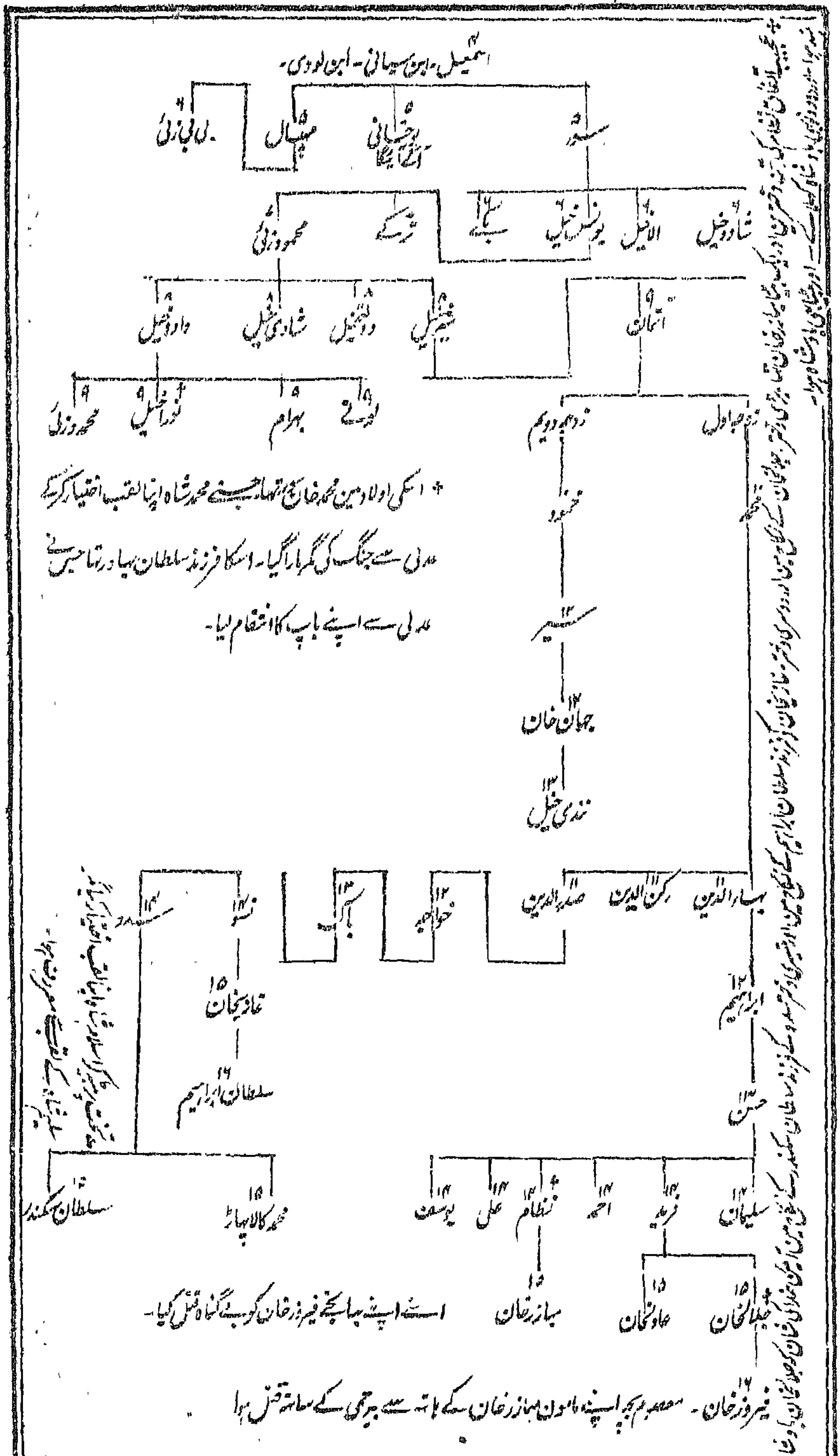
ان کے دو فرزند منصب علی خان اور حشمت علی خان تھے منصب علیخان نے

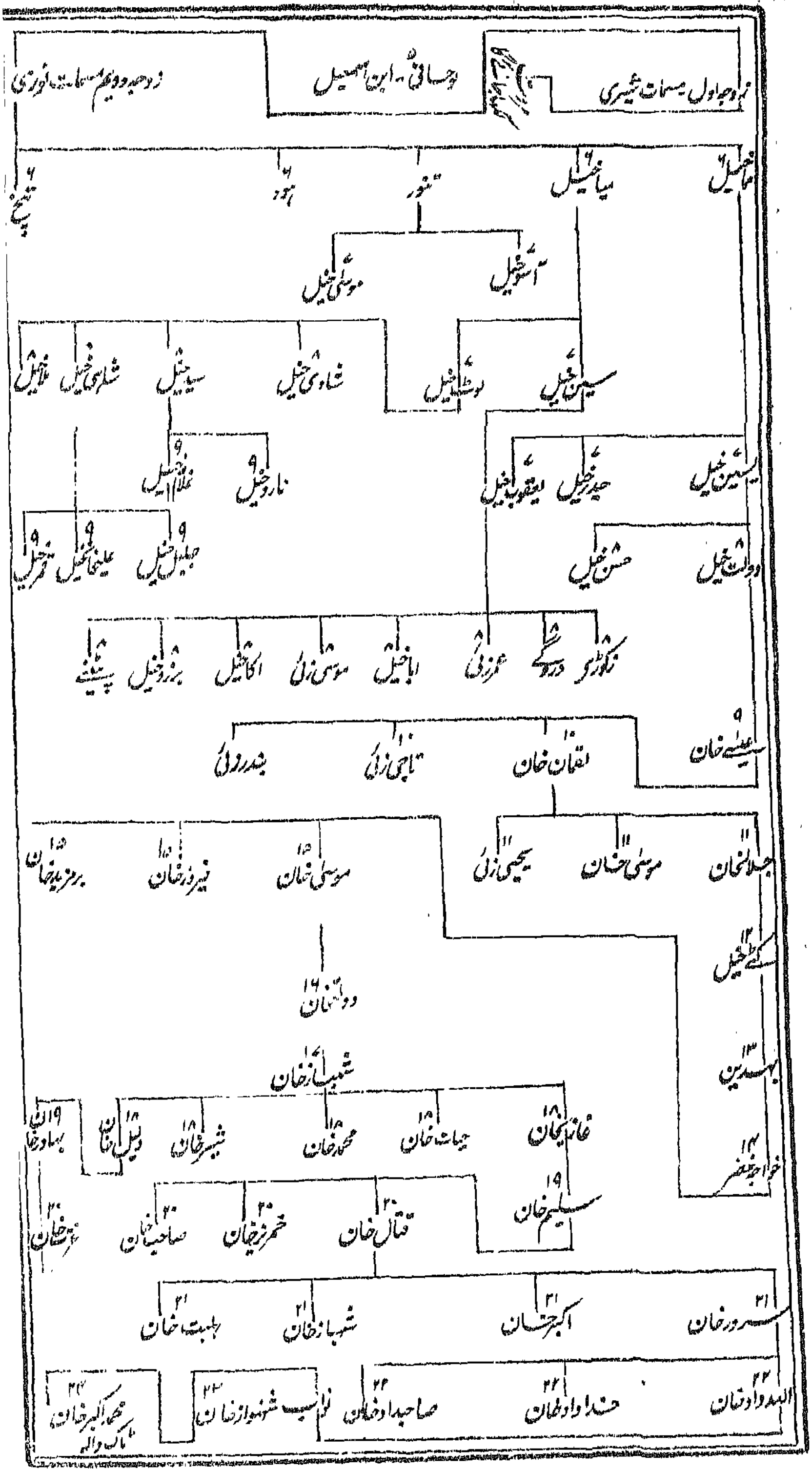
دو فرزند یادگار چھوڑکر سنہ ۱۹۰۲ء مین انتقال کیا ریاست کوٹلہ کا رقبہ ایکسو چھہ میل

مربع ہے اور آبادی ایک لاکھ اور آمدنی پانچ لاکھ ہے۔

باب دوئم سلسلہ نسب وحالات ابراہیم عرف لودی واولاد لودی




اسمٰعیل ابن سیانی ابن لودی
سیانی
محمود زئی
شادوخیل
الاخیل
یونس خیل
شیخ خیل
دولت خیل
شادی خیل
داؤد خیل
بہرام
زندہ دوم
جہان خان
بہاء الدین
رکن الدین
صدر الدین
ابراہیم
حسن
سلطان ابراہیم
سلطان سکندر
محمد کالاپہاڑ
سلیمان
فرید
احمد
نظام
علی
یوسف
مبارز خان
عادل خان
جلال خان
* اسکی اولاد میں محمد خان تھا جسنے محمد شاہ اپنا لقب اختیار کرکے عدلی سے جنگ کی مگر مارا گیا۔ اسکا فرزند سلطان بہادر تھا جسنے عدلی سے اپنے باپ کا انتقام لیا۔
اسنے اپنے بھانجے فیروز خان کو بے گناہ قتل کیا۔
فیروز خان ۔ معصوم بچہ اپنے ماموں مبارز خان کے ہاتھ سے بیرحمی کے ساتھ قتل ہوا


زوجہ اول مسمات شیری
حسانی ابن اسمعیل
زوجہ دویم مسمات نوری
اسمعیل
میاخیل
تتور
ہود
پنج
آشوخیل
موسیٰ خیل
سین خیل
لوٹہ خیل
شادی خیل
سیاخیل
شادی خیل
ملاخیل
یسین خیل
حیدر خیل
یعقوب خیل
نار خیل
ملا خیل
دولت خیل
حسن خیل
جلال خیل
علیخان خیل
قمر خیل
نکوڑ
درو
عزری
اباخیل
موسیٰ زئی
اکاخیل
بزرخیل
پینٹے
سیئے خان
لقمان خان
تاجی زئی
بندروئی
جلال خان
موسیٰ خان
یحییٰ زئی
موسیٰ خان
نیروز خان
برمزید خان
سکے خیل
بہادین
خواجہ خضر
دولت خان
شہباز خان
غازی خان
حیات خان
محمد خان
شیر خان
دلیل خان
بہادر خان
سلیم خان
قتال خان
خمر خان
صاحب خان
عزت خان
سرور خان
اکبر خان
شہباز خان
ہیبت خان
اللہ داد خان
خداداد خان
صاحبداد خان
نواب شہنواز خان
محمد اکبر خان ناک والہ

نیازی ۳ ابن لودی

زوجہ اول قوم شیروانی — زوجہ دوئم مسمات زکیہ قوم بڑنگی — زوجہ سوئم قوم بیٹنی

۴ باہی — ۴ جمال — ۴ خاکو

۵ وکن — ۵ بگا — ۵ حیدر — ۵ مہار — ۵ موشیانی — ۵ عیسیٰ — ۵ سیانی

۶ جیہم — ۶ نصر خیل — ۶ خان خیل — ۶ مڑہیل — ۶ جکو — ۶ الا — ۶ کوندی

۷ تورا — ۷ لیلی — ۷ مڑہم — ۷ سود — ۷ سرہنگ

۸ جام خیل — ۸ تارہ خیل — ۸ سہل — ۸ اکا خیل — ۸ اسمٰعیل زئی — ۸ جام — ۸ سور

۹ خر — ۹ شنبل — ۹ دولت خیل — ۹ بہندار — ۹ مچن خیل — ۹ نیکو

۱۰ ہوتک — ۱۰ بابوزئی — ۱۰ تاجوزئی — ۱۰ خواجہ

۱۰ عمر — ۱۰ علی خیل — ۱۰ شادو خیل

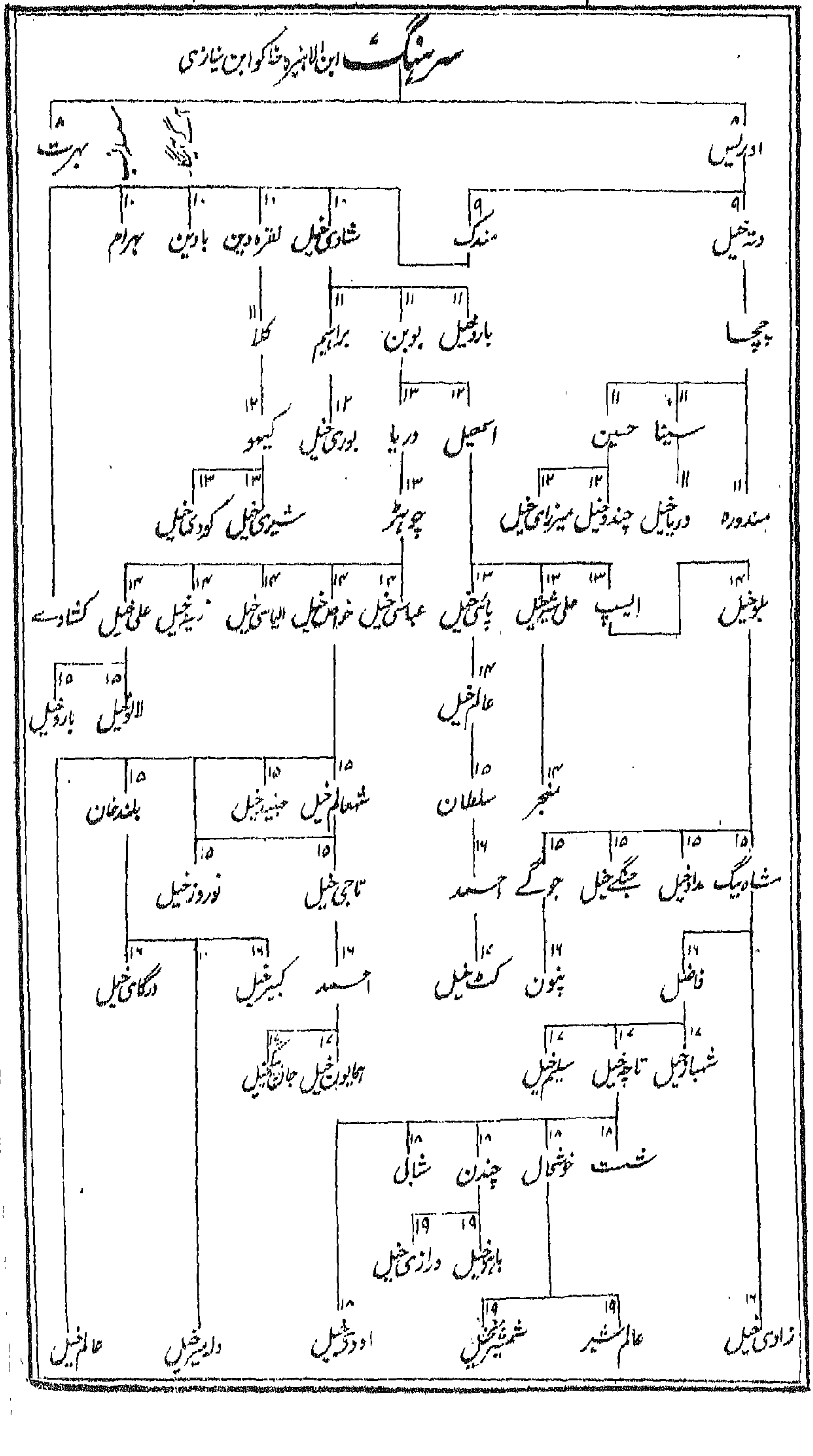
۱۱ عمر — ۱۲ ادہم — ۱۳ سرست — ۱۴ ابراہیم — ۱۵ بڑل

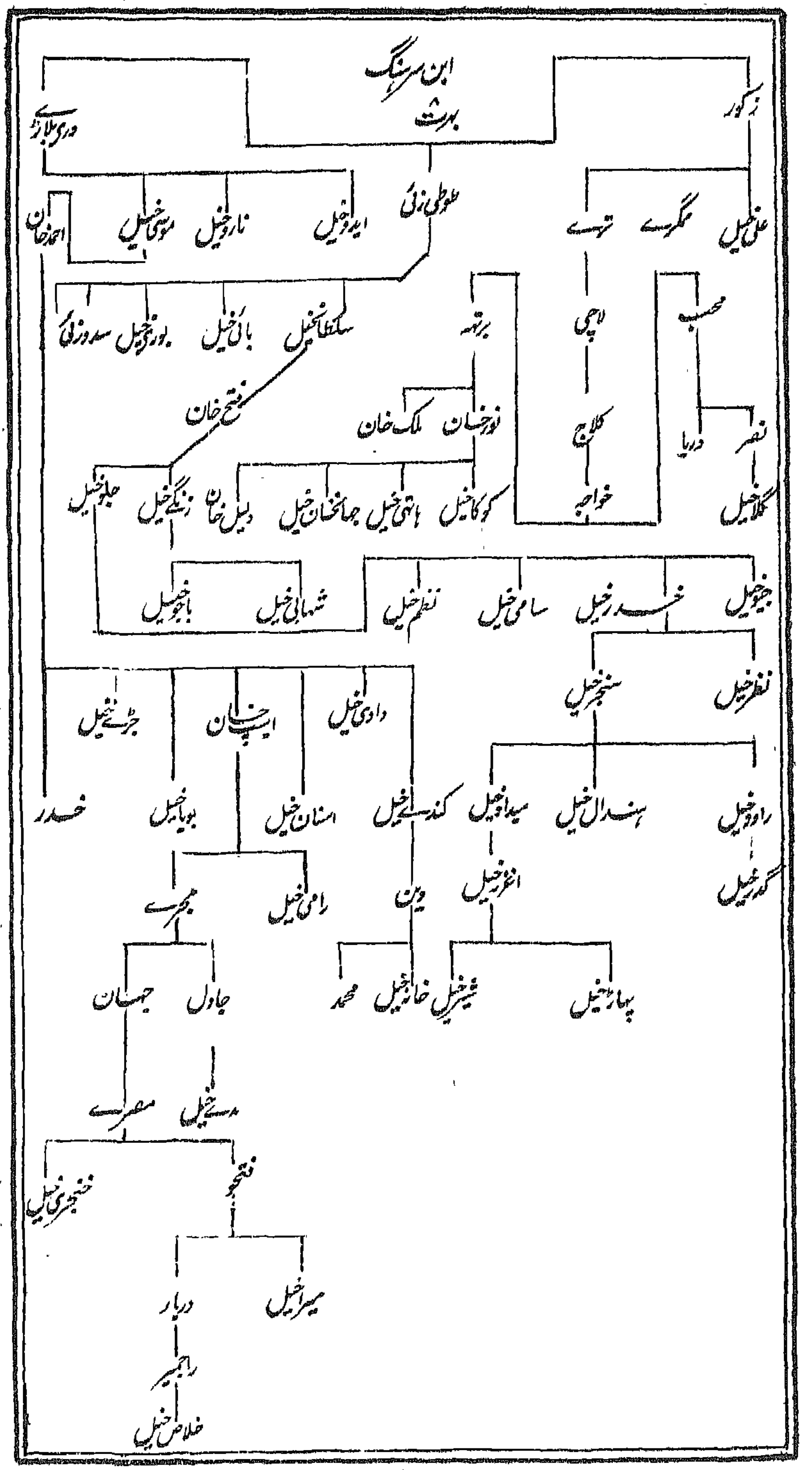
۱۶ دلاور — ۱۶ فتح خیل — ۱۶ عمر خانی — ۱۶ ناصر — ۱۶ منصور

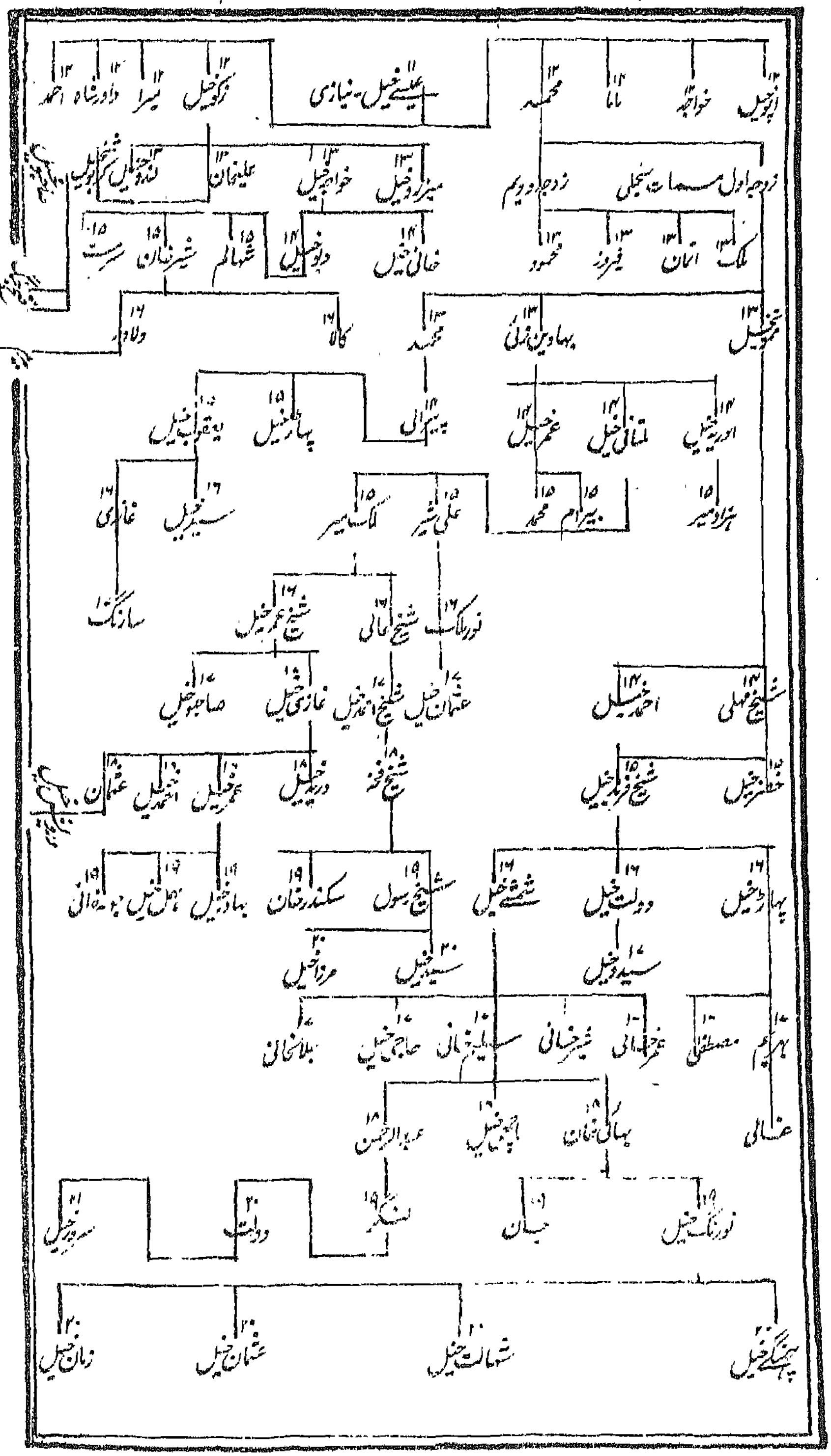
۱۶ علی — ۱۷ عمر

۱۱ عیسیٰ خیل — ۱۷ ہمایون — ۱۷ حکیم خانی — ۱۶ عیسیٰ خانی — ۱۷ حسن خیل — ۹ نیکو

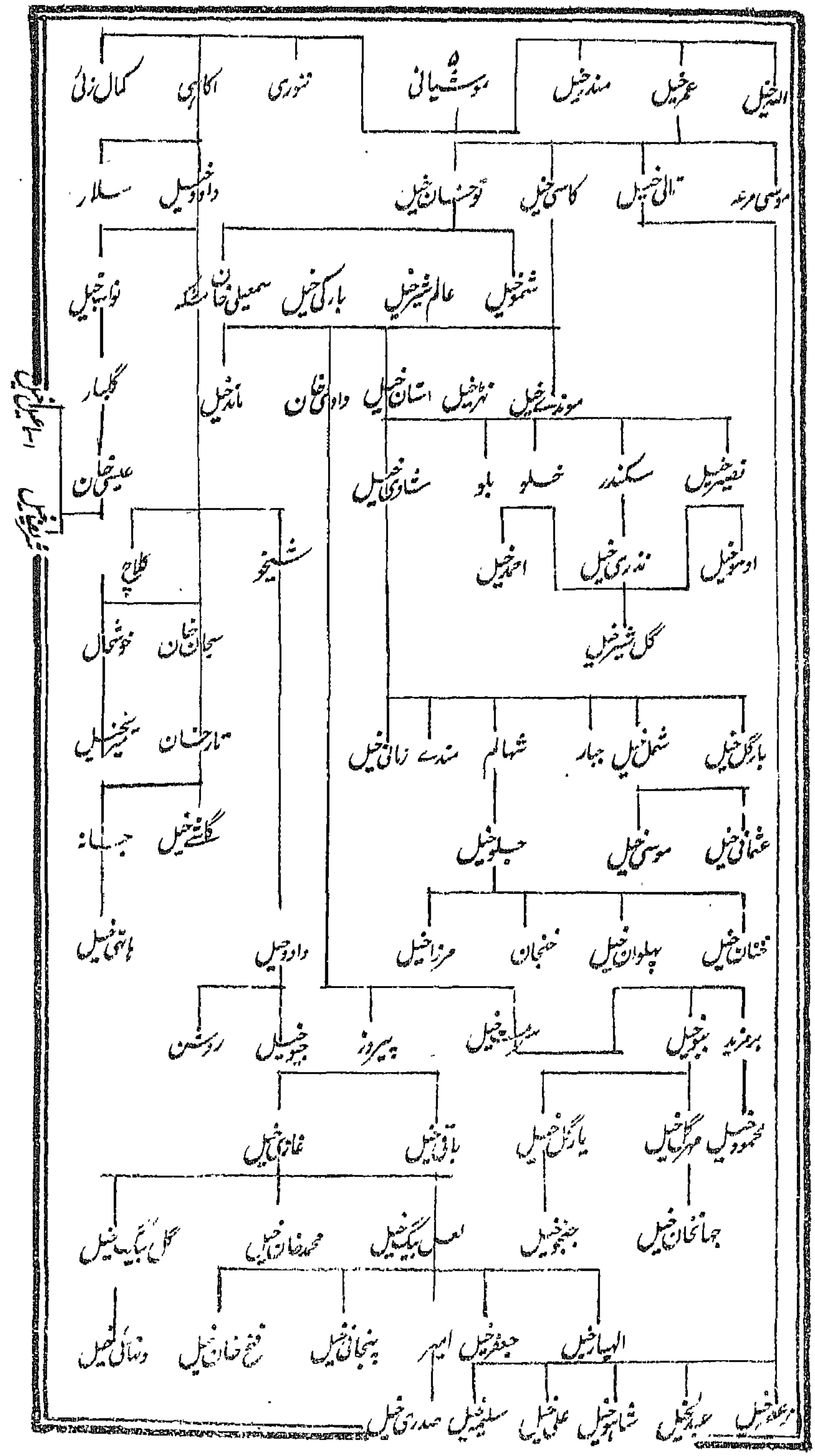
اس قوم کے دو ہزار آدمیوں کو ہیبت خان نیازی نے شیر شاہ کی بدگمانی رفع کرنے کو ناحق قتل کر دیا تھا اس فعل ناروا کی پاداش میں خود معہ دو ہزار نیازیوں کے سلیم شاہ سے بغاوت کرکے کاشمیر میں مارا گیا عیسیٰ خان نیازی نے بغاوت میں ہیبت خان نیازی کا ساتھ نہیں دیا تھا اسواسطے اوسکی اولاد موجود ہے

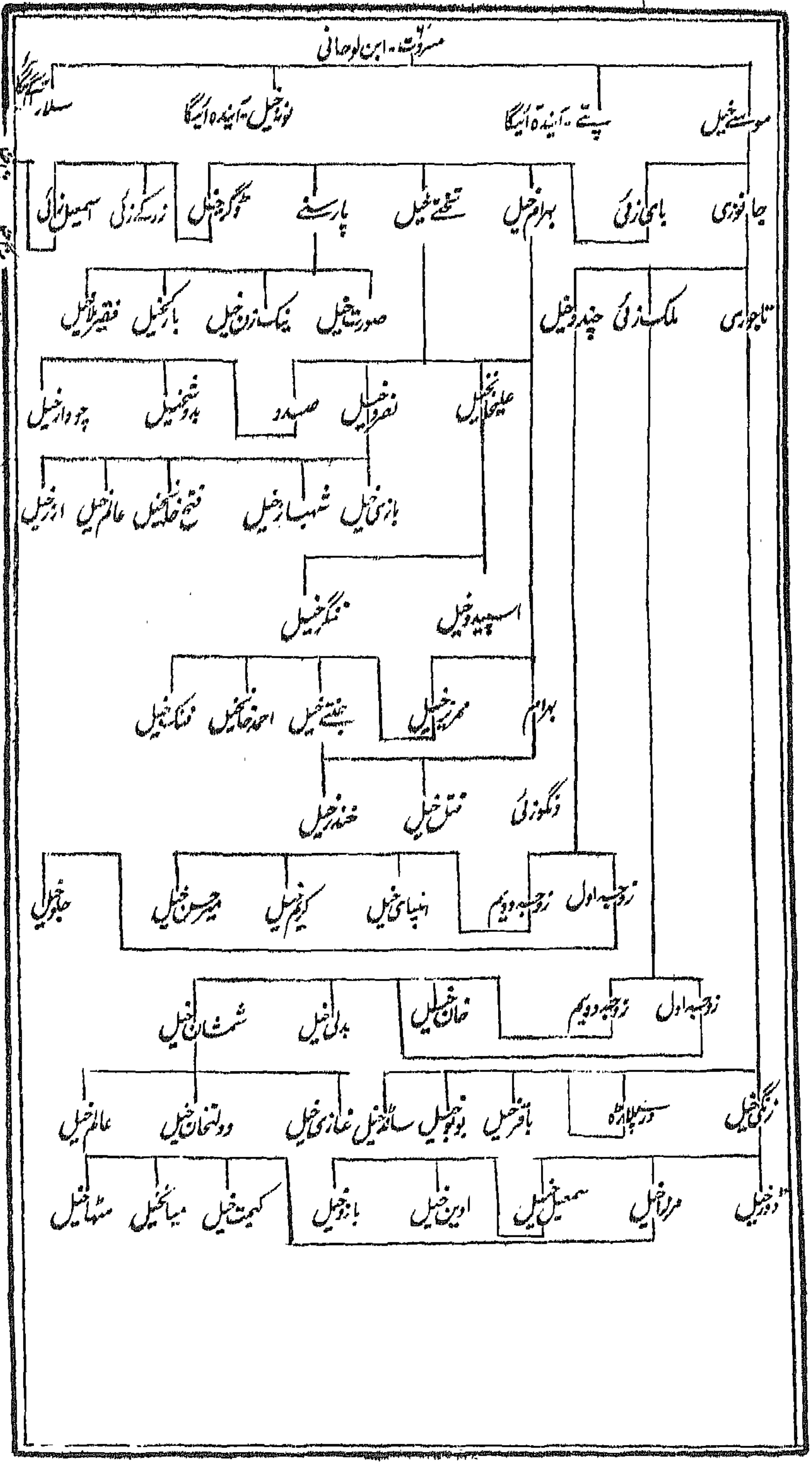

سرسنگ ابن لاہیر دختا کوابن نیازی
ادریس
بھرت
دتہ خیل
مندک
شادی خیل
لقرہ دین
بادین
بہرام
ہچھا
بارو خیل
بوبن
براہیم
کلا
سینا
حسین
اسمٰعیل
دریا
بوری خیل
کیہو
مندورہ
دریا خیل
چندو خیل
میرزا خیل
چوہڑ
شیری خیل
کودی خیل
ملو خیل
ایسپ
علی شیر خیل
بائی خیل
عباسی خیل
خواص خیل
الیاسی خیل
زینہ خیل
علی خیل
کشادستہ
لالو خیل
بارو خیل
عالم خیل
منجر
سلطان
شہعالم خیل
جنید خیل
بلند خان
شادبیگ
مداخیل
جنگے خیل
جوگے
احمد
تاجی خیل
نوروز خیل
فاضل
پنون
کٹ خیل
احمد
کبیر خیل
درگاہی خیل
شہباز خیل
تاج خیل
سلیم خیل
ہمایون خیل
جانی خیل
شست
خوشحال
چندن
شابی
بابر خیل
درازی خیل
زادی خیل
عالم شیر
شمشیر خیل
اودر خیل
دامیر خیل
عالم خیل

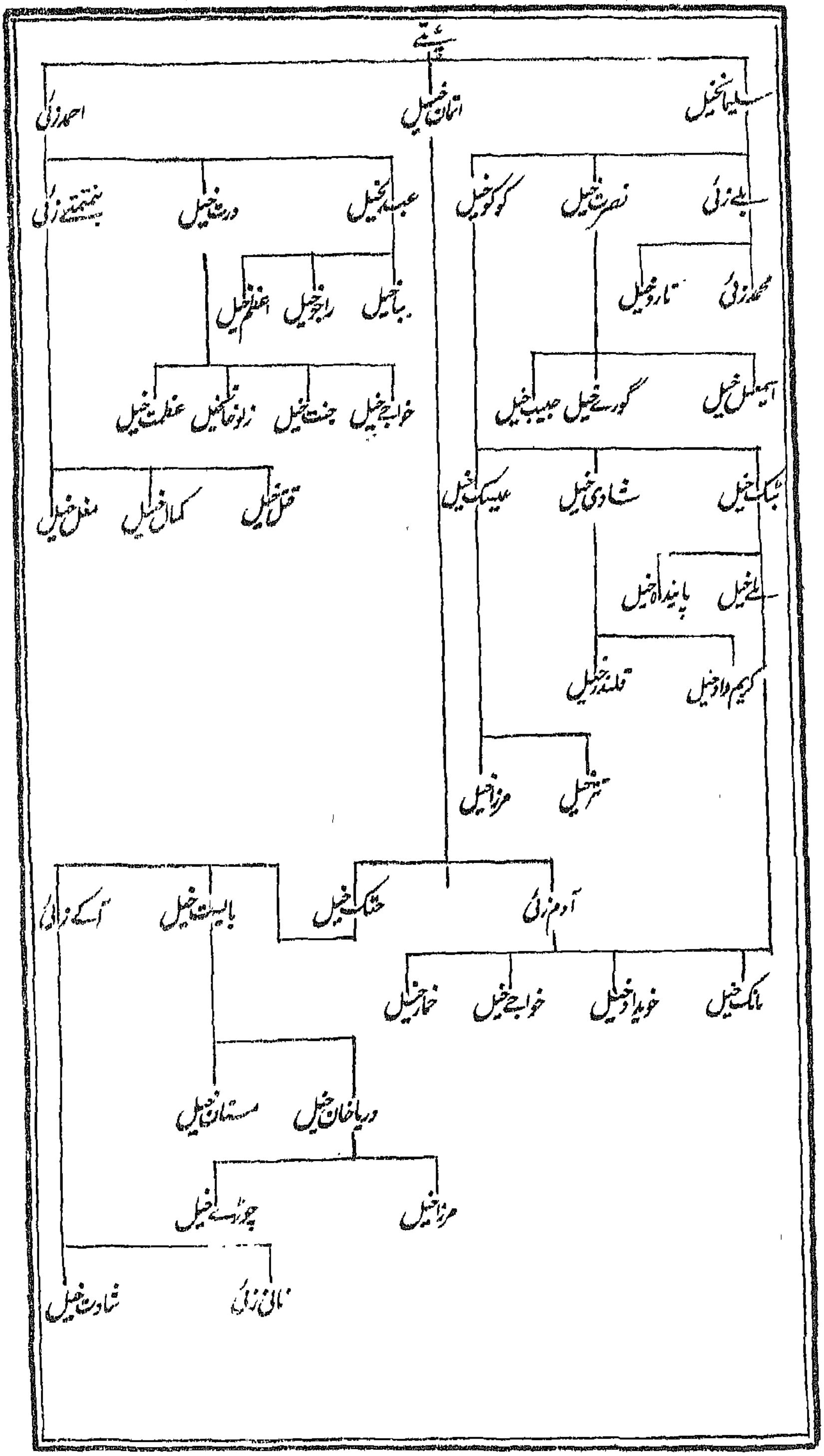

ابن سرسنگ
بہرشت
زکور
دری بلازی
علی خیل
ممگرے
تہہ
اجی
کلاج
خواجہ
محب
نصر
دریا
کلا خیل
جیو خیل
خدر خیل
سامی خیل
نظم خیل
نصر خیل
سنجر خیل
راود خیل
گدر خیل
ہندال خیل
میدا خیل
انغر خیل
شیر خیل
پہار خیل
کندے خیل
دین
خانہ خیل
محمد
برتہہ
نورخان
ملک خان
کوکا خیل
ہاتی خیل
جہانخان خیل
دیل خان
زنگے خیل
جلو خیل
شہابی خیل
باجو خیل
طوطی زئی
ایدو خیل
نارو خیل
موسی خیل
احمد خان
سلطان خیل
بائی خیل
بورخیل
سدوزئی
فتح خان
جڑنے خیل
ایب خان
دادی خیل
خدر
بویا خیل
اسنان خیل
رامی خیل
مجرے
جاول
جسان
دے خیل
مصرے
خنجری خیل
فتحو
دربار
میرا خیل
راجمیر
خلاص خیل

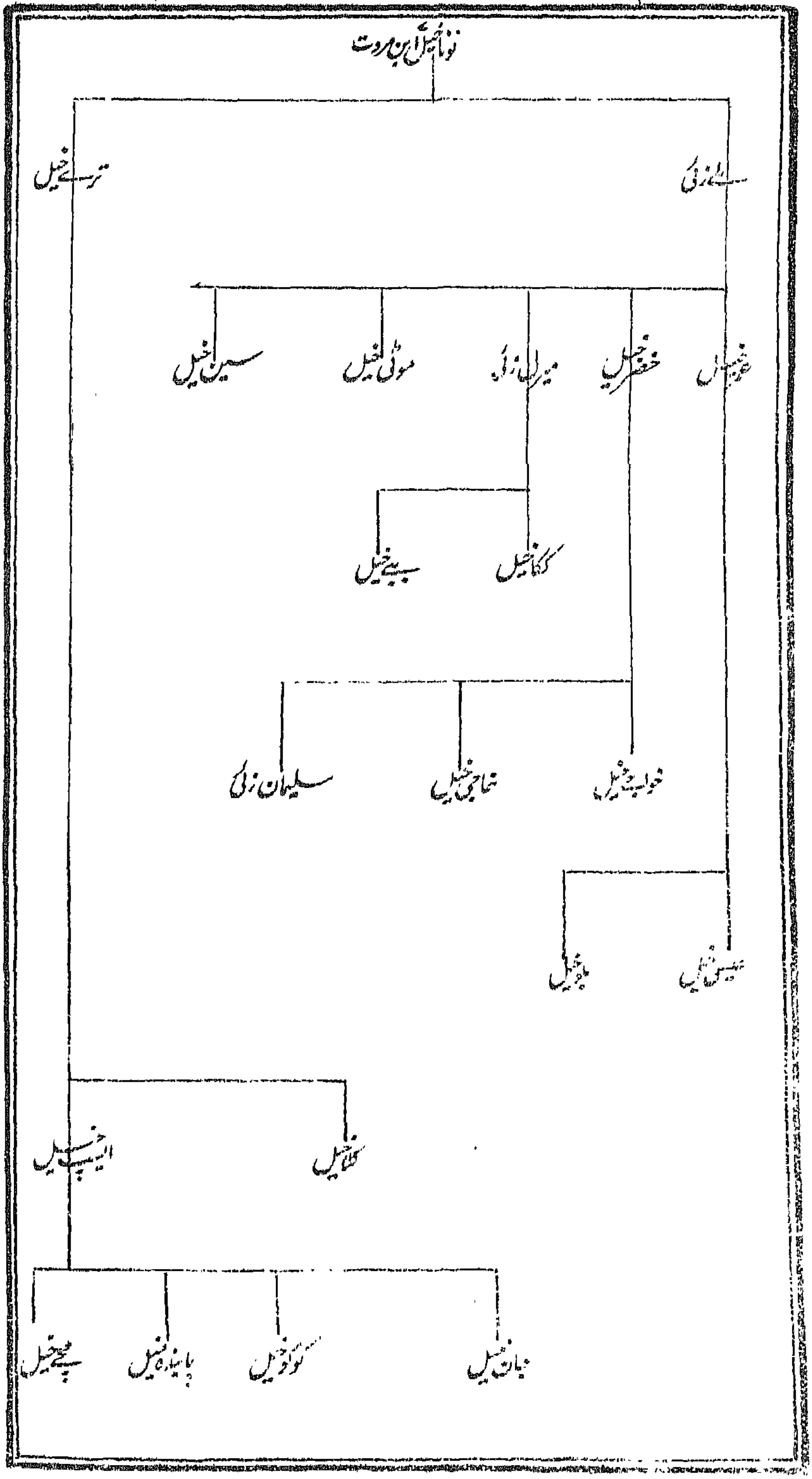


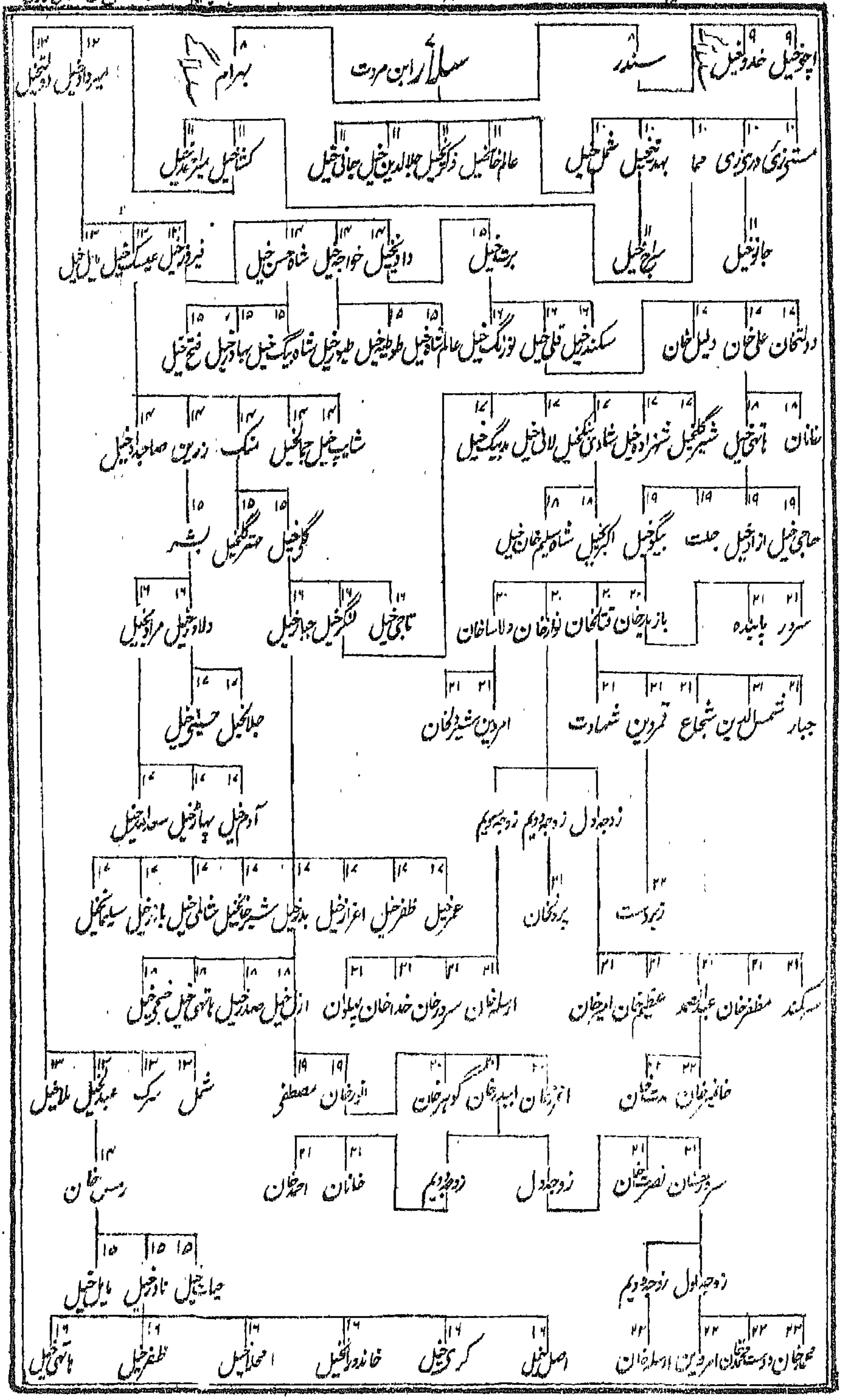
عیسیٰ خیل نیازی
محمد
ماما
خواجہ
ترکو خیل
تیسرا
داؤد شاہ
احمد
زوجہ اول مسماۃ سنبلی
زوجہ دویم
میرز خیل
خواجہ خیل
ملک
اتمان
فیروز
محمود
خانی خیل
شہالم
سرست
محمد
بہاء الدین زئی
محمود خیل
کالا
ولداد
لتانی خیل
عمر خیل
پہار خیل
یعقوب خیل
علی شیر
بیرام
محمد
ملک امیر
سید خیل
غازی
سارنگ
شیخ عمر خیل
شیخ علی
نور ملک
احمد خیل
غازی خیل
صاحب خیل
عثمان خیل
شیخ فرید خیل
عثمان
شیخ رسول
سکندر خان
دولت خیل
شیخو خیل
پہار خیل
مرزا خیل
سید خیل
مصطفیٰ
بہرام
حاجی خیل
بلا خانی
عمر خانی
شیر خانی
سلیمان خانی
عبد الرحمن
ابچہ خیل
بہائی خانی
عثمان
سکندر
جلال
نور ملک خیل
دولت
زمان خیل
عثمان خیل
شہامت خیل
پہنگی خیل

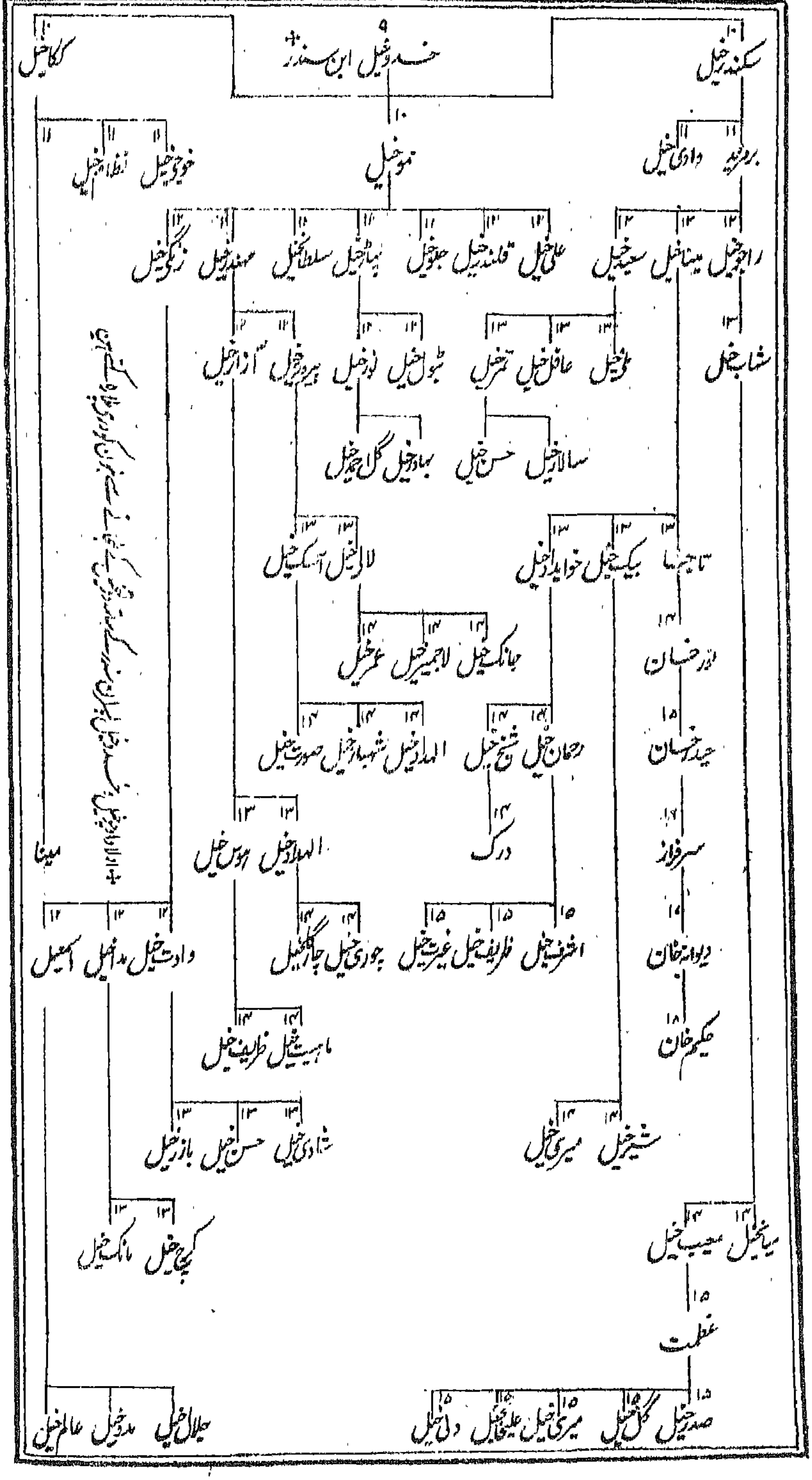

الف خیل
عمر خیل
مندر خیل
موسٰی شیبانی
تنوری
اکاہی
کمال زئی
موسٰی مرعہ
تالی خیل
کاسی خیل
توحشان خیل
داؤد خیل
سلار
شمو خیل
عالم شیر خیل
بارکی خیل
سمعیل خان سکنہ
نواب خیل
موندے خیل
نہر خیل
استان خیل
دادی خان
ماند خیل
گلبار
نصیر خیل
سکندر
خلو
بابو
شادی خیل
عیسٰی خان
اسماعیل خان
نیازی خیل
ادو خیل
نندری خیل
احمد خیل
شیخو
کلاچ
گل شیر خیل
سجان خان
خوشحال
بارگی خیل
شمل خیل
بہار
شہالم
مندے
زمانی خیل
تار خان
شیر خیل
عثمانی خیل
موسٰی خیل
جبلو خیل
گلشیر خیل
جبانہ
خنان خیل
پہلوان خیل
خنجان
مرزا خیل
داؤد خیل
ہاہی خیل
برمزید
بنوج خیل
سیار خیل
پیروز
جیبو خیل
روشن
محمود خیل
مہرگان خیل
یارگل خیل
باتی خیل
غماد خیل
جہانخان خیل
جنجو خیل
لعل بیگ خیل
محمد خان خیل
گل بیگ خیل
الیاس خیل
جعفر خیل
امیر
پنجانی خیل
فتح خان خیل
وسانی خیل
مرحبا خیل
عبید خیل
شاہو خیل
علی خیل
سلیمہ خیل
صدری خیل

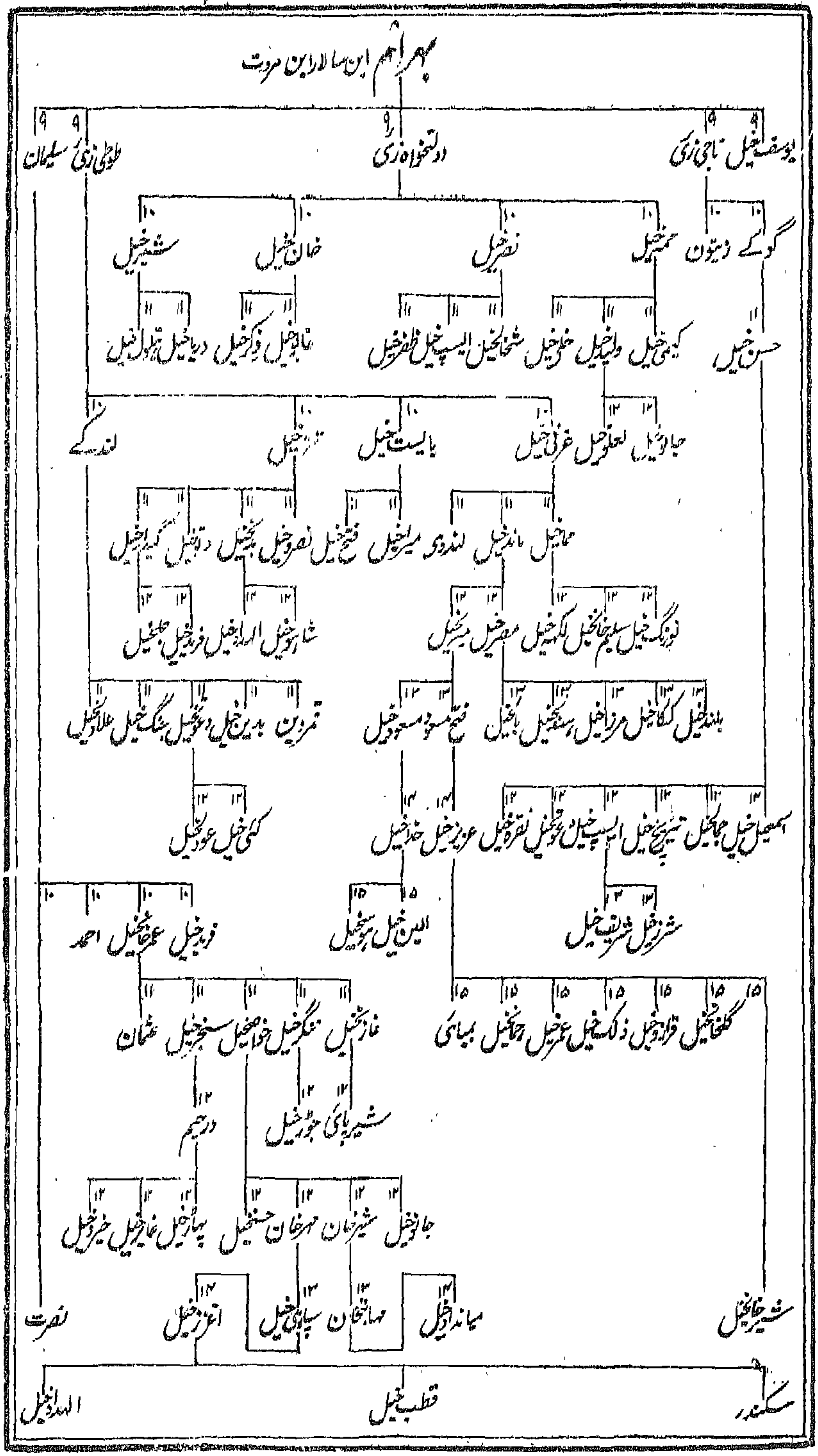

مسرونیت ابن لوحانی
موسے خیل
سپتے آیندہ آئیگا
نونہ خیل آیندہ آئیگا
سسلار آیندہ آئیگا
جانوزی
باہی زی
بہرام خیل
تختے خیل
پارسنے
موگر خیل
زرسکہ زی
اسمٰعیل زئی
تاجو اسی
ملک زی
چندو خیل
صورت خیل
ینک زن خیل
بازخیل
فقیر خیل
علیخان خیل
نصر خیل
صدو
پرو خیل
چووار خیل
بازی خیل
شہباز خیل
فتح خان خیل
عالم خیل
ازخیل
اسپیدو خیل
ننگر خیل
بہرام
محمد خیل
بنتے خیل
احمد خان خیل
ننکاس خیل
ونگوزی
فتن خیل
خندر خیل
زوجہ اول
زوجہ دویم
ہنپیای خیل
کریم خیل
میرحسن خیل
جانو خیل
زوجہ اول
زوجہ دویم
خان خیل
بدل خیل
شمشان خیل
زنگی خیل
درسپلاڑہ
باقر خیل
بوبو خیل
سائند خیل
غازی خیل
دولتخان خیل
عالم خیل
دو خیل
مرزا خیل
اسمٰعیل خیل
ادین خیل
بازو خیل
کمیت خیل
میاخیل
مٹھا خیل


سپینے
سلیمانخیل
اتمان خیل
احمد زئی
بلے زئی
نصرت خیل
کوکو خیل
عبد خیل
درش خیل
بنمنتے زئی
محلہ زئی
تارو خیل
بنا خیل
راج خیل
اعظم خیل
آہمل خیل
گورے خیل
حبیب خیل
خواجے خیل
جنت خیل
زنونا خیل
عظمت خیل
بابک خیل
شادی خیل
عیسک خیل
قتل خیل
کمال خیل
مغل خیل
ملے خیل
پائندہ خیل
کریم داد خیل
قلندر خیل
تنر خیل
مرزا خیل
آدم زئی
خٹک خیل
بایست خیل
آسکے زئی
مانک خیل
خوید اد خیل
خواجے خیل
خمار خیل
دریا خان خیل
مستان خیل
مرزا خیل
چوڑے خیل
نانی زئی
شادت خیل


نوناخیل ابن مروت
ترسے خیل
خضر خیل
میران زئی
موٹی خیل
سین خیل
ککا خیل
تماجی خیل
سلیمان زئی
کلا خیل
ایوب خیل
پاینده خیل


سکندر
سلطان ابن مروت
بہرام
ستی زئی
دریزئی
حما
بہو تخیل
شمل خیل
عالم خانخیل
ذکر خیل
جلال الدین خیل
جانی خیل
کشتہ خیل
جانو خیل
بریخ خیل
شاہ حسن خیل
خواجہ خیل
داؤ خیل
فیروز خیل
عیسیٰ خیل
دولتخان
علی خان
دلیل خان
تاتو خیل
شیر خیل
شہزادہ خیل
شادی خیل
لالی خیل
بیگ خیل
ساہو خیل
حاجی خیل
اکبر خیل
شاہ سلیم خان خیل
سرور
بایندہ
باز خان
نوخان
ولا ساخان
جبار
شمس الدین
شجاع
قمرین
شہادت
امردین
شیر خان
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سوم
بروز خان
زبردست
عمر خیل
ظفر خیل
اعزاز خیل
بدخیل
شیر خان خیل
شالی خیل
باز خیل
سلیمان خیل
آدم خیل
سعادت خیل
جلال خیل
حسین خیل
دلاور خیل
مراد خیل
تاجی خیل
جبار خیل
گل خیل
بشر
سرور خان
خدا خان
پہلوان
مظفر خان
عبدالصمد
شمس
ملا خیل
مصطفیٰ
گوہر خان
نصرت خان
رستم خان
احمد خان
خانان
اصل خیل
کری خیل
خاندو خیل
ناز خیل
ظفر خیل
تاتو خیل


خدو خیل ابن سندر
سکندر خیل
ککا خیل
بروہنید
وادی خیل
موخیل
خوجی خیل
لطا خیل
راجو خیل
بینا خیل
سعید خیل
علی خیل
قلندر خیل
جتو خیل
بہاڑ خیل
سلطان خیل
مندو خیل
زنگی خیل
شباب خیل
علی خیل
عاقل خیل
تمر خیل
ٹبول خیل
نور خیل
پیرو خیل
آزاد خیل
سالار خیل
حسن خیل
بہادر خیل
گل احمد خیل
تاج خان
بیگ خیل
خواجہ خیل
لال خیل
آسک خیل
جانک خیل
لاجبیر خیل
عمر خیل
دوز خان
رحمان خیل
شیخ خیل
اللہ داد خیل
شہباز خیل
صورت خیل
حیدر خان
درک
اللہ داد خیل
موسیٰ خیل
سرفراز
مینا
اشرف خیل
ظریف خیل
غیرت خیل
چوری خیل
چارگل خیل
داؤد خیل
مدو خیل
اسمٰعیل
دیوانہ خان
ماہیت خیل
ظریف خیل
حکیم خان
شادی خیل
حسن خیل
باز خیل
شیر خیل
میری خیل
میانہ خیل
سعید خیل
گرج خیل
مانک خیل
عظمت
صدر خیل
گل خیل
میری خیل
علی خیل
دل خیل
جلال خیل
مدو خیل
عالم خیل


بہرام ابن سالار ابن مروت
یوسف خیل تاجی زئی
دولتخواہ زئی
طوطی زئی سلیمان
گوکے زیتون عمر خیل
نصر خیل
خان خیل
ششی خیل
حسن خیل
کیمی خیل والی خیل حمزہ خیل شخان خیل السپ خیل ظفر خیل
غابو خیل ذکر خیل دریا خیل تہلول خیل
لندکے
غزنی خیل
بایست خیل
جیلا خیل لعلو خیل
مما خیل مانو خیل لندوی میر خیل فتح خیل نصر خیل بنی خیل دتو خیل کبیر خیل
لونگ خیل سلیم خان خیل لکھہ خیل مصر خیل میر خیل
شادی خیل الہداد خیل فرید خیل جلال خیل
بلند خیل کنگا خیل مرزا خیل سنجی خیل باجی خیل
فتح مسعود مسعود خیل
تمرزین بادین خیل و حو خیل جنگ خیل علاؤ خیل
اسمعیل خیل جمال خیل تیریج خیل السپ خیل حیو خیل نصرو خیل عزیز خیل خدا خیل
کمی خیل عود خیل
فرید خیل عمر خان خیل احمد
امین خیل سربڑ خیل
شیر خیل شریف خیل
گلخان خیل فراز خیل ذکاس خیل عمر خیل جان خیل بیبائی
غازی خیل منگر خیل خواجہ خیل سنجر خیل عثمان
درہیم
شیر بائی جوڑ خیل
جانی خیل شیر خان مہر خان حسن خیل سپاہ خیل غازی خیل خیر خیل
نصرت
اعزہ خیل
مہابت خان سپاہی خیل
میانہ خیل
شیر خان خیل
الہداد خیل
قطب خیل
سکندر

حالات ابراہیم عرف لودی

بہت دیر سے تاریخی دربار مین آپ کا انتظار تہا۔ مسند صفحہ۔ بہادری کی جدولون
سے آپ کے جلوس کے لئے آراستہ ہے۔ زندگان قوم۔ لفظون کا لباس
پہنے ہوئے ورق تاریخ کے پردہ اوٹہا اوٹہا کر دیکہ رہے ہین کہ کب تاریخی ہیرو
تاریخی دربار مین جلوس کرتا ہے۔ اسی اثنار مین نقیب قلم نے باواز حریر پکار کر
کہا۔ نگاہ روبروشتاقون کی نظر نے سامنے کی طرف توجہ کی دیکہا کہ ننہا سا
بچہ جو آگے چلکر ابراہیم کے نام اور لودی کے لقب سے ملقب ہوگا مسند
قرطاس پر چمکن ہوا۔ قوم نے شجاعت کے پہولون کو نثار کیا۔ والدین کی آنکہون مین
نور دل مین سرور ہوا۔ یہ بہی بہادرانہ ادائون سے والدین کے دلون کو تسخیر کرنیگا
والدین کو بہی اسکے ساتہ خصوصیت سے محبت تہی یہ بہی اگرچہ عمر مین چہوٹا تہا
مگر دونو بہائیون خلزئی اور شروانی سے خاص طور پر ممتاز تہا۔

جب سات دن کا ہوا والدین نے اس نام کا ابراہیم رکہا اور جب عمر کے
پانچ یا چہہ سالہ مرحلے طے کر چکا تو ایک روز شیخ بیٹن اس کا نانا اپنے مسکن
کوہ سلیمان مین قشلاق (جہان سردی بسر کرنے کو جاتے ہین) سے آیا اور غالباً

یہ زمانہ اوسکے بڑھاپے کا تھا اور چاہتا تھا کہ اخیر عمر کی دعا اوسکے نواسون کے حق مین مستجاب ہو آتے ہی اپنی اہلیہ سے کہا کہ قدیمی دیگدان سے روٹی پکاکر لاؤ آج مین اپنے نواسون کو اپنے ہاتھ سے روٹی تقسیم کرکے امتحان کرونگا کہ کون انمین صاحب اقبال ہے اہلیہ شیخ بیٹن نے روٹی پکاکر رکھی تھی کہ ابراہیم نے جلدی سے اوٹھاکر نانا کے سامنے جا رکھی نانا نے خوش ہوکر کہا ابراہیم لودی (ابراہیم بڑا ہے) اور اوسکے حق مین دعا کی جب ابراہیم کے دو نو بھائی غلزئی اور شروانی آکر نانا سے روٹی مانگنے لگے نانا نے کہا کہ ابراہیم سے روٹی مانگو وہ تمکو دیگا یہ ایک پیشین گوئی تھی اگرچہ لودی کے وقت مین نہین مگر اوسکی اولاد کے وقت مین پوری ہوئی جسکی کیفیت اولاد لودی کے حالات مین معلوم ہوگی ابراہیم کے تین فرزند ہوئے جیسا کہ سلسلہ نسب مین ظاہر کیا گیا ہے۔

حالات اولاد لودی

ان مین سے بڑے بیٹے سیانی کے دو فرزند برہنگی اور اسمعیل ہوئے۔ برہنگی کی اولاد لودی کے نام سے اور اسمعیل کی اولاد اوسکے فرزند سوری کے نام پر سوری مشہور ہوئی جسکا حال بعد اولاد لودی کے لکھا جائیگا۔ پہلے سیانی کی اولاد مغربی

افغانستان مین آبا وہی وہان سے اوٹھکر کوہ سلیمان سے مشرق علاقہ داامان مین بمقام ٹک ورودی آباد ہوئی بڑنگی کی اولاد آگے چلکر دونامون سے علیحدہ ہوئی۔ ایک شاہو خیل لودی اور دوسرا یوسف خیل لودی۔ یوسف خیل کی اولاد مین حمید لودی جس کو راجہ جے پال والئے لاہور نے سبکتگین کے حملے روکنے کے لیئے بلایا اور ملتان اور لمغان کا حاکم مقرر کیا۔

اور دولت خان لودی جس نے محمود شاہ تغلق کے بعد ۱۴۱۳ء مین دہلی کی بادشاہت کی۔

اور خانجہان لودی مصنف مخزن افغانی جو جہانگیر کے زمانہ مین حاکم بنگالہ تھا۔

شاہو خیل کی اولاد مین بہرام تھا جس کے پانچ فرزند محمد کالا سلطان شاہ۔ ملک فیروز ملک محمد۔ ملک خواجہ تھے ملک بہرام معہ اپنے پانچون بیٹون کے اپنے وطن کوہ سلیمان سے بعہد فیروز شاہ باربک ملتان مین آکر ملک مردان حاکم ملتان کا نوکر ہوا اور جب خضر خان بجاے ملک مردان ملتان کا حاکم ہوا تو اوس نے سلطان شہ فرزند بہرام کو افغانون کا افسر مقرر کیا اوسی زمانہ مین خضر خان اور ملو اقبال خان کی لڑائی ہوئی۔ سلطان شاہ نے پہلے ہی حملہ مین ملو اقبال خان کو مار لیا خضر خان نے سلطان شاہ کی بہادری سے خوش ہوکر اسلام خان

کا خطاب عطا کر کے حاکم سرہند مقرر کیا۔ سلطان شاہ کے ساتھ اوسکے بھائی

ملک فیروز۔ ملک محمد۔ ملک خواجہ بھی سرہند مین چلے آئے۔ صرف ملک کالا

ملتان مین رہا جب نصیر خان حاکم ملتان ہوا تو اوسنے ملک کالا کو افغانون کا

افسر مقرر کیا۔

اتفاقاً جس گھر مین ملک کالا رہتا تھا اوسکی چھت گر پڑی اور اوسکے نیچے ملک کالا

کی اہلیہ جو پورے دنون سے تھی دب کر مر گئی بچہ پیٹ مین پھرتا ہوا معلوم ہوا اسلئے

شکم چاک کر کے بچے کو نکالا ملک کالا نے اوسکی پرورش کی اور نام اوس کا بہلول

رکھا کچھ عرصے کے بعد ملک کالا نیازیون کی لڑائی مین مارا گیا بہلول اپنے چچا

سلطان شاہ کے پاس سرہند مین چلا آیا۔

یہان آکر بہلول کی شجاعت کے جوہر نمایان ہونے لگے ایک معرکہ مین تو ایسی بہادری

کی کہ اسلام خان نے خوش ہو کر بہلول کی تربیت پر توجہ کی اور اپنی دختر کی شادی

بہلول سے کردی۔

ایک روز ملک بہلول چچا کے پاس سے سامانہ مین آیا اور چند دوستون کے

---

* ایک زمانہ وہ تھا کہ سامانہ شاہ نشین شہر تھا یا اب سوائے کھنڈرون کے اور کچھ نظر نہین آتا۔

اگر سامانہ کو فخر و مباہات اس ٹوٹے پھوٹی حالت مین ہو سکتا ہے۔ تو ذات عالی ممتاز الدولہ

ساتھ سید امجذوب کے پاس گیا سید انے بہلول کو دیکھتے ہی کہا۔

کہ کوئی دہلی کی بادشاہت دو ہزار ٹنکہ کو خریدتا ہے۔

ملک بہلول کے پاس اوسوقت سولہ سو ٹنکہ تھے اوس نے وہی پیش کر کے کہا کہ اس قیمت کو تومین خریدار ہون سید انے اسی قیمت پر بتبادلہ منظور کیا اور کہا۔

جاؤ سلطنت دہلی مبارک ہو

ملک بہلول جب سید اکے پاس سے واپس آیا تو اوسکے دوستون نے اس حرکت پر مذاق اوڑایا۔ ملک بہلول نے جواب دیا کہ یہ امر دو صورتون سے خالی نہین۔ یا تو جیسا کہ سید انے کہا ہے ہوگا یا نہوگا۔ اگر ہوا تو سولہ سو ٹنکہ کو سودا مفت خریدا اگر نہوا تو فقیرون کی خدمت کا اجر ضرور ملے گا۔

کچھہ دنون کے بعد سلطان شاہ یا اسلام خان مرض الموت مین مبتلا ہوا اور مرتے وقت بہلول کی جانشینی کی وصیت کر گیا۔

بہلول کا حاکم سرہند ہونا معہ دیگر سوانح

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶ خلیفہ محمد حسین صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست پٹیالہ کے ادہر ہو سکتا ہے جن کی درازی عمر کا میں ابھی صدق دل سے دعاگو ہون۔

بعد انتقال اسلام خان کے بارہ ہزار افغان جو اسلام شاہ کے ذاتی ملازم تھے تین تیرہ ہوگئے کچھ تو حسب وصیت اسلام خان ملک بہلول کے اور کچھ اسلام خان کے فرزند قطب خان کے اور کچھ اسلام شاہ کے بھائی ملک فیروز کے طرفدار ہوگئے۔

مگر چند روز مین ملک بہلول نے سبکو اپنا بنالیا۔ بہلول کی جانشینی سے ناراض ہوکر قطب خان فرزند اسلام خان سید محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس پہونچا اور کہا کہ سرہند مین افغان بہت جمع ہوگئے ہین جن سے ملک مین خلل ہونیکا اندیشہ ہے۔ سید محمد شاہ نے سنتے ہی ایک جرار لشکر زیر حکم ملک سکندر تحفہ قطب خان کے ساتھ سرہند کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ افغانون کو گرفتار کر کے دہلی مین بھیج دیے اگر سرتابی کرین تو سرہند سے نکالدے اور اسی مضمون کا فرمان جسرت گگھڑ کے نام بھیجا۔

ملک بہلول لشکر کے آنیکا حال سنکر معہ دیگر افغانون کے پہاڑون مین چلا گیا۔ ملک سکندر تحفے نے سرہند مین آکر بمشورہ جسرت گگھڑ افغانون کو دم جھانسہ دیکر بلانا چاہا اور بذریعہ قاصد کے کہلا بھیجا کہ تم ناحق چلے گئے ہمکو تم سے کچھ پرخاش نہین۔ بہتر ہے کہ تم واپس چلے آؤ افغانون نے جواب دیا کہ اگر ہمارے ساتھ

عہد وپیمان کیا جاے کہ ہکو گزند نہ پہونچایا جاے گا تو ہم آسکتے ہین اسپر باہم عہد وپیمان ہوئے۔ مگر ملک فیروز کو اس عہد وپیمان پر اعتبار نہ تہا اس لئے وہ خود معہ دیگر چند پسن افغانون کے ملک سکندر تحفہ کے پاس آنے پر آمادہ ہوا ملک بہلول اور اپنے فرزند شاہین خان کو اہل وعیال کی خبرداری پر چہوڑ آیا۔ ملک فیروز ملک تحفہ کے پاس آتے ہی خلاف عہد وپیمان گرفتار ہوا اور دیگر افغان ہمراہی قتل ہوئے اور فوراً لشکر واسطے گرفتاری باقیماندہ افغانون کے بہیجا گیا۔ ملک بہلول آمد لشکر کا حال سنکر قبایل کو لیکر پہاڑ کی گہاٹیون مین چلا گیا اور شاہین خان کو واسطے آگا روکنے کے چہوڑ گیا۔ جب بادشاہی لشکر پہاڑ پر پہونچا۔ شاہین خان نے بہادرانہ مقابلہ کیا مگر مارا گیا۔ اسکے مرتے ہی باقی افغان کچہہ قتل ہوئے کچہہ قید ہوئے لشکر مقتولون کے سر اور قیدیون کو ساتہہ لے کر سرہند مین واپس آیا۔ جسرت گگہر مقتولون کا ایک ایک سر ملک فیروز کو دکہا دکہا کر پوچہتا جاتا تہا کہ یہ سر کس کا ہے ملک فیروز نام بنام بیان کئے جاتا تہا جب شاہین خان اوس کے فرزند کا سر دکہایا گیا۔ تو ملک فیروز نے کہا کہ اسکو مین نہین جانتا مگر وہان لشکر نے کہا کہ تعجب ہے تم اسکو نہین جانتے حالانکہ یہ بڑی بہادری سے لڑکر مارا گیا ہے۔ یہ سنکر ملک فیروز کی آنکہون مین آنسو بہر آئے۔ جسرت گگہر نے رونے کا سبب

پوچھا تو کہا کہ یہ سر میرے فرزند شاہین خان کا ہے پہلے اس شرم سے کہ شاید اسنے لڑائی مین سستی کی ہو مینے نام ظاہر نہین کیا تھا۔ اب بہادری کے ساتھ لڑکر مارے جانے کا حال معلوم ہوا تو اس کا نام ظاہر کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ملک بہلول کا سر ان مین نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچکر نکل گیا وہ ضرور تم سے بدلا لیگا اسکے بعد جسرت گکھڑ قیدیون کو دہلی بھیجکر اور ملک سکندر تحفہ کو حکومت سرہند سپرد کرکے لاہور کو چلا گیا۔

ملک بہلول نے پہاڑون سے نکلکر اپنے دوست آشناؤن سے روپیہ قرض وام لیکر افغانون مین تقسیم کیا اور ملک کو تاخت کرنیلگا اس ذریعہ جو کچھ ہاتھ بھی پڑتا افغانون مین تقسیم کر دیتا تھا چند روز مین اس ذریعہ ملک بہلول کی طاقت بڑھگئی اور بہت سے افغان اور مغل اوسکے پاس جمع ہو گئے قطب خان اپنی حرکت سے پشیمان ہوکر اور ملک فیروز تحفہ سے بھاگ کر ملک بہلول کے پاس آ گئے ملک بہلول نے ملک سکندر تحفہ کو لڑکر شکست دی اور سرہند پر پانی پت تک قبضہ کر لیا۔

ملک بہلول کے مقابلہ کو وزیر حسام خان کا آنا اور شکست کھانا

سید محمد شاہ بادشاہ دہلی نے ملک سکندر تحفہ کی شکست کا حال سنکر وزیر حسام خان

کو لشکر جرار کے ساتھ ملک بہلول کے مقابلہ کو روانہ کیا۔ موضع لدہ پرگنہ خضر آباد میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ ملک بہلول نے حسام خان وزیر کو شکست فاش دی۔ حسام خان وزیر شکست کھا کر دہلی کو واپس گیا۔ اس فتح کے بعد ملک بہلول کی طاقت میں مزید ترقی ہوئی۔ اس فتح کے بعد ملک بہلول نے سید محمد شاہ کو لکھ بھیجا کہ اگر حسام خان وزیر کو قتل کر کے حمید خان کو وزیر بنایا جائے تو مجکو اطاعت میں کچھ عذر نہوگا۔ سید محمد شاہ نے حسب تحریر ملک بہلول کے عمل کیا۔ مگر اس واقعہ کا یہ اثر ہوا کہ رعایا پر کمزوری سید محمد شاہ کی ظاہر ہوئی اور اونھوں نے ادائے مالگذاری سے ہاتھ کھینچا۔ جب اسکا تدارک نہوا۔ تو اس پاس کے حاکموں نے ملک گیری کے لئے قدم آگے بڑھایا۔ ابراہیم شاہ شرقی نے کئی پرگنے دبا لئے۔ بعض امرا نے محمود شاہ خلجی[51] کو بلایا وہ سنہ ۸۴۴ھ کو دہلی سے دو کوس کے فاصلہ پر

---

[51] سلطان محمود خلجی مالوی۔

محمد شاہ ابن فیروز شاہ تغلق نے دلاور خان غوری کو حاکم مالوہ مقرر کیا۔ سنہ ۷۹۰ ہجری میں دلاور خان غوری مالوہ میں آیا۔ اور اٹھارہ برس حکومت کر کے سنہ ۸۰۸ ہجری میں فوت ہوا اس کا فرزند۔

الپ خان جانشین ہوا۔ اور لقب سلطان ہوشنگ رکھا۔ اور اپنے پھوپی زاد ملک مغیث کو

انتظام ملک کرنے لگا۔ سید محمد شاہ نے ان واقعات سے پریشان ہو کر ملک
بہلول کو یاد کیا یہاں کیا دیر تھی بیس ہزار افغان اور مغل ساتھ لیکر بادشاہ کے پاس
آموجود ہوا محمد شاہ ملک بہلول کو ساتھ لیکر محمود خلجی کے مقابل ہوا لڑائی شروع
ہونے پر۔ ملک بہلول نے حملے دلیرانہ کئے جس سے محمود خلجی کا جی چھوٹ گیا
اور صلح پر آمادہ تھا کہ محمد شاہ نے خود محمود خلجی کے پاس جاکر صلح کرلی۔ بعد صلح

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴۔ ملک اشرف کا خطاب دیکر منصب وزارت عطا کیا اور چند روز کے بعد
ملک اشرف کے فرزند محمود میں آثار دانائی نمایاں دیکھکر مہمات ملکی میں ملک اشرف کا شریک کیا۔
۸۳۸ھ ہجری میں سلطان ہوشنگ کا انتقال ہوا اسکا فرزند غزنی خان مخاطب بہ محمد شاہ جانشین
ہوا۔ اسکو ملک محمود نے زہر دیکر ہلاک کیا اور ۲۹ شوال ۸۳۹ھ کو خود حکمران ہوا۔ غوریوں کے
خاندان سے سلطنت نکلکر خلجیوں کے قبضہ میں آئی یہی سلطان محمود خلجی مالوی ہے
جس کا متن میں ذکر ہے۔

سلطان محمود خلجی مالوی نے ۳۴ سال سلطنت شجاعت۔ عدالت حسن اخلاق سے
کرکے ۸۷۳ھ میں انتقال کیا۔ اسکا بڑا فرزند

غیاث الدین جانشین ہوا اور اپنے بڑے فرزند عبد القادر کو خطاب ناصر الدین
دیکر منصب وزارت عطا کیا۔

محمود خلجی کو پیچ کر گیا۔ ملک بہلول نے اس خیال سے کہ جیتا ہوا پالا ہاتھ سے
گیا محمد شاہ کی بزدلانہ صلح سے پیچھا کیا۔ کہا کہ محمود شاہ خلجی کا تعاقب کیا اور اُسکے
ہمراہیوں کو مار کوٹ کے بہت سا نقد و جنس لوٹ کھسوٹ لایا۔

محمد شاہ یہ حال سنکر بہت خوش ہوا اور ملک بہلول کو بیٹا کہکر خطاب خانخانان
عطا کیا دہلی سے محمد شاہ سامانہ میں آیا یہاں ملک بہلول کو حکومت دیپالپور و لاہور
عطا کر کے جسرت گکھڑ کے استیصال پر مامور کیا۔ ملک بہلول لاہور میں پہونچکر
اپنی قوت کو بڑھاتا رہا جسرت گکھڑ بھی ہوا خواہ بنکر ترغیب فتح دہلی کی دینے لگا ملک
بہلول بھی لاہور سے سرہند میں آکر ایک دو دفعہ دہلی کو تسخیر کرنے گیا۔ مگر ناکام رہا
سنہ ۱۴۴۵ء میں محمد شاہ کا انتقال ہوا۔ سلطان علاء الدین جانشین ہوا۔ وزیر حمید خان لودی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵ سنہ ۹۰۲ھ ۱۴۹۶ء کو سلطان غیاث الدین بڑھاپے سے ضعیف ہو گیا تھا۔ اس کے دو
فرزند ایک عبد القادر مخاطب بہ ناصر الدین اور دوسرا شجاعت خان عرف علاء الدین تھے ان دونوں میں سلطنت
کی بابت نزاع ہوا آخر ناصر الدین غالب ہوا اسکے فرزند شہاب الدین نے باپ سے بغاوت کی ناصر الدین نے اپنے چھوٹے
فرزند محمود ثانی کو اپنا جانشین کیا بعد انتقال ناصر الدین کے شہاب الدین اور محمود ثانی میں لڑائی ہوئی سلطان
محمود ثانی نے لشکر بھیجکر شہاب الدین کو آوارہ کر دیا سلطان محمود ثانی کو بہادر شاہ گجراتی نے قید کر دیا۔ قید میں
محافظوں کے ہاتھ سے مارا گیا اور خلجیوں کا خاتمہ ہو گیا۔

کو قید کرکے اپنے ساتھ بداون لے گیا وہان پہونچکر وزیر حمید خان کو قتل کرنا

چاہا - وزیر حمید خان حکمت عملی سے جان بچا کر دہلی مین آیا - اور

قلعہ دہلی پر متصرف ہوا اور یہ ارادہ کیا کہ کسیکو برائے نام شاہ بنا کر خود بادشاہت کرے

چیار دن طرف خیال دوڑاکر ملک بہلول کو منتخب کیا - ملک بہلول نے حسب الطلب

دہلی پہونچکر حمید خان سے کہا کہ آپ بادشاہت کیجئے اور مجھکو سپہ سالار بنائیے مین

سپاہی ہون - جیسے اپنے ملک کا تو انتظام ہو نہین سکتا - سلطنت کا کیسے انتظام کرونگا

اس فقرہ نے حمید خان کے دلمین اثر کیا جس سے اوسکو یقین ہو گیا کہ ملک بہلول کو

خواہش سلطنت کی نہین ہے -

ملک بہلول نے کچھ دنون حمید خان کو ایسی باتون سے مطمئن کرنا کہ جن سے

ظاہر ہو جاے کہ افغان جاہل ہین اونکو سلطنت کی نہ تمیز ہے نہ خواہش ہے

کبھی وہ دعوت کے موقعہ پر افغانون سے حرکات مضحکانہ کراتا -

کبھی وہ آپ گالیان کھاتا حمید خان کو صلواتین سنواتا -

جب حمید خان کو ہر طرح سے مطمئن پایا تو ایک روز ملک بہلول افغانون کو ساتھ

لئے ہوئے حمید خان کی ملاقات کو گیا خود تو محل مین چلا گیا مگر جب افغان اندر جانے لگے

تو دربانون نے روکدیا افغانون نے بگڑ کر ملک بہلول کو گالیان دینی شروع کین

چیخ چیخ کے کہنے لگے کہ کیا حمید خان کا ملک بہلول نوکر ہے ہم نہیں ہین پھر ہم کو اندر کیوں نہیں جانے دیتے -

حمید خان نے افغانون کا شور و غل سنکر سب کو اندر آنے کی اجازت دی - افغان اندر جا کر حمید خان کے ایک ایک خدمتگار کے پاس دو دو کھڑے ہو گئے قطب خان ملک بہلول کے چچازاد بہائی نے بغل سے زنجیر نکالکر حمید خان کے سامنے رکھدی اور کہا کہ حق نمک ہمکو آپ کے قتل کی اجازت نہیں دیتا بہتر ہے کہ اب آپ گوشہ مین بیٹھ کر عبادت کیجئے یہ کہکر حمید خان کو قید کر دیا ملک بہلول نے ۱۷ ربیع الاول ۸۵۵ھ ۱۴۵۱ء کو تخت دہلی پر جلوس کر کے سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور سلطان بہلول لقب اختیار کیا دسیدا مجذوب کے معاہدہ بیع کی پوری تکمیل ہو گئی -

سلطان بہلول کا دہلی سے دیپالپور جانا اور محمود شاہ شرقی کا دہلی کو محاصرہ کرنا

۸۵۵ھ ہجری مین سلطان بہلول اپنے فرزند[۱] بایزید خان کو معہ دیگر اعزا و امراد دہلی

---

[۱] فرزندان سلطان بہلول لودی کی تعداد سلسلہ نسب سے واضح ہو گی - امرا کی فہرست جن کا تاہم اکثر لڑائیون مین آئیگا درج کرتا ہون -

میں چھوڑ کر دیپالپور گیا۔ سلطان کے چلے جانے کے بعد بعض امراء نے سید علاء الدین نے جو سلطان بہلول سے ناراض تھے محمود شاہ شرقی بادشاہ جونپور کو بلایا۔

سنہ ۸۵۶ ہجری میں محمود شاہ شرقی نے لشکر جرار اور ایک ہزار ہاتھیوں کے ساتھ آکر دہلی کا محاصرہ کیا۔ سلطان بہلول تو تھا ہی نہیں۔ بازید خان فرزند سلطان بہلول۔ شاہ سکندر شروانی (شیخ صدر الدین مالیری کا بھائی) بی بی متو زوجہ اسلام خان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۸۔ قطب خان پسر اسلام خان لودی۔ خانجہان لودی۔ دریا خان لودی۔ تاتار خان لودی پسر دریا خان لودی۔ مبارک خان لوحانی۔ یوسف خان خاص خیل۔ عمر خان شروانی۔ قطب خان پسر حسین خان افغان۔ احمد خان بیوانی۔ یوسف خان جلوانی۔ علیخان ترک بچہ۔ شیخ ابو سعید فرملی۔ احمد خان سیستانی۔ خان جہان فرملی۔ خان خانان نوحانی۔ شمشیر خان۔ وزیر خان خانان پسر اسد خان۔ شیخ احمد سروانی۔ نہنگ خان۔ لشکر خان شہاب خان۔ دبیر۔ بہادر خان مہتہ۔ رستم خان۔ جونہ خان۔ پسر غازی خان۔ ملک چمن بنہ۔ خانجہان۔ عماد الملک اقبال خان میاں فرید معروف فرملی۔ شیخ جمال۔ شیخ عثمان۔ راے پرتاب۔ راے کھین۔ راے کرنی۔

چچی یا ساس۔سلطان بہلول) نے تمام اہل وعیال افغانون کو لیکر قلعہ دہلی مین پناہ لی۔عورتون کو مردانہ لباس پہناکر۔مردون کی تعداد کو دشمنون کی نظر مین زیادہ کیا۔

محاصرہ دہلی کا حال دیپالپور مین جب سلطان بہلول کو معلوم ہوا تو اوس نے اعیان دولت سے مشورہ کر کے افغانستان مین افغانون کے ہر ایک قبیلہ کے نام جدا جدا خط بھیجکر اون کو ہندوستان مین آنے کی ترغیب دی۔

خط کا مضمون

خداوند کریم نے ہندوستان کی بادشاہت افغانون کو دی ہے۔سلاطین ہند یہ چاہتے ہین کہ افغانون کو ہندوستان سے نکال دین۔ہندوستان وسیع اور زرخیز ملک ہے جس مین تمام عزیزون کی گنجایش ہے۔اگر تم یہان آوگے تو صرف سلطنت میرے نام ہوگی اور جو ملک کہ اب میرے پاس ہے۔یا جو آیندہ قبضہ مین آسکے اوسکو باہم تقسیم کرلین گے۔ان دنون محمود شاہ شرقی بادشاہ جونپور نے لشکر کثیر کے ساتھ دہلی کا محاصرہ کر رکھا ہے۔افغانون کے اہل و عیال شہر مین ہین۔اقتضاے حمیت یہ ہے کہ فوراً چلے آو۔اور محمود شاہ شرقی

کوڑہ کانہ لگاؤ۔ جب یہان آؤگے تو ایسی دولت پاؤگے کہ وطن کو بھول کر بھی یاد نہ کروگے۔ والسلام

ان خطون کے پہونچتے ہی افغانستان سے افغانون کے قبایل مور و ملخ کی طرح سلطان بہلول کے پاس جمع ہوگئے۔ سلطان بہلول ان کو لئے ہوئے دہلی کا عازم ہوا۔

ادہر محصورین نے محاصرہ سے تنگ آکر قلعہ کی کنجیان محمود شاہ شرقی کے کسی افسر کو حوالہ کرنے کا اقرار اس شرط پر کیا کہ قلعہ سے نکلنے مین اون کی مزاحمت نہ کیجاوے۔

اس شرط کے بموجب سید شمس الدین قلعہ کی کنجیان۔ دریاخان لودی افسر محاصرین کے پاس لیکر گیا اور کہا کہ مجکو خلوت مین آپ سے کچھ کہنا ہے دریاخان نے نوکرون کو باہر کردیا اور باہم دلچسپ مکالمہ ہوا۔

سید شمس الدین آپ سے اور محمود شاہ شرقی سے کیا رشتہ ہے۔

دریاخان لودی۔ رشتہ تو کچھ نہین۔ البتہ اوسکا نوکر ہون۔

سید شمس الدین۔ سلطان بہلول لودی سے کچھ رشتہ ہے۔

دریاخان لودی۔ رشتہ تو کچھ نہین یہ ضرور ہے کہ وہ بھی لودی ہے اور مین بھی لودی ہون

سید شمس الدین۔ (قلعہ کی کنجیاں دریا خان لودی کی طرف پھینک کر) بس اب ناموس کا خیال رکھنا آپکا فرض ہے۔

دریا خان لودی۔ قرابت کا بھی سبب ہے کہ قلعہ کے فتح کرنے میں توقف کیا ورنہ اب تک قلعہ کبھی کا فتح ہو گیا ہوتا۔ اچھا بالفعل آپ کنجیاں اپنے پاس رکھیں اور منتظر رہیں کہ میں محصورین کے حق میں کیا کرتا ہوں۔

اس گفتگو کے بعد دریا خان لودی نے محمود شرقی کے پاس جاکر کہا۔

سنا جاتا ہے کہ سلطان بہلول لودی بہت سا لشکر لئے ہوئے چلا آتا ہے۔ مناسب ہے کہ پہلے اوس کا انتظام کیا جاوے اگر اوس کو مغلوب کر لیا۔ تو قلعہ خود بخود فتح ہو جاویگا۔ حضور مجھے اور فتح خان ہروی کو بھیجدیں تاکہ پانی پت کے مقام پر جاکر اوس کا آگا روکیں۔

محمود شاہ شرقی نے اس تجویز کو پسند کیا اور تیس ہزار فوج اور چالیس جنگی ہاتھی دیکر دونو کو روانہ کیا۔

سلطان بہلول چونکہ بیس ہزار لشکر لئے ہوئے پانی پت سے دو منزل پر مقیم ہو گیا تھا دریا خان لودی اور فتح خان ہروی نے اوس سے دو کوس کے فاصلہ پر جا ڈیرہ جمایا تھا۔ رات کو بہلول نے لشکر سے دو ہزار سوار چیدہ چیدہ منتخب کر کے

دوسرے روز دونو لشکر مقابل ہوئے۔ قطب خان لودی کی تیراندازی سے ہاتھیون کے مونھ پھیر دیے۔ دریا خان لودی لڑائی کا اہتمام کرتا ہوا قطب خان لودی کے سامنے آیا تو قطب خان لودی سے کہا۔

تجھکو زیبا ہے کہ تیری مان شہین قلعہ دہلی مین قید ہین اور تو بیگانون کا طرفدار ہوکر یگانون سے لڑتا ہے۔ دریا خان لودی نے جواب دیا۔

مین چلا جاتا ہون اگر تم تعاقب نکرو۔

قطب خان لودی نے تعاقب نکرنے کی قسم کھائی۔ دریا خان لودی نے لڑائی سے منھ پھیرا۔ فتح خان ہروی کے لشکر مین بھاگڑ پڑ گئی۔ فتح خان ہروی گرفتار ہوا جس کو راسے کرن (امیر سلطان بہلول لودی) نے اپنے بھائی چھورا سے کے انتقام مین قتل کردیا۔

محمود شاہ شرقی اس شکست سے دل شکستہ ہوکر جونپور کو چلا گیا۔

سلطان بہلول لودی نے دہلی مین آکر تخت سلطنت پر جلوس کیا۔

سلطان بہلول لودی کا دورہ انتظام ملک کیلیے

سنہ ۸۵۶ ہجری کو سلطان بہلول نے استحکام سلطنت کے لیے ملک کا دورہ

شروع کیا۔

دہلی سے چلکر پہلے میوات گیا احمد خان میواتی حاکم میوات سے نے اطاعت قبول کی سلطان سے نے تھوڑے تغیر کے بعد حکومت میوات اوسپر بحال رکھی احمد خان سے نے اپنے چچا مبارک خان کو سلطان کی خدمت مین رہنے کو مقرر کیا یہان سے سلطان برن گیا (بلند شہر) دریا خان لودی حاکم سنبھل حاضر ہوا اور اپنے سات پرگنے سلطان کی نذر کئے۔ سلطان سے نے اوسکو اوسکی ریاست پر بدستور برقرار رکھا۔ یہان سے سلطان کول مین آیا۔ عیسیٰ خان حاکم کول حاضر ہوا سلطان سے نے اوسکو حکومت کول پر بحال رکھا یہان سے۔

برہان آباد مین آیا۔ سکیٹ کا حاکم مبارک خان لوحانی حاضر ہوا۔ اور بدستور اپنی حکومت پر بحال رہا۔ راے پرتاب کو بہوگاؤن عطا ہوا وہ اس نواح کے زمینداروں کا سردار تھا۔ یہان سے۔

قلعہ راپری وچندوارہ مین آیا۔ قطب خان پسر حسین خان حاکم راپری قلعہ بند ہوکر مقابل ہوا۔ مگر قلعہ بہت جلد فتح ہوگیا۔ خان جہان لودی سے نے قطب خان سے عہد وپیمان کرکے سلطان کے روبرو پیش کیا۔ سلطان سے نے بعد عفو تقصیر حکومت

رابری پر قایم رکھا یہان سے سلطان ۔

اٹاوہ مین آیا یہان کے حاکم نے اطاعت قبول کی سلطان نے اوسکی ریاست مین تغیر نہین کیا ۔ یہان کسی بات پر جونا خان امیر سلطان بہلول لودی سلطان سے ناراض ہوکر محمود شاہ شرقی کے پاس چلاگیا اور حاکم شمس آباد مقرر ہوا ۔

سلطان بہلول کی لڑائیان شاہان شرقی† سے

۸۶۱ھ مین محمود شاہ شرقی لشکر جرار کے ساتھ سلطان بہلول لودی سے لڑنیکو نواح اٹاوہ مین آیا ۔ قطب خان وراے پرتاب نے بیچ مین پڑکر ان شرایط پر صلح کرادی ۔

---

† شاہان شرقی کا مورث اعلیٰ ملک سرور خواجہ سرا تھا ۔ فیروز شاہ تغلق کے چھوٹے بیٹے محمد شاہ نے ملک سرور کو منصب وزارت اور خطاب خواجہ جہان عطا کیا اور محمد شاہ کے فرزند ناصر الدین محمود شاہ نے خواجہ جہان کو ملک الشرق کا خطاب دیکر

۷۹۶ھ / ۱۳۹۴ء کو حکومت ولایت جونپور ۔ بہار ۔ ترہت ۔ عطا کی ۔ جب ناصر الدین محمود شاہ کی حکومت نہ رہی تو ملک الشرق نے خود لقب سلطان الشرق اختیار کیا ۔

۸۰۲ھ / ۱۳۹۹ء کو سلطان الشرق کا انتقال ہوا ۔ اوس کا متبنی بیٹا ملک قرنفل جانشین ہوا ۔ اور خطاب

۱- جو ملک کہ سید مبارک شاہ سابق سلطان دہلی کے قبضہ مین تہا اوسپر سلطان بہلول حکمران رہے۔ اور جو ملک کہ سلطان ابراہیم سابق بادشاہ جونپور کے قبضہ مین تہا۔ وہ محمود شاہ شرقی کے پاس رہے۔

۲- سات ہاتہی جو فتح خان ہروی کی لڑائی مین سلطان بہلول کے ہاتہ آگئے تہے وہ محمود شاہ شرقی کو واپس دیئے جائین۔

۳- شمس آباد سلطان بہلول لودی کی حکومت مین سمجھا جاوے جونا خان حاکم شمس آباد جو محمود شرقی کیطرف سے حکمران ہے وہ شمس آباد سلطان بہلول لودی کے حوالہ کردے اس عہد وپیمان کے بعد محمود شاہ شرقی جونپور کو چلا گیا۔

سلطان بہلول نے حسب قرارداد جونا خان کو لکہا کہ شمس آباد حوالہ راے کرن کردو جونا خان نے انکار کیا سلطان بہلول خود گیا۔ جونا خان شمس آباد کو چہوڑکر چلا گیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵۔ مبارک شاہ رکہا۔

سنہ ۸۰۴ھ / ۱۴۰۱ء مین مبارک شاہ کا انتقال ہوا اوسکا فرزند سلطان محمود شرقی جانشین ہوا جسکا متن مین ذکر ہوا

سنہ ۸۶۲ھ / ۱۴۵۷ء کو سلطان محمود شرقی کا انتقال ہوا۔ اوس کا فرزند محمد شاہ اور اوسکے بعد اسکا بہائی بہیکن خان جانشین ہوا جسکا خطاب حسین شاہ ہوا۔

سنہ ۸۸۱ھ / ۱۴۷۶ء کو حسین شاہ شرقی کا انتقال ہوا۔ اور اسی پر شاہان شرقی کا خاتمہ ہوگیا۔

سلطان نے شمس آباد حوالہ راے کرن کی کہ وہ اس نواح کا انتظام کرے۔

محمود شاہ شرقی کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو وہ صلح سے پشیمان ہوکر سلطان بہلول سے لڑنے کو جونپور سے چلا شمس آباد مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا راے کو قطب خان لودی و دریا خان لودی نے لشکر شرقی پر شبخون مارا اتفاقاً قطب خان لودی کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ زین سے زمین پر گرا محمود شاہ شرقی کے سپاہیون نے گرفتار کرلیا۔ محمود شاہ شرقی نے قبضہ کرکے جونپور بھیجدیا۔ راے کرن قلعہ شمس آباد مین گھرا ہوا تھا اوسکی مدد کو سلطان بہلول نے شہزادہ جلال خان۔ و شہزادہ سکندر، و عماد الملک کو بھیجا اور خود سلطان بہلول محمود شاہ شرقی سے لڑنے کو گیا۔

۸۶۲ھ مین محمود شاہ شرقی کا انتقال ہوگیا۔ اوسکا فرزند بھیکن خان جانشین ہوا۔ جس نے محمد شاہ لقب اختیار کیا بی بی راجی والدہ محمد شاہ و دیگر علماء نے دونون بادشاہون مین اس شرط پہ صلح کرادی۔

کہ دونون بادشاہ اپنے ملک پر حکمران رہین۔

اسکے بعد محمد شاہ جونپور کو اور سلطان بہلول دہلی کو آیا جب دہلی کے قریب پہونچ گیا تو ادھر سے ملکہ شمس خاتون کا پیام آیا کہ جب تک تم میرے بھائی کو نہ اٹھاؤ گے

عیش و آرام تجپر حرام ہے۔ اس پیام سے سلطان متاثر ہو کر محمد شاہ سے لڑنیکو

اوسکے پاؤن پہرا۔

ادہر سے محمد شاہ شرقی جونپور سے چلکر شمس آباد مین آیا یہان سے راے کرن

کو جو سلطان بہلول کی طرف سے حکمران تہا نکال باہر کیا اور جونا خان کو اپنی طرف

سے مقرر کر کے رابری مین آیا۔ جہان سلطان بہلول مقیم تہا کچہ دنون دونون لشکرون

مین لڑائی ہوتی رہی۔ اسی اثنا مین محمد شاہ نے اپنے بہائی حسن خان کو جونپور مین

قتل کرا دیا۔ محمد شاہ کے دوسرے دو بہائی شہزادہ حسین خان و جلال خان۔ محمد شاہ

سے متوہم ہوئے۔ اور ارادہ بہائی کے لشکر سے چلے جانیکا کیا۔ اس غرض

سے سلطان شاہ و جلالخان اجودہنی (دو لو فوجی افسر تہے) سے اتفاق کر کے

محمد شاہ سے کہلا بہیجا کہ رات کو سلطان بہلول کے لشکر کا ارادہ شبخون کا ہے۔

یہ سنکر محمد شاہ نے شہزادہ حسین خان کو معہ سلطان شاہ تیس ہزار فوج اور ایک ہزار

ہاتہی دیکر شبخون کے انسداد کی غرض سے مامور کیا۔ شہزادہ حسین خان لشکر کو لئے

ہوئے مقام موعودہ جہرسنے کے متصل آٹہیرا اور انتظار شہزادہ جلال خان کا جو پیچہے

رہ گیا تہا کرنے لگا سلطان شاہ نے شہزادہ حسین خان سے کہا کہ یہ موقعہ توقف کا نہین

ہے اب آپ چلئے شہزادہ جلال خان پیچہے سے آرہی گا یہ سنکر شہزادہ حسین خان

قنوج کو چلا گیا۔

سلطان بہلول جو لشکر شرقی کی نقل و حرکت کا نگران تھا اوسنے اپنے لشکر کو ان کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ شہزادہ حسین خان تو چلا گیا تھا۔ اتفاقاً سلطان بہلول کا لشکر اوسی مقام پر جہر نے کے متصل ٹھیرا۔ شہزادہ جلال خان جب آیا تو اوسنے سلطان کے لشکر کو بھائی کا لشکر سمجھکر سلطان بہلول کے لشکر میں چلا آیا اور آتے ہی گرفتار ہوا۔ سلطان بہلول نے شہزادہ جلال خان کی گرفتاری کو تائید غیبی سمجھا اور بعوض قطب خان کے اوسکو قید رکھا۔

محمد شاہ شرقی شہزادہ حسین خان کے چلے جانے اور شہزادہ جلالخاں کے گرفتار ہونے سے گھبرا گیا اور جونپور چلا گیا۔ سلطان بہلول نے تعاقب کر کے کچھ گھوڑے ہاتھی چھین لئے۔ اور دہلی واپس گیا۔

سنہ ۸۶۲ھ میں محمد شاہ مارا گیا اور اوسکا بھائی حسین خان جانشین ہوا جس نے اپنا لقب حسین شاہ شرقی اختیار کیا۔ سلطان بہلول سے چار سال کے لئے صلح کر کے قطب خان لودی کو خلعت وغیرہ دیکر سلطان بہلول کے پاس بھیجدیا سلطان نے بھی شہزادہ جلالخان کو اسی طرح عزت کے ساتھ خلعت وغیرہ دیکر حسین شاہ شرقی کے پاس بھیجدیا بعد انقضا ے مدت صلح سلطان بہلول شمس آباد

گیا۔ اور اوسکو جونا خان سے لیکر راے کرن کے سپرد کیا۔

راے پرتاب کے پسر نرسنگدیو کو سلطان نے وہ علم و نقارہ دیا جو سلطان نے دریا خان لودی کی لڑائی مین اوس سے چھینا تھا اس پر دریا خان لودی نے بگڑکر نرسنگہ دیو کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ سے قطب خان پسر حسین خان و مبارز خان و راے پرتاب سلطان سے بگڑکر حسین شاہ شرقی کے پاس جونپور چلے گئے سلطان بہلول ان امیرون کے چلے جانے سے دہلی کو واپس چلا گیا چند روز بعد حاکم ملتان کی بغاوت اور بدنظمی پنجاب کے سبب سلطان بہلول دہلی مین اپنا نائب قطب خان لودی و خانجہان لودی کو مقرر کرکے عازم پنجاب ہوا۔ ہنوز ایک دو منزل گیا ہوگا کہ پیچھے سے خبر آئی کہ حسین شاہ شرقی ایک لاکھ فوج اور بہت سے جنگی ہاتھی لئے ہوئے دہلی کے ارادہ سے چلا آتا ہے۔ سلطان یہ سنکر اولٹا پھرا اور پنجاب کا انتظام قطب خان لودی و خانجہان لودی کے سپرد کیا اور خود حسین شاہ شرقی سے لڑنے کو گیا۔

چندوار مین دونو لشکرون کی مڈبھیڑ ہوئی۔ اور سات روز تک ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ اسی اثنا مین احمد خان میواتی۔ رستم خان حاکم کول حسین شاہ شرقی سے جا ملے تاتار خان لودی نے سلطان سے موافقت کی۔ آخرالامر دونو جانبین نے

تین برس کے لئے دونو بادشاہون مین صلح کرادی۔

سلطان بہلول دہلی مین آکر انتظام سلطنت مین مصروف ہوا۔ احمد خان حاکم میوات پر یورش کی اوس نے حاضر ہوکر اطاعت قبول کی۔

مدت صلح ختم ہونے کے بعد حسین شاہ شرقی نے اٹاوہ جاکر اوسپر قبضہ کرلیا۔ اور احمد خان میواتی رستم خان حاکم کول کو اپنا مطیع بنالیا۔ احمد خان جسلوانی حاکم بیانہ تو اوس کے وعدون پر ایسا فریفتہ ہوا کہ حسین شاہ کا خطبہ بھی بیانہ مین جاری ہوا دیا اٹاوہ سے حسین شاہ شرقی ایک لاکھ فوج اور ایک ہزار ہاتھی لئے ہوئے دہلی کو آیا سلطان بہلول بھی دہلی سے آگے بڑہا۔ بھٹوارہ کے مقام پر دونون بادشاہون کا مقابلہ ہوا۔ مگر پہر دونون مین خانجہان لودی کے ذریعہ صلح ہوگئی۔ دونو بادشاہ اپنی اپنی دارالسلطنت کو واپس ہوئے۔

سنہ ۸۸۳ھ مین سلطان علاءالدین فرزند محمد شاہ نے بدایون مین وفات پائی۔ حسین شاہ (سلطان علاءالدین کا داماد تھا) حسب تعزیت کے بہانہ سے بدایون مین گیا اور اوسپر قبضہ کرلیا۔ یہان سے سنبل جاکر مبارکخان پسر تاتارخان حاکم سنبل کو قید کیا۔ وہان سے دہلی پر متوجہ ہوا۔ مگر دونو بادشاہون مین صلح ہوگئی اور یہ قرار پایا کہ دریائے گنگا کے اوس پار ملک حسین شاہ شرقی کا اور اس پار

سلطان بہلول کا رہگا صلح کے بعد حسین شاہ کوچ کر گیا۔ سلطان بہلول نے تعاقب کر کے خزانہ و دیگر مال و اسباب جو ہاتہیون پر لدا ہوا تہا۔ لوٹ لیا۔ اور بیس چالیس امرا سے حسین شاہ کو پکڑ لایا۔ جسمین قاضی سمارالدین، قتلغ خان وزیراعظم ملکہ جہان زوجہ حسین شاہ شرقی (دختر سلطان علاءالدین) تہے۔ سلطان بہلول نے قتلغ خان وغیرہ کو حوالہ قطب خان لودی کیا اور ملکہ جہان کو خواجہ سراون کی حفاظت مین حسین شاہ شرقی کے پاس بہیجدیا اور خود تعاقب مین آگے جا کر۔ پرگنہ کنپل بٹیالی۔ شمس آباد سکیٹ۔ مارہرہ جلیسر اور کول پر متصرف ہوا ہر پرگنہ مین اپنے شقدار مقرر کرتا ہوا حسین شاہ کے تعاقب مین نخوبارن پہونچا۔ یہان حسین شاہ نے ارادہ مقابلہ کا کیا مگر اس شرط پر صلح ہو گئی کہ

دونون بادشاہ اپنی سلطنت کو قدیمی سرحدون پر قائم رکہین۔

اس صلح کو زیادہ قیام نرہا دونون بادشاہون مین پہر لڑائی ہوئی۔ اب کی دفعہ حسین شاہ نے شکست فاش کہائی اور اوس کا بہت مال و اسباب۔ سلطان کے ہاتہ آیا جس سے سلطان کی قوت کو مزید ترقی ہوئی۔

حسین شاہ شکست کہا کر رابری مین گیا۔ سلطان بہی دہوپاسوہوتا ہوا رابری مین پہونچا۔ یہان دونون مین لڑائی ہوئی۔ حسین شاہ شکست کہا کر جمنا پار بہاگا جمنا مین

اوسکے اہل وعیال ڈوب گئے جس سے اوسکو بہت صدمہ ہوا - اسی حالت مین
حسین شاہ گوالیار گیا - راجہ گوالیار راے کرن خاوندانہ پیش آیا - کئی لاکھ ٹنکہ نقد
خیمے سراپردے ہاتھی گھوڑے نذر کرکے کالپی تک مشایعت کی -
سلطان بہلول بعد فتح اٹاوہ مین آیا ابراہیم خان سلطان حسین شاہ حبیبت خان
گرگ انداز متحصن ہوئے تین روز کے بعد محصورین نے امان مانگ کر اٹاوہ حوالہ کیا
سلطان نے اٹاوہ کی حکومت ابراہیم خان لوحانی کے سپرد کی اور کچھہ پرگنے اٹاوہ سے
نکالکر راے داوند کو عطا کئے اور خود حسین شاہ کے تعاقب مین چلا - جب کالپی
کے علاقہ رانگاون مین پہونچا - تو جمنا کے کنارے حسین شاہ لڑنے کو آیا
چند مہینے ادہر اودہر کے کنارون سے لڑائیان ہوتی رہین - اسی اثنا مین راے
تلوک چند حاکم کالپی آیا اور وہ سلطان کو پایاب مقام سے اتار کر حسین شاہ کے
سرپر لے گیا - حسین شاہ مین لڑنے کی طاقت نہ تھی پٹنہ کو بھاگ گیا - راجہ پٹنہ نے
کئی لاکھہ ٹنکہ نقد گھوڑے ہاتھی پیشکش مین دیے اور جونپور تک پہونچا گیا سلطان
بہلول بھی پیچھے پیچھے جونپور آیا - حسین شاہ جونپور سے براہ گنج ہوتا ہوا قنوج پہونچا -
سلطان بہلول بھی ساتھہ کے ساتھہ قنوج آیا - کالی ندی کے کنارے دونو
بادشاہون مین مقابلہ ہوا چونکہ شکست کہانا حسین شاہ کی جبلی عادت ہو گئی تھی

اسلئے یہان بھی شکست نصیب ہوئی۔سامان حشم و امارت شاہی لودیون کے ہاتھ آیا۔

اس فتح کے بعد سلطان جونپور مین آیا اور اوسکو مبارک خان لوہانی کے سپرد کیا۔قطب خان لودی اور اور امیرون کو قصبہ مجھولی مین چھوڑکر بدایون مین آیا۔ حسین شاہ نے موقعہ پاکر جونپور پر قبضہ کرلیا۔مبارک خان لوحانی جونپور کو چھوڑکر قصبہ مجھولی مین قطب خان لودی کے پاس چلا آیا۔

سلطان یہ حال سنکر موضع ہلدی مین آیا۔یہان آکر سنا کہ قطب خان لودی کا انتقال ہوگیا۔چند روز یہان بھی بغرض ادائے تعزیت ٹھہرا۔یہان سے جونپور مین آیا۔حسین شاہ کو دور تک بھگاکر جونپور اپنے پوتے اعظم ہمایون فرزند بازید خان کے حوالہ کیا۔یہان سے سلطان چندواڑہ کے راستہ دھولپور گیا۔راجہ دھولپور نے کئی من سونا نذر کیا۔یہان سے رنتھنبور کے علاقہ اللہ پور مین گیا۔ اور اوسکو تاخت وتاراج کیا اور مظفر و منصور دہلی کو واپس ہوا۔

سلطان بہلول کی شاہان شرقی سے ۲۶ برس لڑائی رہی اس اثنا مین کبھی چند روز کے لئے صلح ہوجاتی تھی جو محض ناپائیدار ہوتی تھی۔دونو بادشاہون کے امیر اودہر سے ادہر اور ادہر سے ادوہر ہوجاتے تھے گویا تمام عہد حکومت

سلطان بہلول کا ان لڑائیون کی نذر ہوا آخر ۸۸۳ھ ۱۴۷۸ء کو جونپور ہمیشہ کو سلطنت دہلی کے تابع ہوگیا۔

تقسیم ملک

سلطان بہلول کے قویٰ بوجہ پیرانی سالی ضعیف ہوگئے تھے اس لئے اوسنے اپنی زندگی مین ملک کو اپنے فرزندون عزیزون پر تقسیم کردیا۔

۱۔ جونپور شہزادہ باربک۔

۲۔ کرٹہ مانک پور شہزادہ عالم خان۔

۳۔ برایچ اپنے بہانجے محمد فرملی معروف کالا پہاڑ

۴۔ لکھنو و کالپی اپنے پوتے اعظم ہمایون ابن بایزید خان متوفی کو جو اپنے خدمتگار کے ہاتھ سے مارا گیا تہا۔

۵۔ بداؤن اپنے امیر خانجہان خان لودی کو جو نسبت قرابت بہی رکھتا تہا۔

۶۔ دہلی و میان دوآب کا ملک شہزادہ نظام خان کو دیکر اپنا ولیعہد قرار دیا۔

تقسیم ملک کے بعد سلطان بہلول گوالیار گیا۔ گوالیار کے راجہ مان نے اسی لاکھ ٹنکہ نقد نذر کیا سلطان نے گوالیار اوسکو عطا کیا یہان سے

سلطان اٹاوہ گیا یہان سے راجہ سنگت پسر راجہ رائے وند کو بدل دیا یہان

دہلی کو عازم ہوا۔ مگر راستہ مین بیمار ہوگیا۔ بہڈالی ضلع سکیٹ کے متصل ۳۸ برس ۸ مہینے سات دن جمنا سے کوہ ہمالہ تک جمنا کے مشرق مین بنارس اور جمنا کے مغرب مین بندیل کنڈ تک حکومت کرکے ۸۹۴ھ مین فوت ہوا۔

قطعہ تاریخ وفات

خدیو ملکستان وجہان کشا بہلول | بہشت صد و نود و چار رفت از عالم
بتیغ ملکستان بود لیکہ دفع اجل | بود محال بشمشیر و خنجر مقتول

خصائل سلطان بہلول لودی

سخی و شجاع تھا۔ رحم و مہربانی اوسکی عادت تھی شرع کا پابند تھا۔ امانت کے خلاف کوئی کام نہ کرتا تھا۔ علما و مشائخ سے صحبت رکھتا تھا۔ پانچون وقت کی نماز ہمیشہ جماعت سے پڑہتا تھا۔ عدل و انصاف مین ساعی تھا مستغیثون کی عرضیان خود لیکر پڑہتا تھا۔ وزرا کے فیصلہ پر نہ چہوڑتا تھا۔ روپیہ یا زر نقد جو کچھہ ہاتھہ لگتا۔ فوج مین یا امیرونمین تقسیم کر دیتا تھا۔ اپنے پاس کچھہ نہ رکھتا تھا۔ اپنے امیرون کے ہان سے کھانا منگوا کر کھاتا۔ اون کے گھوڑ و غیرہ پر سوار ہوتا تھا کہا کرتا تھا کہ مجھکو بادشاہی کا نسبت

نام کافی ہے۔ تنہا خشک روٹیان کھاتا جب اور لوگون کے ساتھہ کھانا کھانے کا اتفاق ہوتا۔ اوسی طرح کا کھانا کھاتا دوستانہ صحبتون مین تخت پر نہ بیٹھتا تھا وزرا و امرا کو اپنے سامنے کھڑا نہ رکھتا تھا۔ امرا کو فرمانون مین مسند عالی لکھتا۔ اگر کوئی امیر ناراض ہوتا۔ تو اوسکے منانے کو اوسکے گھر جاتا اور اپنی تلوار کمر سے کھول کر اون کے سامنے رکھدیتا۔ بعض دفعہ اپنی پگڑی سر سے اوتار کر اون کے قدمون پر رکھدیتا۔ اور اپنا قصور معاف کراتا اور کہتا کہ اگر تم مجھکو بادشاہی کے قابل نہین سمجھتے تو کسی اور کو بادشاہ بنالو وہ اپنے سپاہیون اور سردارون کے ساتھہ برادرانہ برتاؤ رکھتا تھا۔

سلطان بہلول کی تخت نشینی سے پہلے افغانون مین رسم تھی کہ مردہ کے سوم کو پان۔ شربت۔ شکر۔ مٹھائی۔ تقسیم ہوتی تھی۔ اوس نے اس رسم کو موقوف کرادیا۔ اور کہا کہ جب ایک غریب پٹھان مرتا ہے۔ اوسکے گھر لاکھہ پٹھان جمع ہوجاتے ہین وہ غریب اس قدر خرچ کا کیونکر متحمل ہوسکتا ہے۔ ابتدا مین وہ لڑائی سے بچتا تھا مگر جب میدان جنگ مین جاتا تو بغیر فتح کے اوسے نہین چھوڑتا تھا یا زخمی ہوکر آتا تھا متحمل و بردبار ایسا تھا کہ دوسرا ویسا ہونا ممکن ہے۔

ایکروز سلطان بہلول مسند نشینی کے اول ہفتے مین جامع مسجد مین نماز

پڑھنے گیا۔ ملا قازن جو شہر کے بڑے ملاؤں میں تھا منبر سے خطبہ پڑھ کر نیچے اوترا تو اوسنے پکار کر کہا۔

سبحان اللہ ہمارے حکام کی کیا عجیب قوم ہے میں نہیں جانتا کہ وہ بڑی شیطان کے ذریات ہیں یا بڑے شیطان کے نوکر ہیں یا خود شیطان ہیں۔ ان کی زبان عجیب وحشیانہ ہے ماکو مور سپاہی کو گور۔ وایہ کو سور سپاہی کو تور اور آدمی کو نور کہتے ہیں۔

جب ملا قازن کہہ چکا تو سلطان بہلول نے ہنس کر کہا۔

پس ملا قازن بہت ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ ہم سب بندگان خدا ہیں۔

نظام خان فرزند سلطان بہلول کی تخت نشینی

سلطان بہلول کے انتقال کے بعد سلطان کی زوجہ (زینا رسنار کی بیٹی) نے اپنے فرزند نظام خانکو دہلی سے بلایا اور کہلا بھیجا کہ

اگر جلد آوگے تخت پاؤگے ورنہ رہ جاؤگے۔

بعد انتقال سلطان بہلول امیروں میں تخت نشینی کی بابت اختلاف رائے تھا۔ کوئی تو باربک شاہ فرزند کلان سلطان کو جانشینی کے لئے اس واسطے منتخب

کرتا تھا کہ وہ بڑا ہے۔ اور اوسکی والدہ پٹھانی ہے۔

کوئی اعظم ہمایون۔ بایزید خان متوفی کے فرزند سلطان بہلول لودی کے پوتے کو تجویز کرتا تھا۔ ہنوز مسئلہ جانشینی بخیر طے شدہ تھا کہ پس پردہ سے زیبا زوجہ سلطان بہلول نے کہا۔

میرا فرزند نظام خان ہر طرح بادشاہی کے لایق ہے وہ امیرون کے ساتھ عمدہ سلوک کرے گا۔

یہ سنکر عیسی خان لودی چچازاد بھائی سلطان بہلول نے کہا۔

سنارن کا بیٹا بادشاہی کے لایق نہین ہو سکتا۔

خانخانان فرملی نے عیسی خان سے کہا کہ

کل سلطان نے انتقال کیا اور آج تو اوسکی بیوی کو برا بھلا کہتا ہے۔

عیسی خان نے جواب دیا کہ تو نوکر ہے نوکرون کو عزیزوں اقارب کی گفتگو مین دخل دینے کی ضرورت نہین۔ خانخانان نے کہا کہ مین نوکر نظام خان کا ہون۔ مجلس سے اوٹھ کھڑا ہوا اور جو امرا کہ اوسکے ساتھ متفق تھے اون کو ساتھ لیکر جلالی مین چلا آیا یہان نظام خان بھی آگیا۔ اور جمعہ کے روز ۱۷ شعبان ۸۹۴ ہجری کو اٹھارہ سال کی عمر مین کالی ندی کے کنارے کوشک سلطان فیروز مین تخت نشین ہوا۔ اور

اور سلطان سکندر غازی خطاب ہوا۔

تخت نشینی کے بعد سلطان سکندر نے باپ کا جنازہ دہلی بھیجا۔ اور عیسیٰ خان پر چڑھائی کر کے اوسکو مغلوب کیا۔ اور پھر اوسکی خطا سے درگذر کر کے دہلی کو روانہ ہوا۔ سلطان سکندر بھی باپ کی طرح افغانون سے برادرانہ برتاؤ رکھتا تھا۔ اونکے سامنے تخت پر نہ بیٹھتا تھا۔

سلطان سکندر کے چھ بیٹے تھے جیسا کہ سلسلہ نسب مین ظاہر کر چکا ہون اور امرا انکے یہ تھے جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

خانجہان لودی۔ احمد خان۔ پسر خانجہان ابن خانخانان فرملی۔ شیخ زادہ فرملی۔ خانخانان لوحانی۔ اعظم خان شروانی۔ دریا خان پسر مبارک خان لوحانی نائب بہار۔ عالم خان لودی۔ جلال خان پسر محمود خان۔ لودی نائب کالپی۔ شیر خان لودی مبارک خان موجی۔ خلیل خان لودی۔ احمد خان پسر مبارک خان لودی حاکم اٹاوہ۔ ابراہیم خان شروانی۔ محمد شاہ لودی۔ نانو خان شروانی۔ حسین خان فرملی نائب سہارن۔ سلیمان پسر دوم۔ خانخانان فرملی۔ سعید خان پسر مبارک خان لودی۔ اسمٰعیل خان لوحانی۔ تاتار خان فرملی۔ عثمان خان فرملی۔ شیخ خان پسر مبارک خان لودی۔ شیخ زادہ محمد مشہور کالا پہاڑ پسر عماد خان فرملی۔ شیخ جمال ولد شیخ

عثمان فرملی - شیخ احمد فرملی - ادم خان لودی - حسین خان برادر ادم خان لودی
کبیر خان لودی - نصیر خان لوحانی - غازیخان لودی - تاتارخان حاکم نجارہ -
میاں حسین کنبوہ حجاب خاص - مجد والدین حجاب خاص - شیخ ابراہیم حجاب خاص
شیخ عمر حجاب خاص - قاضی عبدالواحد پسر طاہر کابلی حجاب خاص - بہورہ خان
پسر خواص خان - شیخ عثمان حجاب خاص - شیخ صدیق حجاب خاص -
خواجہ نصر اللہ - مبارک خان - اقبال خان حاکم قصبہ باری - اصغر خان پسر
قوام الملک - حاکم دہلی - شیر خان برادر مبارک خان لوحانی - عماد الملک کنبوہ از
سلطان مبارک خان لوحانی - عالم خان لودی - کبیر خان لودی - بہیکن خان -
ظہیر خان لوحانی - محمد خان شروانی - جبار خان شروانی - ستار خان جلوانی -

سلطان سکندر کا دورہ

سلطان سکندر کو جب سلطنت کی طرف سے اطمینان ہوا - تو اس نے انتظام ملک کی غرض سے دورہ کیا دار السلطنت سے چلکر پرگنہ رابری میں گیا عالم خان[۱] عرف سلطان

۱؎ یہی عالم خان ہے - جو کابل میں محمد بابر کے پاس گیا - اور وہاں سے آکر سلطان ابراہیم سے لڑکر شکست کھائی -

علاء الدین اسکا بھائی چند واڑ مین چند روز متحصن رہکر عیسیٰ خان لودی سے کے پاس پٹیالی مین چلا گیا - سلطان سکندر سے نے رابری مین خانخانان فرملی کو حاکم مقرر کیا یہان سے

اٹاوہ مین آیا اور ساتھ مہینے مقیم رہا - عالم خان عرف سلطان علاء الدین کو اعظم ہمایون سے توڑ کر اپنی طرف کر لیا اور حاکم اٹاوہ مقرر کیا یہان سے

پٹیالی مین عیسیٰ خان لودی سے لڑنیکو گیا - عیسیٰ خان سے نے زخمی ہوکر شکست کھائی اور اطاعت قبول کی مگر زخمون سے جانبر نہو سکا - راے گنیش طرفدار باربک شاہ اوس سے کے خلاف ہوکر سلطان سکندر سے کے پاس آگیا تھا سلطان نے حکومت پٹیالی اوسکو عطا کی یہان سے

جونپور گیا باربک شاہ برادر سلطان سکندر نے اطاعت سے انحراف کیا اور کالا پہاڑ فرملی کو ساتھ لے کر قنوج چلا گیا - سلطان سکندر بھی پیچھے قنوج پہونچا وہان دونو بھائیون مین مقابلہ ہوا کالا پہاڑ سے نے قلب لشکر پر حملہ کیا مگر گرفتار ہوا جب اوسکو سلطان سکندر سے کے روبرو لائے تو سلطان سے نے گھوڑے سے اوتر کر گلے لگایا اور کہا کہ آپ بمنزلہ میرے والد کے ہین مجکو فرزندی مین قبول فرماے کالا پہاڑ سے نے شرمندہ ہوکر کہا کہ اس احسان سے کے معاوضہ مین جان قربان کرتا ہون

گھوڑا عنایت ہو۔ تاکہ لوازم جان نثاری اوا کرون سلطان نے گھوڑا عطا کیا۔ کالا پہاڑ نے حملہ دلیرانہ کئے۔ باربک شاہ بداؤن کو بھاگ گیا۔ اوس کا فرزند مبارک خان گرفتار ہوا۔ سلطان نے باربک شاہ کا تعاقب کیا اور

بداؤن میں جا گھیرا باربک شاہ نے بھائی کی اطاعت قبول کی۔ سلطان نے

جونپور میں لیجا کر تخت پر بٹھایا اور اپنے معتمد مقرر کئے تاکہ اوسکی حالت کی اطلاع دیتے رہیں اور حسین شاہ شرقی جو اوس نواح میں موجود تھا اوس کی نگرانی رکھیں یہان سے۔

کالپی میں آیا۔ اعظم ہمایون اپنے بھتیجے کو یہان سے بدلدیا اور محمود خان لودی کو حاکم کالپی مقرر کیا۔ یہان سے

[illegible] میں آیا۔ تاتار خان حاکم یکسر جہتر نے اطاعت قبول کی۔ سلطان نے [illegible] یہان کی تاتار خان پر بحال رکھی یہان سے

گوالیار کی طرف متوجہ ہوا۔ راجہ مان راجہ گوالیر کے پاس خلعت خاص اور گھوڑا خواجہ محمود فرملی کے ہاتھ بھیجا۔ راجہ مان نے اطاعت قبول کی اور اپنے بھتیجے کے زیر حکم ہزار سوار سلطان کی خدمت مین رہنے کو ساتھ کئے یہان سے سلطان۔

بیانہ میں آیا (بیانہ اب ریاست بھرتپور میں ہے) سلطان شرف حاکم بیانہ نے اطاعت قبول کی سلطان نے اوسکو حکومت بیانہ سے حکومت جالیسر چندواڑہ مارہرہ سکیٹ پر بدلدیا - پہلے سلطان شرف نے تبادلہ منظور کیا اور اپنے ساتھ عمر خان شروانی کو قلعہ کی کنجیاں دینے کے لئے ساتھ لایا مگر جب قلعہ کے نیچے پہونچا تو نیت بگڑ گئی - اپنے اقرار سے پھر کر قلعہ بیانہ میں متحصن ہوا - اوسکی دیکھا دیکھی اوسکے نائب ہیبت خان جلوانی حاکم اگرہ نے قلعہ اگرہ کا دروازہ بند کرلیا - سلطان نے جب یہ حال سنا - تو وہ چھلیوں کا شکار چھوڑ کر بیانہ میں آیا اور چند امیروں کو قلعہ اگرہ کی تسخیر پر مامور کیا - سلطان شرف نے شدت محاصرے سے تنگ آکر قلعہ کی کنجیاں حوالہ کیں ۸۹۷ھ میں قلعہ بیانہ فتح ہوگیا - اور ساتھ ہی قلعہ اگرہ مفتوح ہوا - سلطان شرف کو گوالیار کی طرف نکالدیا حکومت بیانہ خانخانان - فرملی کو سپرد کرکے دہلی واپس آیا -

* فرملی - ایک قوم ترکوں کی ہے - جنکا نام خلجی ہے - خلج ایک شہر تھا جس کی سکونت سے ان کا نام خلجی ہوا شہر خلج کو کوئی دریائے جیحون کے کنارے ترکستان میں بیان کرتا ہے - اور کوئی لکھتا ہے قندہار سے مغرب دریائے ہلمند اور قلعہ لبست سے بجانب مغرب واقعہ تھا -

سلطان سکندر کا جونپور اور پٹنہ جانا اور وہاں کی لڑائیاں

سلطان کو دہلی مین آئے ہوئے تین روز ہوئے تھے چوگان کھیل رہا تھا کہ اوسکے پاس اطلاع آئی کہ جونپور کے زمیندار اور راج گوتی - راجپوتون نے مسمی جوگا کو اپنا سرغنہ بنا کر - ایک لاکھ سوار و پیادہ جمع کر کے مبارک خان لوحانی حاکم کڑہ کو شکست دی اور اوسکے بھائی شیر خان کو قتل کر دیا - مبارک خان لوحانی پراگ (الہ آباد) سے پرستی پال کے گھاٹ اوتر کر گنگا پار جاتا تھا - اوس کو سمد یو راجہ پٹنہ نے گرفتار کر لیا باربک شاہ زمینداروں کے غلبہ سے جونپور کو چھوڑ کر برائچ مین کالا پہاڑ کے پاس چلا گیا -

یہ سنتے ہی سلطان سکندر نے چوگان پھینک دی اور خانجہان لودی کے گھر جا کر اوسکو تمام داستان کہہ سنائی اور ساتھ ہی فوراً ارادہ روانگی جونپور کا ظاہر کیا -

خانجہان لودی نے کہا کہ کھانا تیار ہے پہلے کھانا کھا لیجیے پھر تیاری جونپور کی فرمایئے -

سلطان نے جواب دیا کہ کھانا تو ایک منزل جا کر کھاؤن گا یہ کہکر اوسی وقت

نارہم جونپور ہوا۔ اور دسویں دن جوگا کے سر پر جا پہونچا و مئو میں باربک شاہ سلطان سے ملا۔ سعد پور اجہ پٹنہ نے بخوف سلطانی مبارک خان نوحانی کو قید سے رہا کر کے سلطان کے پاس بھیجدیا۔ سلطان دمئو سے کانٹھ گڈہ گیا یہاں کے زمیندار مقابلہ پر آمادہ ہوئے مگر شکست کھاکر بہاگ گئے۔

جوگا پر شکر کہ سلطان سکندر آ پہونچا تمام مال و اسباب چھوڑکر بہاگ گیا۔ سلطان نے اوسکا تعاقب جھوندتک کیا۔ جوگا نے قلعہ جھوند میں جہاں حسین شاہ شرقی تہا پناہ لی۔ سلطان نے قلعہ جھوند سے تھوڑے فاصلہ پر قیام کیا اور حسین شاہ شرقی کو خط لکھا۔

مضمون خط

میں آپ کو مثل چچا کے بزرگ جانتا ہوں۔ آپ کے اور سلطان بہلول کے باہم جو کچھ ہوا ہوا مگر مجھکو آپ سے پرخاش نہیں۔ میں آپ کا ادب کرتا ہوں۔ قلعہ جھوند اور زمین جو آپ کے پاس ہے وہ آپ کے پاس رہے گی۔ میں یہاں صرف جوگا کو سزا دینے آیا ہوں اگر آپ اسکی گوشمالی کردیجئے بہتر ہے ورنہ اوسکو نکال دیجئے کہ میں اوسکو وہ سزا دوں جس کا وہ مستوجب ہے۔

جب بخطا حسین شاہ شرقی کے پاس پہونچا تو دو سے اپنے امیروں میں سے میر سید خان کو ایلچی بناکر سلطان کے پاس بھیجا کہ وہ سلطان کو یہ جواب دے

جوگا میرا توکر ہے تیرا باپ بہلول سپاہی تھا میں اوس سے تلوار ہاتھ میں لیکر لڑا۔ تو سفلہ زادہ ہے اگر تو کوئی حماقت کرے گا تو میں بجائے تلوار کے جوتے سے سر اوڑاؤنگا۔

سلطان نے یہ بیہودہ جواب سنکر ایلچی سے کہا

میں حسین شاہ کو سمجھا کے چکا ہوں اسلئے میں اب بھی اوس کا ادب کرتا ہوں میں نے جوگا کی سزا دہی کا ارادہ کیا ہے اگر وہ اوس کی مدد کرے گا تو مجبوراً مجھکو بھی کچھ کرنا پڑے گا۔ سارے مسلمان گواہ ہیں کہ میں شیخی نہیں بگھارتا۔ خدا کی حمایت سے جس موذی سے جو بنے کا انتقام لیا ہے اوسی پر چوٹ پڑے گی۔

میر سید تمہاں آپ نبی کی اولاد ہیں حسین شاہ کو کیوں عقل کی باتیں نہیں سکھاتے کہ وہ اپنی احمقانہ حرکتوں کا خمیازہ نہ اٹھائے۔

سید نے جواب دیا۔

میں اوسکا تابع ہوں جس بات کو وہ پسند کرتا ہے میں بھی اوسکو پسند

کرتا ہون۔

سلطان سکندر نے کہا۔ اقبال اور عقل لازم ملزوم ہین جب ادبار آتا ہے تو عقل بھی چلی جاتی ہے۔ خدا نے چاہا تو وہ کل بھاگیگا اور تم قید ہو کر میرے سامنے آوگے تو اوس وقت مجکو یاد آئیگا کہ بیٹے کیا کہا تھا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم خود اوسکو سمجھا دو جو بیٹے کہا ہے۔

سلطان سکندر نے یہ کہکر سید کو رخصت کیا۔ امیرون کو بلا کر کہا۔ تمنے سلطان بہلول کے ساتھ وہ کام کئے ہین جو بہا یون۔ خیر خواہون تو ابعین کو کرنے چاہئین۔ اب اس میرے معاملہ مین مجھے یقین ہے کہ تم میرے لئے وہ کام کروگے جو بہتر ہوگا۔

دوسرے روز اوہر سے سلطان سکندر کا لشکر لڑنے کو چلا اور قلعہ سے حسین شاہ کا لشکر نکلا اور باہم لڑائی شروع ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حسین شاہ شرقی بھاگا میر سید خان مع اور امیرون کے گرفتار ہو کر سلطان کے سامنے آیا۔ مگر ننگے سر اور پیدل۔

سلطان سکندر نے اوسکی طرف سے مونہہ پھیر لیا اور کہا کہ مین اس حال مین سید کو نہین دیکھنا چاہتا۔ پہلے اسکو پگڑی اور گھوڑا دو۔

جب سلطان کے حکم کی تعمیل ہو کر سید معہ اور امیرون کے پیش ہوا تو سلطان نے امیرون سے مخاطب ہو کر کہا

تمنے اپنے آقا کے ساتھ بڑی خیر خواہی کی مگر وہ عقل سے بے بہرہ تھا۔ تم مجبور تھے اب تم ان خیمہ وں میں جاؤ جو تمہارے لئے کھڑے کرائے گئے ہین وہان تمکو سب طرح کا آرام ملیگا۔

حسین شاہ شرقی شکست کھا کر جونپور کی طرف بھاگا۔ مبارک خان نوحانی نے تعاقب کی اجازت چاہی سلطان سکندر نے کہا تحمل کرو۔

مبارک خان نوحانی نے کہا کہ تحمل کا موقعہ نہین۔

سلطان سکندر نے جوابدیا۔

حسین شاہ شرقی کو تم نے نہین بھگایا خدا کے غضب نے بھگایا ہے تم تو وہی ہو جنہون نے کچھ کے مقام اوس سے شکست کھائی تھی جس خدا نے اوسے نیچا دکھایا ہے اور تمکو اونچا کیا ہے وہ اوسکے کامون کو اب بھی دیکھتا ہے غرور نہ کرو صبر کرو حسین شاہ کو اوس کے غرور نے ڈبایا ہے۔

مولف۔ شاباش لودی تمہارا باپ تو تلوار کا دھنی تھا تم تو اس عمر

میں عقل کے کبھی دھنی ہو۔ تمہاری اس تقریر نے آپ کی شجاعت کو
دانائی کا لباس پہنا دیا۔

سلطان سکندر جونپور سے جونپور گیا۔ یہاں کا انتظام دوبارہ باربک شاہ کے سپرد کر کے نواحی اٹاوہ میں آیا۔ اور شکار میں مصروف ہوا۔ یہاں یہ تازہ خبر آئی کہ زمینداران نواح جونپور نے ایسا سر اوٹھایا ہے کہ جس کو باربک شاہ دبا نہ سکا اور جونپور چھوڑنے پر مجبور ہوا۔

سلطان سکندر نے یہ خبر سنکر اوسی وقت حکم دیا کہ کالا پہاڑ فرملی۔ اعظم ہمایوں شروانی۔ خانخانان لوحانی۔ اودہ کی راہ سے اور مبارکخان لوحانی کڑہ کی راہ سے جونپور جائیں اور باربک شاہ کو گرفتار کر کے اوس کے پاس بھیج دیں۔ اور خود بھی نواح جونپور میں پہونچا۔ یہاں سلطان کے پاس باربک شاہ گرفتار ہو کر آیا۔ سلطان نے باربک شاہ کو ہیبت خان لوحانی۔ عمر خان شروانی کے حوالہ کیا اور خود جونپور سے چنار کو گیا۔ یہاں حسین شاہ کے خدام موجود تھے وہ لڑکر قلعہ میں جا گھسے۔

سلطان قلعہ کو بوجہ اوسکے استحکام کے بغیر فتح کئے ہوئے چھوڑ کر کنتبہ چلا گیا۔ جو پٹنہ کے مضافات میں سے ہے۔ پٹنہ کے راجہ بلبھدر نے استقبال کر کے سلطان

کی اطاعت قبول کی۔ سلطان نے اوسکا ملک اوسی پر بحال رکھا۔ یہان سے
سلطان اریل گیا۔ راجہ بلبہدر کو ایسا وہم ہوا کہ وہ سلطان کے ساتھ سے تمام
مال و اسباب چھوڑکر پٹنہ کو چلا گیا۔ سلطان نے اوسکا مال و اسباب اوس کے
پاس بھیجدیا۔ مگر اریل مین جاکر لوٹ لیا اور اوس کے مکان کو باغیون کو ویران
کیا۔ اریل سے سلطان کڑہ کے راستہ دلمئو آیا۔ یہان شیر خان لوحانی کے
بھائی مبارک خان لوحانی کی بیوہ سے نکاح کیا۔ اور شمس آباد مین آکر چھہ مہینے
مقیم رہا۔ اسکے بعد سنبھل جاکر شمس آباد واپس آیا۔ اور اسی اثنا مین پرہونا کل کو
جو سرکشون کا ماوا بنا ہوا تھا۔ غارت کیا۔ سرکش یہان سے ونیر آباد مین جا چھپے
یہان آکر اون کو سکنا سے ونیر آباد کے قتل و گرفتار کیا اور پھر شمس آباد مین آکر
موسم برسات بسر کیا۔

سنہ ۹۰۰ھ ۱۴۹۴ء کو سلطان راجہ بلبہدر کی گوشمالی کو پٹنہ گیا۔ راستہ مین سرکشون کے
دیہات کو غارت اور اون کو قتل کرتا ہوا کھان گھاٹی مین پہنچا۔ یہان راجہ بلبہدر کا بیٹا
نرسنگہہ دیو مقابل ہوا۔ آخر شکست کھاکر بھاگا۔ سلطان اوسکے تعاقب مین روانہ ہوا
نرسنگہہ دیو سرگچہ جاتا ہوا راستہ مین بیمار ہوکر مر گیا۔

سلطان سرگچہ سے پٹنہ گیا۔ راجہ بلبہدر پٹنہ سے جونپور چلا گیا۔ سلطان بھی جونپور پہنچا۔

اور یہاں لشکر کی درستی کے لیے چھ مہینے ٹھہرا۔ کیونکہ پٹنہ کے سفر میں گھوڑوں پر ایسی محنت پڑی تھی کہ فیصدی نو ۹ سے ضائع ہو گئے۔

لکھی چند پسر راجہ بلبھدر نے حسین شاہ شرقی کو لکھا کہ سلطان سکندر کے لشکر میں نہ گھوڑے ہیں نہ سامان ہے۔ جلد آؤ پھر ایسا موقعہ نہ ملے گا۔

حسین شاہ اس پیام کے پہونچنے پر بھاری لاؤ لشکر سو ہاتھی لیے ہوئے بہار سے چل پڑا۔ سلطان سکندر بھی۔ کنٹیٹ کے گھاٹ اوتر کر گنگا پار گیا۔ بنارس سے سترہ کوس ورے حسین شاہ کے لشکر سے جا بھڑا۔ حسین شاہ شکست کھا کر پٹنہ کو بھاگا۔ سلطان نے لشکر کو چھوڑ کر ایک لاکھ سواروں سے تعاقب کیا۔ حسین شاہ پٹنہ کو چھوڑ کر بہار چلا گیا۔ سلطان نوروز کے بعد اپنے لشکر سے آملا۔ اور پھر تمام لشکر کے ساتھ بہار کو گیا۔ سلطان حسین قلعہ بہار میں ملک کنڈو کو چھوڑ کر کہل گانو جو لکھنوتی کے توابع میں ہے چلا گیا۔ علاء الدین بادشاہ بنگالہ نے اوسکو عزت کے ساتھ رکھا۔ اسباب عیش و نشاط اوس کے واسطے مہیا کے اونے بھی بادشاہی کی فکر و تردد سے دماغ کو خالی کر کے باقی عمر یہاں ہی بسر کی اوسکے ساتھ ہی شاہان شرقی کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

سلطان نے بہار پر لشکر کشی کی۔ ملک کنڈو بھاگ گیا سلطان نے ملک بہا

پر اپنے گماشتے مقرر کئے اور تمام ملک بہار پر متصرف ہو گیا۔ سلطان نے بہار
میں محبت خان کو معہ اور امیرون کے مامور کیا اور خود درویش پور میں چلا آیا۔
یہان اپنا نائب خانجہان فرملی کو مقرر کر کے ترہٹ گیا۔ راجہ ترہٹ نے
کئی لاکھ تنکہ خراج دینا کر کے اطاعت قبول کی۔ سلطان خراج کے وصول
کرنے کے لئے ترہٹ میں مبارک خان لوحانی کو چھوڑ کر درویش پور میں
آگیا۔ خانجہان پسر خانخانان فرملی نے دہلی میں وفات پائی۔ سلطان نے
اوسکے بڑے بیٹے خسرو خان کو خطاب اعظم ہمایون عطا کیا۔ اس کے بعد
درویش پور سے شیخ شرف منیری کے مزار کی زیارت کو بہار میں آیا اور فقرا و
مساکین کو انعام دیکر درویش پور میں واپس آگیا۔ یہان سے علاء الدین
بادشاہ بنگالہ سے لڑنے کو چلا۔ جب قتلغ پور میں پہونچا تو سلطان علاء الدین
نے اپنے فرزند دانیال کو لڑنے بھیجا۔ سلطان نے بھی محمد خان لودی۔
مبارک خان لوحانی کو مقابلہ پر بھیجا۔ جب دونو لشکر مخالفین موضع بارہ میں مقابل
ہوئے تو اس شرط پر صلح ہو گئی کہ

۱۔ سلطان علاء الدین ملک بہار پر حملہ نکرے

۲۔ سلطان سکندر اوسکے دشمن کو پناہ ندے۔ اور وہ اوس کے ملک کو

خالی کر دے۔

صلح کے بعد سلطان درویش پور مین آگیا۔ اور چند مہینے قیام کیا۔ یہان مبارکخان توحانی کے مرنے کے بعد اعظم ہمایون کو اوسکی جگہہ مقرر کیا۔ اور ولایت بہار و رباخات پسر مبارک خان توحانی کو عنایت کی۔

ان دنون مین قحط پڑا اور غلہ بہت گران ہوگیا۔ سلطان سکندر نے فرمان بہیجکر کل قلمرو مین غلہ کی زکات معاف کی یہان سے سلطان قبضہ سارن مین آیا۔ اور اوسکے گرد و نواح کے پرگنے زمینداروں سے چہین کر اپنے امیرون کی جاگیر مین دیے اور مچہلی گڈہ کی راہ سے جونپور مین آگیا اور انتظام ملکی مین مصروف ہوا۔

امراے افغانی کی رنجش سلطان سکندر سے

باربک شاہ کی قید کے بعد صوبہ جونپور مبارک خان لوحی کے سپرد کیا گیا تھا جب صوبہ مذکور کا محاسبہ لیا گیا تو مبارک خان کا بہت سا تغلب ثابت ہوا۔ ہرچند اوسنے باتون سے جمع خرچ پورا کرنا چاہا۔ اور اکثر خوانین کو شفیع بنایا مگر کچھہ فائدہ نہوا۔ سلطان نے قطعی حکم دیدیا کہ بموجب بند و بست شاہی مبارک خان لوحی

سے محاصل چند سالہ وصول کیا جاسے۔ اسبات پر امراے افغانی ناراض ہوگئے۔ کیونکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ خواہ ہم خزانہ ہی کیون نہ نگل جائین مگر ہم سے محاسبہ اور مطالبہ نہوا کرے۔

انہی دنونمین سلطان چوگان بازی کیواسطے سوار ہوا عین چوگان بازیمین ہیبت خان شروانی کا چوگان سلیمانخان پسر دریاخان لودی کر لگا جس سے اُسکا سر پھٹ گیا خضرخان برادر سلیمانخان لودی نے اسکی جوابدہی مین اُلٹا چوگان ہیبت خان شروانی کے مارا اسپر شور و غوغا ہوا۔ آخر ہیبت خان شروانی کو محمود خان لودی اور خانخانان تسلی دیکر گھر لے گئے سلطان محل مین چلا گیا۔

چار روز کے بعد سلطان چوگان بازی کے لئے آیا۔ اثنار راہ مین ہیبت خان شروانی کے ایک عزیز شمس خان نے خضرخان برادر سلیمان خان کے سر پر چوگان مارا۔ سلطان نے شمس خان کے بہت سی لاتین لگائین اور اپنے قصر کو مراجعت کی ان حرکتون سے سلطان امیرون سے بدظن ہوگیا۔

اسی درمیان مین ہیبت خان شروانی نے ۲۲۔ امیرون کو اپنے ساتھ متفق کرکر شہزادہ فتح خان فرزند سلطان بہلول سے کہا کہ سرداران فوج سلطان سکندر سے ناراض ہین۔ اور آپ کو بادشاہ بنانا چاہتے ہین۔ اگر آپ کہین تو سلطان سکندر کو مارکر آپ کو بادشاہ بنائین۔

شہزادہ فتح خان نے اس راز کو شیخ طاہر کابلی اور اپنی والدہ کے پاس ظاہر کردیا
شیخ طاہر اور شہزادہ کی والدہ نے شہزادہ فتح خان کو صلاح دی کہ سلطان سکندر کے
پاس سازش کرنے والون کا نام ظاہر کردے شہزادہ فتح خان نے ایسا ہی کیا۔
سلطان سکندر نے یہ حال سنکران بد اندیشون کو درجہ سے گرا کرادہر اودہر
پراگندہ کردیا۔

حاکم دہلی کو سلطان سکندر کا سزا دینا

سنہ ۹۰۵ھ کو سلطان سنبل گیا اور وہان چار برس تک سیر و شکار و چوگان بازی
مین مصروف رہا وہان سے اصغر حاکم دہلی کی بدعملی کی شکایت پہونچی۔ سلطان
نے خواص خان حاکم ماچی واڑہ کو لکھا کہ اوسکو گرفتار کرکے پیش کرے مگر
اصغر یہ حکم سنکر خود ہی حاضر ہوگیا۔ سلطان نے قید کردیا۔ خواص خان حاکم ماچی واڑہ
بہ تعمیل حکم دہلی مین آیا۔ اور وہان اپنے بیٹے اسمعیل کو چھوڑ کر سنبل مین سلطان
کے پاس چلا آیا۔

سعید خان شروانی نے لاہور سے آکر سلطان کی ملازمت حاصل کی۔ چونکہ وہ
غدر اندیشون مین سے ایک تہا اسلئے سلطان نے اوسکو اور اوسکے ساتھ

تاتار خان محمد خان اور اور بدخواہون کو اپنی سلطنت سے نکالدیا وہ گوالیر کے راہ سے مالوہ اور گجرات چلے گئے۔

گوالیر-بیانہ- دہولپور- سنرپل کے واقعات

سنہ ۹۰۸ھ مین راجہ مان راجہ گوالیر نے نہال خواجہ سرا کو مع تحائف دیکر سفیر بنا کر سلطان سکندر کی خدمت مین بہیجا- سفیر کی بدزبانی سے سلطان کو ایسا غصہ آیا کہ سفیر کو یہ کہکر کہ مین خود قلعہ گوالیر کو آکر فتح کرون گا- سفیر کو رخصت کر دیا۔

اسی اثنا مین خانخانان فرملی حاکم بیانہ کے فوت ہونے کی اطلاع آئی- سلطان نے اوسکی جگہہ اوسکے دونون بیٹون عماد اور سلیمان کو مقرر کیا- مگر یہ دونو کسی باب مین سلطان سے مشورہ لینے کے لئے سنبل مین چلے آئے چونکہ بیانہ بوجہ مستحکم ہونے قلعہ اور محکم ہونے سرحدون کے اکثر محل بغاوت اور فساد کا رہتا تہا اس واسطے سلطان نے اون کے چلے آنے کو خلاف مصلحت سمجھکر بجاے اون کے خواص خان کو حاکم بیانہ مقرر کیا- اور ان دونو کو بہی حکومت جالیسر منگلور- شاہ آباد عطا کی۔

اسی سال سلطان سکندر نے عالم خان میواتی- خانخانان لوحانی جاگیردار رابری کو

حکم دیا کہ وہ خواص خان حاکم بیانہ کے ساتھ شامل ہوکر راے مانک دیو سے قلعہ دہولپور چھین لے۔

حسب الحکم سلطان ۔ ان امیرون نے قلعہ دہولپور پر لشکر کشی کی ۔ قلعہ سے راجہ بہی لشکر لئے ہوئے نکلا اور باہم سخت معرکہ ہوا ۔ جس مین خواجہ بین کہ سلطانی فوج کا بہادر افسر تہا ۔ مارا گیا ۔ اور ہر روز آدمیون کی ایک جماعت کا نقصان ہونے لگا یہ سنکر

۱۰ رمضان ۹۰۶ھ جمعہ کے روز سلطان عازم دہولپور ہوا ۔ جب قریب دہولپور کے پہونچا تو راے مانک دیو اپنے متعلقین کو قلعہ مین چھوڑ کر گوالیر چلا گیا ۔ قلعہ کو اہل قلعہ نہ بچا سکے ۔ آخر قلعہ فتح ہو گیا جس کو لشکر نے دل کہولکر خوب لوٹا اور اوسکے باغات کو جن کا سایہ سات سات کوس تک پڑتا تہا ویران کیا ۔

سلطان دہولپور مین ایک مہینے ٹہیرا اور آدم خان لودی وغیرہ امرا کو یہان چھوڑ کر گوالیر گیا ۔ اور ندی آسن معروف بہ ٹیڈکی پر اوترا اور دو مہینے یہان ٹہیرا ۔ پانی کے خراب ہونے کی وجہ سے سلطان کے لشکر مین بیماری وبا کی طرح پہیل گئی ۔ راجہ گوالیر نے بہی صلح چاہی ۔ سعید خان و بابو خان و راے گنیش کو جنہون نے سلطان سے بہاگ کر اوسکے پاس پناہ لی تہی نکال دیا اور اپنے بیٹے بکرماجیت

اُوسکو سلطان کی خدمت مین بھیجا۔ سلطان نے اوس کو خلعت دیکر رخصت کیا۔ یہان سے

دہولپور مین آیا۔ دہولپور کو راجہ بیانگ دیو کے سپرد کیا۔ یہان سے بیانہ مین (جو دارالحکومت تہا) آیا اور یہان ہی برسات بسر کی۔

رمضان ۹۱۰ھ کو قلعہ مندرایل کی تسخیر کے لئے سوار ہوکر حوالے دہولپور مین مقیم ہوا۔ فوج کو نواح مندرایل و گوالیر کی تاخت و تاراج پر مامور کیا۔ اور خود قلعہ مندرایل کا جاکر محاصرہ کیا۔ اہل قلعے نے امان مانگ کر قلعہ حوالہ کیا۔ سلطان نے قلعہ مندرایل۔ میانجان اور مجاہد خان کے سپرد کیا۔ اور خود گرد و نواح مین تاخت و تاراج کے لئے گیا۔ بہت سے آدمیون کو اوسیر و دستگیر کیا۔ عمارتون باغون کو ویران کیا اور پہر بیانہ مین آگیا۔

شہر آگرہ کی بنا

۹۱۱ھ 1505ء کو ایسی لوئین چلین اور گرمی کی یہ شدت ہوئی کہ تمام آدمیونکو سنجار آنے لگا سلطان سکندر کو مدت سے خیال تہا کہ جمنا کے کنارے ایک شہر ایسا آباد کرے کہ جس مین بادشاہ رہا کرے اور فوج کا صدر مقام ہو تاکہ سرکشون پر دباؤ رہے اور اونکو

سر اوٹھانے کا موقعہ نہ ملے۔ سوا اسکے سرکار بیانہ کے جاگیردار اور ملازم شاہی اور زمیندار اکثر شکایت کیا کرتے تھے۔ کہ اون پر ظلم بہت ہوتا ہے اسلئے سلطان نے حکم دیا کہ چند عقلمند دوانا آدمی جمنا کے کنارے ایسے شہر کے آباد کرنے کا موقعہ تجویز کرین جس سے یہ تمام خرابیان رفع ہوجائین۔

مامورین نے دہلی سے کشتیون مین بیٹھکر جمنا کے دونو کنارون کی دیکھ بھال کی اور یہ جگہہ پسند کی جہان اب شہر آگرہ آباد ہے۔ جب یہ مقام تجویز ہوچکا۔ تو سلطان کو اس موقعہ کے ملاحظے کے لئے اطلاع دی گئی۔ سلطان متھرا مین تھا وہان سے کشتی مین سوار ہوکر مچھلیون کا شکار کھیلتا ہوا۔ اوس مقام پر پہونچا کہ جہان شہر کے واسطے موقعہ تجویز کیا گیا تہا۔ یہان سلطان کو دو ٹیلے نظر آئے جو تعمیر شہر کے لئے موزون تھے۔ سلطان نے مہتر ملاحون سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک کونسا ٹیلہ شہر کے واسطے بہتر ہے۔ مہتر ملاحون نے عرض کیا۔

اگرا (اگلا)

سلطان نے فرمایا۔ اس کا نام۔ اگرہ † رکھا جائیگا۔ اس کے بعد سلطان نے

---

† مورخ یہ بھی لکھتے ہین کہ اگرہ قدیمی گانون تہا۔ ہندو مورخ لکھتے ہین کہ متھرا کے راجہ کنیش کے

فاتحہ پڑہ کر شہر کی بنیاد رکہی - موضع باہنی موضع پوپار پرگنہ دولی سرکار بیانہ اس شہر کی آبادی مین داخل ہوئے اور شہر روز بروز آباد ہوتا گیا (اور سلاطین ہند کا پایہ تخت ہو گیا)

سلطان سکندر نے آگرہ کے قلعہ کی تعمیر کا حکم دیکر دہولپور گیا - راجہ مانک دیو کو دہولپور سے بدل کر اوس کی جگہہ ملک عزالدین کو مامور کیا - اور یہان سے آگرہ آیا اور جاگیر دارون کو اپنے اپنے علاقون پر بہیجدیا -

آگرہ مین زلزلہ

٣ صفر ٩١١ھ ١٥٠٥ع کو آگرہ مین جسکو آباد ہوئے ہنوز چند سال گذرے تہے ایسا سخت زلزلہ*

(بقیہ حاشیہ صفحہ ١٢٠ - زمانہ مین ایک مستحکم مقام تہا راجہ جسپر خفا ہوتا اوسکو یہان قید کرتا تہا - سلطان محمود نے اوسکو غارت کیا - جہانگیر اپنی تزک جہانگیری مین لکہتا ہے کہ پہلے آگرہ آباد تہا اور حوالہ مسعود سعد سلمان کے قصیدہ کا دیتا ہے جو اوسنے بمدح سلطان مسعود ابن سلطان ابراہیم ابن سلطان مسعود ابن سلطان محمود کے لکہا تہا -

حصار آگرہ پیدا شد از میانہ گرد

بسان کوہ بروبار ہاے چون کہسار

---

* چونکہ تاریخ ہذا کی تالیف کے اثنا مین زلزلہ آیا جس کا اثر کم و بیش تمام ہندوستان مین محسوس ہوا لہذا

آیا کہ پہاڑ ہل گئے۔ عمارتیں گر گئیں۔ لوگوں نے جانا کہ قیامت آگئی۔ مورخ لکھتے ہیں کہ حضرت آدم سے لیکر اوس وقت تک کوئی ایسا سخت زلزلہ نہ آیا تھا اگرچہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اوسکی کیفیت مختصر طور پر درج ذیل ہے۔

۴ - جولائی ۱۹۰۴ء کو ۶ بجے صبح کے یہ قیامت خیز زلزلہ آیا جس کا آغاز کانگڑہ کے پہاڑ سے ہوا۔ تقریباً چار منٹ تک زلزلہ کی سخت حرکتیں محسوس ہوتی رہیں۔ ہر شخص اوسان باختہ الله الله کر رہا تھا۔ بارے چار منٹ کے بعد شدت کم ہوئی خفیف خفیف حرکت تو دیر تک محسوس ہوتی رہی۔

کانگڑہ اور اوسکے نواح پالم پور - ڈیرہ - ہمیر پور - دہرم سالہ میں تو قیامت کے آثار نمایاں تھے۔ ایک لاکھ مکانوں کو نقصان پہونچا۔ بیس ہزار - سینتالیس آدمی ہلاک ہوئے۔ دہرم سالہ میں زلزلہ کے وقت ۷۰ یورپین تھے جنمیں سے ۲۵ ہلاک ہوئے۔ حالانکہ جن مکانوں میں یہ رہتے تھے وہ ہی مستحکم بنے ہوئے تھے۔ کیمپ میں یورپین بارگوں کے گرنے سے بہت لوگ ضایع ہوئے۔ جن بارگوں میں گورکہا پلٹن کے سپاہی رہتے تھے اونمیں سے ایکسو بارہ سپاہی ہلاک ہوئے مغربی کنارہ حوالیہ کانگڑہ کے اور دامن کوہ تحصیل کانگڑہ میں زلزلہ کا بہت خراب اثر ظاہر ہوا۔ سترہ موضع بالکل تباہ و برباد ہوگئے۔ مویشی بھی بہت ہلاک ہوئے۔ ضلع کانگڑہ میں اٹھتر سکول تھے۔ ان میں سے ۳۵ سکول مسمار ہوگئے اور ایکسو چار مدرسوں میں کو بارہ مدرس ہلاک ہوئے۔ ایک ہزار تین سو ستر طلبا میں سے تین سو اونچاس طلبا ہلاک ہوئے لاہور میں بھی کسیقدر جانوں کو اور مکانوں کو نقصان پہونچا۔ آتش خانوں زینہ کی دیواروں کو نابہ میں بھی جہاں راقم زلزلہ کے وقت موجود تھا۔ ضرر پہونچا۔ یہ بات عجیب ہے کہ پختہ مکان کم و بیش متضرر ہوئے مگر کچے مکانوں کو بہت

تمام ہندوستان مین اس زلزلہ کا اثر ظاہر ہوا تھا - مگر آگرہ مین زیادہ اثر محسوس ہوا کسی فاضل نے تاریخ زلزلہ لفظ قاضی سے استخراج کی کسی نے تاریخی قطعہ موزون کیا -

در نہصد و احد عشر از زلزلہ ہا ۔۔۔ گردید سواد آگرہ چون مرحلہا
تا آنکہ بنا ہاش سبب عالی بود ۔۔۔ از زلزلہ شد عالیہا - سافلہا

چنبل کے کنارے کے واقعات

برسات کے ختم ہونے ہی سلطان سکندر نے آگرہ سے گوالیر کا قصد کیا - ڈیڑہ ماہ تک دہولپور مین مقیم رہا - یہان سے چلکر چنبل کے کنارے گور کے قریب چھ مہینے ٹہیرا - یہان شہزادہ ابراہیم اور جلالخان کو معہ اور امیرون کے چھوڑکر سرکشون کو قتل کرنے اون کے ماوا و ملجا کو مٹی مین ملانے کے لئے سوار ہوا - جہان جہان سرکش جنگلون پہاڑون مین چھپے ہوئے تھے سب کو ڈہونڈ ڈہونڈہ کے تہ تیغ کیا جس سے لشکر منصور غنیمت سے مالا مال ہوگیا - بنجارون کے لشکر مین نہ آنے سے غلہ کی کمی ہوئی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - کم نقصان پہونچا - گورنمنٹ اور پبلک نے زلزلہ کے ضرر رسیدون کے ساتھ پوری ہمدردی کی تقریباً پندرہ لاکھ روپیہ انگلینڈ - جاپان - ہندوستان سے چندہ ہوا - ضرر رسیدون کو ہلاک شدگان کے ورثا کو کچھ کچھ روپیہ دیا گیا - غرضکہ ایسا زلزلہ آگرہ کو زلزلہ کے بعد سوا چار سو برس کے اندر یہ زلزلہ آیا ہوگا -

سلطان نے اعظم ہمایون کو انتظام بہم رسانی رسد کے مامور کیا اگرچہ راجہ گوالیر نے غلہ کے پہونچنے مین مزاحمت کی مگر اعظم ہمایون غلہ کے لانے مین کامیاب ہوا۔ ایک روز سلطان سکندر سیر کرتا ہوا جینور علاقہ گوالیر مین گیا۔ طلایہ لشکر کو دیکھ بھال کے لیے دس کوس آگے روانہ کیا۔ طلایہ کی واپسی کے وقت لشکر گوالیر نے کمین سے نکلکر حملہ کیا۔ داؤد خان اور احمد خان کی بہادری سے دشمنون نے شکست کھائی سلطان سکندر نے ان دونون بہادرون پر بڑی عنایت فرمائی۔ داؤد خان کو ملک داؤد خان کا خطاب دیا۔ یہان سے برسات کاٹنے کے لئے آگرہ واپس آیا۔

اونت گڈہ (اودیت نگر تہنگر) کی فتح

سنہ ۹۱۲ھ مطابق ۱۵۰۶ء کو سلطان سکندر اونت گڈہ (اودیت نگر تہنگر) کی طرف متوجہ ہوا۔ دہولپور مین پہونچکر قیام کیا۔ عماد خان فرملی اور مجاہد خان کو دو ہزار سوار اور سو ہاتھی دیکر اونت گڈہ کو بھیجا۔

۱۲۔ ذالحجہ سنہ ۹۱۲ھ کو خود بھی محاصرہ مین شامل ہوا اور لشکر کو حکم دیا کہ قلعہ کے فتح کرنے مین پوری ہمت صرف کرین۔

کیونکہ اس قلعہ کی فتح کو قلعہ گوالیر کی فتح کا مقدمہ سمجھتا تھا۔ اس حکم کے ہوتے

ہی سپاہی چارون طرف قلعہ کی فصیل سے چمٹ گئے آخر ایک طرف سے فصیل شکستہ ہو گئی اور تمام لشکر قلعہ مین داخل ہو گیا۔ بعد فتح قلعہ مذکور سلطان نے بھیکن خان پسر مجاہد خان کے سپرد کیا۔ مگر جب یہ سنا کہ مجاہد خان نے اونٹ گڑھ کے راجا سے اسبات پر رشوت لی ہے کہ وہ سلطان کو کہہ سنکر اوسکے ملک سے باہر لے جائیگا تو سلطان نے قلعہ مذکور تاج الدین کمبو کے سپرد کیا اور امراے دہولپور کو لکھ بھیجا کہ مجاہد خان کو قید کر دین اور خود آگرہ کا عازم ہوا۔

آگرہ کا ہیبتناک سفر

محرم ۹۱۳ھ ۱۵۰۷ء کو سلطان سکندر نے بعد فتح قلعہ اونٹ گڑھ کے آگرہ کو مراجعت کی راستے کی ناہمواری کے سبب سلطان نے ایک مقام کیا تاکہ مردان ہمراہی آرام کرلین۔ مگر یہان پانی کی کمی سے بعوض آرام کے تمام لشکر کو سخت تکلیف ہوئی پانی کا ایک کوزہ پندرہ ٹنکہ سکندری کو بک گیا۔ بہت لوگ پیاس سے اور بہت سے پیاس مین زیادہ پانی پینے سے مر گئے جب مردون کا شمار ہوا تو آٹھ سو نکلے ۲۰ محرم کو سلطان دہولپور مین آیا یہان چند روز توقف کرکے دارالسلطنت آگرہ مین برسات کاٹنے کے لیے آگیا۔

نرور کی مہم

سنہ ۹۱۴ھ/۱۵۰۸ء کو سلطان نے نرور کی تسخیر کا ارادہ کیا ۔ جلال خان حاکم کالپی کو حکم دیا کہ وہ آگے جا کر قلعہ نرور کا جو توابع مالوہ قریب ہنڈون کے ہے محاصرہ کرے اور لشکر جمع کرے ۔ جلال خان نے بتعمیل حکم سلطانی نرور کا محاصرہ کیا ۔ سلطان بذات خود بھی محاصرہ میں شریک ہوا ۔ دوسرے روز سلطان سوار ہوا کہ قلعہ کے استحکام و محاصرین کے تردد کو دیکھے ۔ جلال خان نے اپنی سپاہ کے تین حصے کئے ۔

ایک حصہ میں پیدل

دوسرے میں سوار ۔

تیسرے میں ہاتھی تھے ۔

سلطان سکندر کو اس لشکر کے دیکھنے سے حیرت ہوئی اور بخلاف اس کے کہ جلال خان کی فرماں برداری کی قدر کرتا اوس کی تخریب کے درپے ہو گیا اور ارادہ کیا کہ جلال خان کی طاقت کو بتدریج گھٹانا اور اوسکو معزول کرنا چاہئے ۔ محاصرہ آٹھ کوس کا تھا ہر روز لڑائی ہوتی اور طرفین کے آدمی مارے جاتے آٹھ مہینے کے بعد سلطان کو معلوم

٭ نرور مالوہ کے توابع میں تھا ہنڈون کے پاس تھا ۔

ہوا کہ سلطان لشکر کے بعض معتبر آدمی اہل قلعہ سے سازش رکھتے ہین - ایک روز سلطان بام محل پر کھڑا ہوا لڑائی کو دیکھ رہا تھا - کہ ایک طرف فصیل قلعہ کی شکست ہوگئی - جس کو اہل قلعہ نے اوسی وقت درست کرلیا - اس سے پورا شبہ سازش جلال خان کا اہل قلعہ سے ہوگیا اور اوس نے جلال خان کو قید کر کے قلعہ ہنونت گڈہ مین بھیجدیا -

اور غلہ و پانی اہل قلعہ پر بند کر کے اون کو ضیق محاصرہ مین ڈالا - تھوڑے ہی دنون مین اہل قلعہ نے امان مانگی اور قلعہ فتح ہوگیا - سلطان قلعہ کے نیچے چھ مہینے تک مقیم رہا اور قلعہ کو زیادہ مستحکم کیا - مسجدین بنوائین مفتی اور خطیب مقرر کے علماء و طلباء کے وظیفے جاری کئے -

۲۸ شعبان سنہ ۹۱۴ھ (۱۵۰۸ء) کو سلطان نرور سے چلکر قصبہ بہیرہ مین پہونچا - یہان ایک مہینے تک مقیم رہا - یہان قطب خان لودی کی اہلیہ نعمت خاتون دودھ پلائی شہزادہ جلال خان شہزادہ کو لیکر آئی سلطان نے بہت دلجوئی کی - ایکسو بیس گھوڑے پندرہ ہاتھی بہت سا نقد روپیہ اور سرکار کالپی جاگیر مین دیکر رخصت کیا

ہسٹ کانٹ - لکھنؤ - چندیری - ناگور - سیواس پور کے واقعات

۹۱۵ھ / ۱۵۰۹ء کو سلطان سکندر لودھی ہٹ کانٹ کی طرف متوجہ ہوا - لگہاٹ مین پہنچکر وہان کے سرکشون کو قتل و غارت کرتا ہوا اور جابجا تہانہ بٹہاتا ہوا آگرہ مین واپس تشریف لایا -

اسی سال خبر آئی کہ احمد خان پسر مبارک خان کافرون کی صحبت کے اثر سے مرتد ہو گیا - سلطان سکندر نے احمد خان کے چھوٹے بہائی محمد خان کو اوس کی گرفتاری کے لئے بہیجا اور اوس کے منجھلے بہائی سعید خان کو اوس کی جگہ حاکم لکھنؤ مقرر کیا -

اسی سال محمد خان نواسہ سلطان ناصر الدین مالوی دادا سے ناراض ہو کر سلطان کے پاس چلا آیا - سلطان نے پرگنہ چندیری جاگیر مین دیا - اور شہزادہ جلال خان کو لکھ بہیجا کہ محمد خان کا ممد و معاون رہے - تاکہ لشکر مالوی گزند نہ پہونچا سکے -

۹۱۶ھ / ۱۵۱۰ء کو سلطان سکندر شکار کہیلنے کے لئے دہولپور گیا - آگرہ سے دہولپور تک جابجا خوشنما عمارتین بنوائین - پر بہار باغ لگوائے -

اثنائے شکار مین محمد خان حاکم ناگور بلا مشقت اطاعت سلطانی کا خواستگار ہوا جس کی کیفیت

یہ سبب ہے کہ محمد خان حاکم ناگور کے دو عزیز علیخان اور اوس کے بھائی ابوبکر خان نے باہم سازش کرکے ارادہ کیا کہ محمد خان کو قتل کرکے خود حکمران ہو جائیں۔ مگر اس منصوبہ کی اطلاع قبل از وقت محمد خان کو ہوئی اور اوس نے انکو گرفتار کرکے سزا دینا چاہا۔ یہ دونو ناگور سے بہاگ کر سلطان کے پاس آگئے ان کے آنے سے محمد خان کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا یہ دونو سلطان سکندر کو اوس پر چڑہا لائین اس خیال سے اوسنے سلطان سکندر کی خدمت مین تحائف بذریعہ اخلاص آمیز عرضداشت کے بہیجکر سلطان کا سکہ و خطبہ ناگور مین جاری کیا۔ سلطان سکندر نے محمد خان کی اطاعت سے خوش ہوکر اوس کے لئے خلعت و گھوڑا بہیجا اور دہولپور سے آگرہ مین آکر عیش و نشاط مین مصروف ہوا۔ ان دنون مین آگرہ مضافات بیانہ سے نکلکر دارالسلطنت ہوگیا تہا۔

اسی سال سلطان نے سلیمان پسر خانخانان فرملی کو حکم دیا کہ وہ اونٹ گڈہ۔ (رہونت گڈہ) لشکر لیجاکر حسین خان نومسلم (اس کا پہلا نام راے ڈونگر تہا) مدد کرے سلیمان نے عذر کیا کہ وہ سلطان کی خدمت سے علیحدہ ہونا نہین چاہتا یہ عذر سلطان کی آزردگی کا باعث ہوا۔ سلطان نے حکم دیدیا کہ راتون رات جس قدر مال و اسباب لیجاسکے پرگنہ رابری مین جو اوس کے مدد معاش کے لئے عطا ہوا تہا۔

لیجائے ورنہ صبح کو لٹوا دیا جائیگا۔

اسی سال بہجت خان حاکم چندیری مطیع سلطان محمود مالوی نے تحائف بھیجکر سلطان سکندر سے توسل پیدا کیا۔ سلطان نے عماد الملک احمد خان بدہ کو چندیری میں بھیجا کہ وہ بہجت خان کے ساتھ ہو کر سلطان کا خطبہ چندیری میں پڑہوائے۔ اس کے بعد سلطان نے بہجت خان کی اطاعت اور چندیری میں خطبہ پڑہوائے جانے کا حال اور نیز دیگر فتوحات تازہ کی کیفیت بذریعہ فرمانون کے تمام قلمرو میں مشتہر کی۔

اسی سال سلطان سکندر نے بتقاضائے مصلحت ملکی بہت سے امیرون کی جاگیرمین تغیر و تبدل کیا۔

سرکار اٹاوہ بیکن خان پسر عالم خان لودی سے لیکر اوسکے چھوٹے بھائی خضر خان کے حوالہ کی۔

جاگیر محمد عماد فرملی کی اوس سے لیکر اوسکے بھائی خواجہ احمد کو سپرد کی۔ اور دوسرے امراون کی بہی جاگیر اسی طرح تبدیل کی۔

سعید خان میانی مبارکخان لودی کا شیخ جمال فرملی راے اوگر سین کچھوایا خضر خان احمد خان کو تنبیہ قلعہ تین بھیجا۔ انھون نے جا کر ملک پر قبضہ کیا۔ اور باتاچ حکم

شہزادہ محمد خان نبیرہ سلطان ناصر الدین کو شہر بند کرکے حکومت ملک اوسپر سنبھال رکھی مگر منتظم خود ہو بیٹھے۔

بہجت خان حاکم ناگور نے جب یہ حال دیکھا تو اوس نے اپنا رہنا ناگور میں غیر ضروری سمجھا اور وہ سلطان کے پاس چلا آیا انھی دنون مین سلطان کی طبیعت حسین خان حاکم سارن سے مکدر ہوئی اور اوسنے حاجی سارنگ کو اوس طرف بھیجا جس نے جاتے ہی حسن تدبیر سے حسین خان کے لشکر کو اپنی طرف کر لیا۔ اور اوس کی فکر مین ہوا حسین خان کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو وہ سلطان علاء الدین حاکم بنگالہ کے پاس چلا گیا۔

سنہ ۹۲۲ھ مین سلطان سکندر نے علیخان ناگوری کو سرکار شیوپور مین حاکم مقرر کیا۔ اوسنے شہزادہ دولت خان حاکم رنتھنبور محکوم سلطان محمود مالوی کے ساتھ اتحاد بڑھایا۔ اور اوسکو ترغیب دی کہ وہ قلعہ رنتھنبور سلطان کے پیشکش کرے۔ جب شہزادہ دولت خان اس بات پر رضامند ہو گیا۔ تو علیخان نے اس قرارداد کی سلطان کو اطلاع دی۔ سلطان علیخان کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوا اور اس طرف جانے کا ارادہ کرکے بیانہ مین پہونچا اور چار مہینے تک یہان سیر و شکار مین مصروف رہا اور مشائخ کبار کی صحبت سے مستفیض ہوتا رہا۔

از آستان مگذر۔ زانکہ گاہ سنجیدن شود ز قرب ترازو بزر مقابل سنگ

اور اسی درمیان مین شہزادہ دولت خان حاکم رنتھنبور۔ اور اوس کی والدہ کو جو اشوقت سر براہ کار تھی اپنے وعدوں پر ایسا فریفتہ کیا کہ شہزادہ دولت خان سلطان کی ملاقات کے واسطے آیا۔ سلطان نے اوسکے استقبال کے لئے امیرون کو بھیجا جو شہزادہ کو عزت کے ساتھ لشکر مین لائے۔ ملاقات کے وقت سلطان شہزادہ کے ساتھ ایسے پیش آیا کہ جیسے کوئی اپنے فرزند کے ساتھ پیش آتا ہے۔ خلعت اور چند زنجیر فیل اوسکو عنایت کئے اور قلعہ رنتھنبور کے حوالہ کرنے کی فرمایش کی مگر وہ ہی علیخان حوالگی قلعہ رنتھنبور کا مانع ہوا۔

سلطان کو علیخان کی منافقانہ کارروائی کا حال معلوم ہوا تو سلطان نے صرف یہ کیا کہ علیخان کو سرکار شیوپور سے علیحدہ کرکے اوسکی جگہہ اوس کے بھائی ابوبکر خان کو مقرر کیا۔

سلطان سکندر کی بیماری اور وفات

سلطان سکندر بیمار ہوا (مورخون نے بیماری کا نام نہین لکہا) مگر وہ بیماری کو خاطر مین نلاتا تھا۔ بدستور دربار کرتا سیر کے لئے سوار ہوتا مگر جب اوس نے دیکھا کہ مرض کو

روز بروز ترقی ہے تو اوس نے اپنے امام شیخ لادن کو بلایا اور پوچھا کہ ان گناہون کا کفارہ کس قدر ہے۔

۱۔ قضاے نماز و روزہ۔

۲۔ ڈاڑہی منڈوانا۔

۳۔ شراب پینا۔

۴۔ آدمی کے ناک کان کٹوانا۔

شیخ لادن نے ان گناہون کے کفارہ کی تفصیل لکھکر سلطان کے پاس بہیجدی سلطان نے اپنے وقایع نگار کو بلاکر حکم دیا کہ اوسکے عہد سلطنت کے روزنامچہ کو دیکھکر لکھے کہ ایسے گناہ کس قدر ہوئے ہین۔ اور شیخ لادن سے ہوچکر ان گناہون کے کفارہ کا تخمینہ لکھکر بہیجدے جس سے معلوم ہو کہ سلطان کو کس قدر سونا دینا ہے۔ سلطان کے روبرو جب یہ تخمینہ پیش ہوا تو اوس نے اپنے خزانچی کو حکم دیا کہ وہ اس قدر سونا عالمون کو دیدے مگر اس بات کا خیال رہے کہ خزانہ سے ایک کوڑی نہ دی جاے۔

اس حکم پر عالمون کو تعجب ہوا کہ سونا خزانہ سے نہ دیا جاے گا تو اور کہان سے دیا جاےگا اوںھون نے اس مسئلہ کو خزانچی سے حل کرنا چاہا تو اوس نے بیان کیا۔

سلطان کے پاس جو اور سلاطین تحائف بھیجتے تھے یا جو امیر ہدیہ دیتے تھے۔ اون سب کا حساب سالوار مرتب ہوتا تھا۔ سلطان حساب کو دیکھکر حکم دیتا تھا کہ یہ روپیہ خزانہ سے علیحدہ رکھا جائے کہ جب چاہوں اپنی مرضی سے اوسکو صرف کرون۔

خزانچی کی تقریر سنکر عالمون نے سلطان کی نیکیون کی بہت کچھ تعریف کی اور اوسکی تندرستی کی دعا مانگی۔

کفارہ دینے کے بعد سلطان کی طبیعت دمبدم متغیر ہونے لگی۔ حلق سے پانی اوتر نا بند ہوگیا۔ آخر شدائد مرض سے ۷ ذیقعدہ سنہ ۹۲۳ھ ۱۷ ۱۵۱۷ء بروز یکشنبہ انتالیس سال پانچ مہینے حکومت کرکے بہشت برین کو سدہارا جنات الفردوس نزلا - تاریخ وفات ہے۔

۹۲۳ھ

سکندر شہ ہفت کشور نماند نماند کسے چون سکندر نماند

سلطان سکندر کے خصائل

سلطان سکندر مشہور بادشاہون مین سے ایک تہا۔ حسن اخلاق اور سخاوت مین مشہور تہا۔ اوسکی طبیعت سادگی پسند تھی۔ مراسم و لباس شاہانہ مین تکلف کو پسند نہین کرتا تہا۔ ظاہر و باطن جمال صوری اور معنوی سے آراستہ تہا قوی اور ضعیف کو

ایک نظر دیکھا تھا۔ بد اخلاق۔ رند۔ اوباش آدمی۔ اوسکے پاس پھٹکنے نہ پاتا تھا۔ انفصال مقدمات۔ انتظام سلطنت۔ رعایا کو خوش کرنے مین ہمیشہ مصروف رہتا تھا۔ مصیبت زدون کی خود مدد کرتا۔ اگر گھوڑے پر سوار جاتا اور کوئی دادخواہ آتا تو اوس سے پوچھتا تو کون ہے۔ امرا کے وکیل اوسکے دربار مین رہتے تھے وہ اوسکا ہاتھ پکڑ کر اوسکے علاقہ کے وکیل کے سپرد کرتا۔ اور ایسی کوشش کرتا کہ مستغیث راضی ہو جاتا۔ وہ جس قدر محاصل کی جاگیر کسی کو دیتا اوس مین اگر اضافہ ہوتا تو وہ خود نہ لیتا جاگیردار کا حق ہوتا جاگیردار بھی ایسے سچے ہوتے کہ اضافہ کو اوس سے کبھی نہ چھپاتے۔ خزانہ گزاردیا۔ اگر کسی کو ملجاتا وہ پانیوالے کا حق ہوتا۔ سلطان اوسکو نہ لیتا۔ ظہر کی نماز پڑھکر عالمون کی مجلس مین بیٹھتا۔ قرآن شریف پڑھتا۔ مغرب کی نماز جماعت سے پڑھکر حرم سرا مین جاتا ایک گھنٹے کے بعد حرم سرا سے برآمد ہوتا۔ رات کو جاگتا دن مین دوپہر کو سوتا۔ رات کو ان کامون کو کرتا۔

مستغیثون کی فریادرسی۔

امورات سلطنت کی اصلاح۔

فرامین کی تحریر۔

خطوط سلاطین وقت کے نام۔

بڑے بڑے جید ستر و عالم اوسکی خلوت خاص مین موجود رہتے تھے - آدہی رات کے بعد وہ کہانا منگواتا یہ ستر و عالم بہی اوس کے سامنے بیٹہتے - خود کوچ پر بیٹہتا اور سامنے میز پر کہانا چناجاتا - مگر یہ عالم سلطان کے روبرو کہانا نہین کہاتے تھے جب سلطان کہانا کہا چکتا تو یہ عالم کہانا - اٹہوا کر گہر لیجاتے - بعض مورخ یہی لکہتے ہین کہ سلطان حفظ صحت کے لیے چہپا کر کچہہ شراب بہی پیتا تہا - ہر جاڑے مین کپڑے اور شالین محتاجون کو تقسیم کرتا تہا جمعہ کے روز روپیہ کی خاص مقدار خیرات کرتا تہا - شہر مین اوسکی حکم سے کئی جگہ پکی پکی خوراک محتاجون کو تقسیم ہوتی تھی - رمضان مبارک - بارہ وفات مین مساکین اور مستحقون کو شاہانہ خیرات دیتا تہا - اوس نے حکم دے رکہا تہا کہ شہنشاہی مین اوسکی سلطنت مین جو مساکین اور مستحق ہون اون کے مفصل حالات کی کیفیت اوسکے روبرو پیش ہو - جب یہ کیفیت پیش ہوتی تو مستحقون کو اونکے احتیاج کے موافق اتنا روپیہ دیتا کہ چہہ مہینے کو کافی ہوتا - اس بادشاہ کے عہد مین زراعت کی خوب ترقی تھی جس سے غلہ کی ارزانی رہتی تھی -

جب لشکر کسی مہم پر بہیجا جاتا تو اوسکو گہوڑون کی ڈاک کے ذریعہ جو ہر ایک سرا مین تیار رہتی تہی دو فرمان بہیجتا -

ایک صبح کی نماز کے وقت جس مین حکم ہوتا کہ لشکر سفر کرکے کہان ٹہیرے

دوسرا ظہر کی نماز کے وقت جس مین حکم ہوتا کہ لشکر کو قیام کے بعد کیا کرنا چاہیے۔ اگر پانسو کوس بھی لشکر جاتا۔ تو اس طریقہ مین کبھی فرق نہ آتا۔

متعصب بھی تھا اہل ہنود کے معابد کی مقامات پر زمین کے برابر کر دے۔ ایک دفعہ (قبل تخت نشینی) جب اوس نے سنا کہ تھانیسر مین بہت سے ہندو نہانے کے واسطے جمع ہوتے ہین تو اوس نے ایک مصاحب سے کہا۔

میرا ارادہ ہے کہ تھانیسر جا کر نہانے والون کو ٹھکانے لگاؤن۔

مصاحب۔ پہلے اس باب مین عالمون سے پوچھ لیجیے۔

سلطان نے عالمون کو جمع کیا۔ اونمین میان عبداللہ اجودہنی ملک العلما بھی تھے اون سے اس باب مین پوچھا۔

ملک العلما۔ تھانیسر مین کیا ہوتا ہے۔

سلطان۔ وہان ہنود جمع ہو کر نہاتے ہین۔

ملک العلما۔ آپ سے پیشتر جو سلطان بادشاہ تھے اونھون نے اس باب مین کیا کیا۔

سلطان۔ اونھون نے نہان مین کچھ تعرض نہین کیا۔

ملک العلما۔ جب اونھون نے تعرض نہین کیا تو آپ کو بھی مناسب نہین کہ ہندوون کے قدیمی معابد کو غارت کیجیے۔ آپ کو یہ چاہیے کہ ہندوونکی جو قدیمی رسم چلی آتی ہے اوس سے انھین منع نہ کیجیے

سلطان نے کو ملک العلمار کا جواب سنکر بہت غصہ آیا اور خنجر پر ہاتھہ رکھکر کہا۔

تو ہندوون کی مدد کرتا ہے اس لئے پہلے تجکو قتل کرونگا پھر ہندوون کو۔

ملک العلمار۔ جان تو خدا کے اختیار مین ہے بغیر حکم اوسکے کوئی نہین مرتا۔ جو ظالم کے پاس رہتے ہین وہ تو پہلے ہی جان سے ہاتھہ دہو چکے ہین۔ آپ نے مسئلہ پوچھا مین نے شرع کے موافق جواب دیا اگر شرعی احکام کا آپ کو پاس نہ تہا تو مسئلہ پوچھنا عبث تہا۔

اس تقریر کو سنکر سلطان کا غصہ دہیما ہوا اور کہا کہ

اگر آپ اس باب مین اجازت دیتے تو مسلمانون کے واسطے اچہا ہوتا۔

ملک العلمار

من آنچہ شرط بلاغست با تو درگفتم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

سلطان یہ سنکر مجلس سے اوٹھہ کر چلا گیا اور ملک العلما کو حکم دیا کہ کبہی ملنے کو آیا کیجیے۔

جو اہل ہنود کہ اسلام کی اطاعت کرتے تہے اون کو جاگیرین دیتا سرکشون متمردون کو قتل و جلاوطن کرتا۔

سالار مسعود غازی کے مزار پر جو سالانہ تہواریان ہوتی تہین اون کو تمام ممالک مین موقوف

کر دیا۔

عورتون کے مزارات پر جانیکا ارادہ تھا۔

ہر ایک کام کے لئے ایک دن اور ایک ایک وقت اسکے واسطے ایک ایک کام مقرر تھا جس مین فرق نہ آتا جو خور و نوش کسی کی مقرر تھا۔ اوس مین فرق نہ آتا ایک دفعہ ایک مولوی صاحب سلطان سے ملنے کو آئے اونکے لئے رسم مقرر ہوئی جس مین لحاظ موسم کے چھ شیشے شربت کے ہوا کرتے تھے۔ دوسری دفعہ مولوی صاحب موسم سرما مین آئے تو بھی چھ شیشے شربت کے تھے مولوی صاحب نے شیشون کو دیکھکر خدمتگارون سے کہا۔

سردیون مین بھی شربت

خدمتگارون نے جواب دیا کہ حضرت

جو حکم سلطان دیتا ہے۔ اوسکو تبدیل موسم تبدیل و ترمیم نہین کر سکتا۔

دریا خان وکیل کو حکم تھا کہ عدالت مین ہر رات تک بیٹھے۔ مقدمون کے فیصلہ کے لئے ایک قاضی اور بارہ علما مقرر تھے اور خاص جوان غلام اس کام پر مامور تھے کہ مقدمہ کی ہر نوبت مین جو کچھ کاروائی ہو اوسکی اطلاع بہ تفصیل سلطان کو دین۔ ہر روز اوسکے سامنے کل اشیا کا نرخ نامہ سلطنت کے تمام اضلاع کے حالات و واقعات

پیش ہوئے تہے ۔ اگر اون مین کوئی غیر مناسب بات دیکھتا تو اوسکی تحقیقات کا حکم دیتا تہا ۔ اوسکے قلمرو مین جو رچکار کا نام نہ تہا ۔ عید اور بارہ وفات کے دن سلطان کے حکم سے تمام قیدیون کی فہرست مرتب ہوکر اوسکے سامنے پیش ہوتی تہی ۔ اون مین سے جو قیدی کہ بقایا مالگذاری کی علت مین قید ہوتے اونکو چھوڑ دیتا تہا ۔ تقریر مربوط تہی ۔ خود شاعر تہا اوس کا مصاحب شیخ جمال کمبوہ دہلوی باکمال شاعر تہا ۔ جسکے دو شعر لکھتا ہون ؎

ما را ز خاک کویت پیراہنست بر تن ۔ آنہم ز آب دیدہ صد چاک تا بدامن

مرا از تیرہائے او پُرا ز پر گشت ہر پہلو ۔ کنون پرواز خواہم کرد سوئے آن کمان ابرو

شیخ علم کا بھی شایق تہا ۔ ایکدفعہ سلطان کو نوکری کے لئے فارسی خوان ہندون کی ضرورت ہوئی تو اوسنے مصاحبین سے پوچہا ۔

کدام ہندو بچہ ایست کہ فارسی میداند ۔

جواب ملا کوئی نہین ۔

یہ جواب سنکر ہندون کے ہر فرقہ کے آدمیون کو بلایا ۔ پہلے برہمنون سے کہا کہ فارسی پڑہین اونہون نے عذر کیا ۔

مہاراج ہمکو اپنے کرم و دہرم و دیا سے فرصت کہان جو فارسی پڑہین ۔

پھر چتریون سے کہا اونہون نے جواب دیا۔

حضور ہم اہل سیف ہین اہل قلم بنا نہین چاہتے۔

پھر ویس سے یہی سوال ہوا۔ اونہون نے کہا کہ

حضور۔ ہم تجارت پیشہ ہین۔ ہم کو اس کام سے فرصت نہین۔

جب کائتون کی نوبت آئی تو اونہون نے بسر و چشم قبول کیا اور اپنے حاکمون کی ویانداری کے سبب مسلمانون کے عہد سلطنت مین خوب عروج ہوا تھوڑے ہی دنون مین ہندون کو مسلمانون کے علم سے ایسی آگاہی ہوگئی کہ وہ خود درس دینے لگے۔ اوسی زمانہ مین پنڈت ڈوڈنگرمل آتشاعر بھی ہوگئے۔ جن کا یہ مطلع ہے۔

دل خون نشدی چشم تو خنجر نشدی گر ۔ رہ گم نشدی زلف تو ابتر نشدی گر

غرضکہ سلطان سکندر کا عہد ایک مبارک عہد تھا جس مین امانت دیانت۔ صداقت کے ساتھ کام ہوتے تھے۔ ادنیٰ و اعلیٰ مین اخلاق۔ خودداری۔ دیانتمندی ایسی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کا طریقہ نیا پیدا ہوگیا ہے۔ خداپرستی اور دیانت کی بہت قدر تھی۔ تحصیل علم مین غفلت نہوتی تھی صنعت کے کارخانے جاری تھے۔ سلطان کو تالیف کا بہت شوق تھا وہ ہر علم کی کتابین علما سے تصنیف کراتا

اوس نے امر گربھارہ کا ترجمہ شاستری سے فارسی مین کرایا۔ خراسان اور ہندوستان کے طبیبون کو بلا کر۔ دونون طرح کی طب کی کتابون سے مضامین انتخاب کرا کر اوس کا نام طب سکندری رکھا۔ جو طب مین ایک معتبر کتاب ہے اور ایک کتاب آئین و قوانین مرتب کی جس کا نام آئین سکندری رکھا جو ضخیم کتاب قوانین و دستور العمل کی ہے۔

سلطان ابراہیم کی تخت نشینی

جب سلطان سکندر نے آگرہ مین انتقال کیا تو امرا و عمائد افاغنہ نے یہ قرار دیا کہ سلطان ابراہیم تخت دہلی پر جلوس کر کے جونپور تک حکمران رہے اور اوس کا حقیقی بھائی شہزادہ جلال خان جونپور کا بادشاہ قرار دیا جاے اور وہ جونپور سے اوس طرف کے ملک پر حکمرانی کرے۔

مورخون نے تقسیم ملک کے دو بادشاہون مین کئی سبب لکھے ہین۔ مگر یہ سبب قرین قیاس ہے کہ سرداران افاغنہ سلطان ابراہیم کے غرور و تکبر سے ناراض تھے۔ اونھون نے بخیال عاقبت اندیشی۔ دو بادشاہون مین ملک کو اس واسطے تقسیم کیا کہ اگر سلطان ابراہیم سے کوئی امر خلاف طریقہ اب وجد صادر

ہو گا تو شہزادہ جلال خان اونکا حامی اور سرپرست بنے گا اور یہ خیال اونکا سلطان ابراہیم کی مابعد کی کارروائیون سے بہت ہی انسب معلوم ہوتا ہے۔

غرضکہ امرا نے اپنی تجویز کے موافق سلطان ابراہیم کو بڑے تزک و احتشام سے ۷ ذوالحجہ سنہ ۹۲۳ھ (۱۵۱۷ء) کو آگرہ مین تخت سلطنت پر بٹھایا اور شہزادہ جلال خان کو جلال الدین خطاب دیکر بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ جونپور کو روانہ کیا۔

چار مہینے کے بعد خانجہان لوحانی - رابری سے آیا - اور سلطان کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ سلطنت کو شترک رکھنے مین وزرا و وکلا نے سخت غلطی کی کیونکہ

دو جان ہر گز بیک پیکر نہ گنجند　　　دو فرماندہ بیک کشور نہ گنجند

سلطان ابراہیم تو پہلے ہی مشارکت کو ناپسند کرتا تھا۔ مگر امیرون کی ناراضگی کے اندیشہ سے چپ تھا۔ اب جو خانجہان لوحانی کو اپنا ہم خیال اور اپنی خواہش کا مددگار دیکھا تو جو عہد و پیمان کہ بھائی کے ساتھ کیے تھے اون کو بالائے طاق رکھکر مشورہ اپنے اعیان دولت کے بھائی کو بلایا۔ ہیبت خان گرگ انداز کو جو روباہ بازی مین طاق تھا اس کام کے لیے منتخب کر کے بھیجا اور سمجھا دیا کہ اوس سے کہنا کہ ایک معاملہ مین مشورہ لینا ہے جلد چلے آؤ۔ ہیبت خان گرگ انداز نے شہزادہ جلال خان کے پاس جاکر طرح طرح سے باتین بنا کر شہزادہ کو روانگی پر آمادہ کرنا چاہا مگر شہزادہ اس کی باتون

تاڑ گیا کہ جانے مین خیر نہین - اسلئے اوسنے جانے سے صاف انکار کیا جب ہیبت خان اپنے مقصد مین ناکام رہا تو اوسنے سلطان ابراہیم کو شہزادہ کے نہ آنے کی اطلاع دی - سلطان ابراہیم نے شیخزادہ محمد فرملی پسر شیخ سعید فرملی - ملک اسمٰعیل پسر علاء الدین جلوانی قاضی مجد الدین حجاب - سعید خان حجاب کو بھیجکر شہزادہ کو بلایا - مگر جب ان کا بھی افسون کارگر نہوا تو سلطان ابراہیم نے صوبہ جونپور کے امراو حکام کے نام فرمان بھیجے کہ شہزادہ کی اطاعت سے احتراز کرین اور جو امرا وسطوت ذی شوکت مثل دریا خان لوحانی حاکم ولایت بہار - نصیر خان حاکم غازی پور شیخزادہ محمد فرملی ضابطہ اودہ و لکھنو وغیرہ کو خلعت خاص و اسپ و خنجر اپنے رازدارون کے ہاتھ بھیجکر اونکی دلجوئی کی اور ۱۵ ذوالحجہ ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ع کو تخت مرصع پر جلوس کیا اور اعیان دولت کو حسب قدر خلعت و منصب عطا کیا اور سب کو مرہون احسان بنایا -

شہزادہ جلال خان کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ سلطان ابراہیم سے کوئی امید مدارا کی نہین رہی تو وہ جونپور سے کالپی چلا گیا - اور وہان جاکر سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور اوس نواح کے راجاون زمینداروں پر نوازش فرماکر لشکر کی تعداد بڑہائی -

اوس وقت اعظم ہمایون شروانی قلعہ کالنجر کا محاصرہ کئے ہوئے تہا - اوسکے پاس

پیغام بہیجا کہ آپ میرے بمنزلہ باپ اور چچا کے ہین آپکو معلوم ہے کہ بیٹے کوئی قصور نہین کیا۔ سلطان ابراہیم نے خود اپنے عہد کو توڑا ہے باپ کے ملک و مال سے جو کچھہ بطریق ارث مجکو ملتا تہا او سپر بہی اوس کا دانت ہے۔ آپ حق بجانب ہوکر میری مدد کرین۔

اعظم ہمایون شروانی پہلی ہی سلطان ابراہیم سے ناراض تہا۔ جلالخان کی حالت زار نے اور بہی اثر کیا اور وہ قلعہ کالنجر کا محاصرہ چہوڑ کر کالپی مین شہزادہ جلال خان کے پاس چلا آیا اور باہم عہد وپیمان ہوکر یہ قرار پایا کہ پہلے جونپور اور اوسکے مضافات پر تصرف کرنا چاہیے پہر اور فکر کیجاے گی۔ اس قرارداد کے بعد دونو جونپور کو روانہ ہوئے پہلے سعید خان پسر مبارک خان لودی حاکم اودہ کے سر پر چا چڑہے سعید خان سے مقابلہ نہو سکا۔ اسلئے وہ لکہنو مین چلا آیا اور تمام کیفیت سلطان ابراہیم کو لکہہ بہیجی۔

سلطان ابراہیم نے یہ حال معلوم کرکے ارادہ کیا کہ چیدہ لشکر لیجا کر اس فتنہ کو دفع کرے کہ اسی حال مین بعض خیر اندیشون کی صلاح سے اوسنے اپنے دوسرے بہائیون اسمعیل خان۔ حسین خان۔ محمود خان۔ دولت خان کو محمد خان کے سپرد کرکے حکم دیا کہ ان کو قلعہ ہانسی مین لیجا کر حفاظت سے رکہے اور ہر ایک کی خدمت کے لئے

دوحرم مقررکین اور اون کی خوراک پوشاک ودیگر یاحیتاج کا انتظام کیا - ۲۴ ذوالحجہ ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء کو بروز اتوار عازم جونپور ہوا جب بھوگاون مین پہونچا - تو اطلاع آئی کہ اعظم ہمایون شروانی معہ اپنے فرزند فتح خان کے شہزادہ جلال خان سے پھر کر سلطان کے پاس چلا آرہا ہے - اس خوشخبری سے سلطان ابراہیم کو تقویت ہوئی اور وہان قیام کرکے امیرون کو اوسکے استقبال کو بھیجا جب اعظم ہمایون آیا - تو اوسکو الطاف خسروانہ سے مرہون احسان کیا - اور آگے روانہ ہوا جب قنوج مین پہونچا تو یہان ملک قاسم حاکم سنبل سے جچند زمیندار جڑتولی پرگنہ کول کو جس نے عمر خان پسر سکندر خان سور کو شہید کردیا تھا قتل کرکے اور اوس فتنہ کو مٹاکر سلطان کے پاس حاضر ہوا - صوبہ جونپور کے کئی امراو جاگیر وارمثل سعید خان وشہزادہ فرملی وغیرہ سلطان کے پاس حاضر ہوکر دو تنخواہون مین داخل ہوئے -

قنوج سے سلطان ابراہیم نے اعظم ہمایون شروانی اعظم خان لودی - نصیر خان لوحانی وغیرہ کو بھاری لشکر اور نامی ہاتھی دیکر شہزادہ جلال خان سے لڑنے کو کالپی بھیجا شہزادہ جلالخان ان امرا کے پہونچنے سے پیشتر اپنے والدہ ورضائی نعمت خاتون بیوہ قطب خان لودی وعماد الملک وغیرہ کو قلعہ کالپی مین چھوڑکر تیس ہزار سوارون کی ساتھہ آگرہ کو روانہ ہوچکا تھا - امراے سلطانی نے قلعہ کالپی کا محاصرہ کیا پیچھے سے

سلطان ابراہیم بھی شامل محاصرین ہوگیا محصورین نے ایکدو دن لڑکر قلعہ کالپی حوالہ کیا۔ لشکر سلطانی نے قلعہ کالپی کو خوب لوٹا۔

ادوہر شہزادہ جلالخان آگرہ کے قریب پہونچا اور ارادہ کیا کہ بعوض کالپی کے آگرہ کو لوٹ کسوٹ کے برباد کرے کہ اتنے مین آدم خان کاکڑ سلطان ابراہیم کا بھیجا ہوا پہونچ گیا اور شہزادہ جلالخان کو باتون مین لگا رکھا کہ اسی اثنا مین سلطان کے بھیجے ہوئے امرا ملک اسمعیل پسر علاء الدین جلوانی۔ کبیر خان لودی۔ بہادر خان نوحانی۔ اٹھارہ ہزار سوار اور پچاس ہاتھی لیے ہوئے آدم خان کاکڑ کی مدد کو آپہونچے۔ جس سے آدم خان کاکڑ کو تقویت ہوئی اور اوسنے شہزادہ جلالخان سے کہلا بھیجا۔

کہ اگر بادشاہی کے خیال سے باز آؤ اور چتر نوبت نقارہ و دیگر سامان بادشاہی کو علیحدہ کر کے امیرون کی طرح رہنا چاہو تو مین سلطان سے کہکر تمہاری تقصیر معاف کرادون گا۔ یقین ہے کالپی تمہاری جاگیر مین رہے۔

شہزادہ جلالخان نے باوجود موجودگی تیس ہزار سوارون کے اپنے مشیرون کی مرضی کے خلاف بزدلی سے شرائط آدم خان کاکڑ کو مان لیا اور تمام سامان بادشاہی اوسکے پاس بھیجدیا آدم خان کاکڑ نے تمام حال سلطان ابراہیم کو لکھ بھیجا۔ سلطان

کالپی کو فتح کر کے اٹاوہ مین آگیا تھا کہ آدم خان کاکڑ کی عرضداشت پہونچی سلطان نے برخلاف استدعا آدم خان کاکڑ صلح کو نامنظور کیا اور شہزادہ جلال خان کے استیصال کے درپے ہوا جب شہزادہ کو نامنظوری صلح کی اطلاع ہوئی تو وہ گوالیار مین راجہ گوالیر کی پناہ مین چلا گیا۔ اوس کے تمام پرانے سپاہی ساتھ چھوڑ کر پریشان ہو گئے۔

سلطان ابراہیم اٹاوہ سے آگرہ مین مقیم ہوا۔ یہان سب امیرون نے جو اوس کے مخالف تھے اطاعت اختیار کی۔ سلطان نے ہیبت خان گرگ انداز و کریم خان توغ و دولتخان اندکو دہلی کی حفاظت پر مامور کیا اور شہزادہ جہویا محمود کو حفاظت قلعہ چندیری و وکالت شہزادہ محمد خان نواسہ سلطان ناصر الدین مالوی پر مقرر کیا انہی دنون مین میان بہورا امیر اعظم سلطان سکندر کو بلا سبب قید کر دیا اور اوس کی جگہہ اوسکے فرزند کو مقرر کیا۔

گوالیر کی مہم اور اوسکے نتائج

سلطان ابراہیم نے قلعہ گوالیر کی فتح کے لئے عزم شاہانہ کیا۔ اعظم ہمایون شروانی حاکم کڑہ کو تیس ہزار سوار اور تین سو زنجیر فیل دیکر قلعہ گوالیر کی فتح کو روانہ کیا۔ اور اوسکے

پہنچا اوسکی مدد کو بہکن خان پسر عالم خان لودی جلال خان لودی سلیمان فرملی بہادر خان لوحانی بہادر خان شروانی اسمعیل پسر ملک فیروز و خضر خان لوحانی وشہ خان برادر بہکن خان لودی آٹھہ امیرون کو لشکر جرار کے ساتھہ معہ چند حلقہ ہاتھیون کے روانہ کیا لشکر سلطانی نے قلعہ گوالیر کا محاصرہ کرلیا محاصرہ سے پہلے راجہ مان والئے گوالیر جو شجاعت و تدبیر مین ممتاز تہا انتقال کر گیا تہا۔ اوسکا فرزند بکرماجیت قایم مقام تہا اسنے استحکام قلعہ مین بہت کوشش کی مگر لشکر شاہی نے قلعہ باول گڈہ کو جسکو راجہ مان نے قلعہ کے متصل تعمیر کیا تہا نقبین لگا کر فتح کرلیا اس قلعہ مین ایک گائے رو مین یا مسی تہی اوسکو وہان سے اوٹھا کر دہلی مین بہیجدیا جہان اکبر بادشاہ کے زمانہ تک موجود تہی۔

شہزادہ جلال خان کا مارا جانا

جب لشکر سلطانی گوالیر مین پہونچا تو شہزادہ جلال خان گوالیر سے سلطان محمود خلجی کے پاس مالوہ چلا گیا تہا اوسنے شہزادہ کی مدارات اچہی طرح نہ کی تو وہ مالوہ سے کٹنگہ کو چلا گیا راستہ مین گونڈون کی ایک جماعت نے گرفتار کرکے سلطان ابراہیم کے پاس بہیجدیا سلطان نے خوش ہوکر امیرون کو جمع کیا اور اون کے سامنے

بہائی کو زنجیرون مین جکڑا ہوا بلایا اور قلعہ ہانسی کو بہیجدیا اور راستہ مین احمد خان کو بہیجکر قتل کرادیا۔ سچ ہے ؎

شربت سلطنت وجاہ چنان شیرین است ‌ ‌ کہ شہان از پئے آن خون برادر ریزند

خون آزردہ دلان راز پئے ملک مریز ‌ ‌ کہ ترانیز جہان جرعہ بساغر ریزند

بعد قتل شہزادہ جلالخان کے سلطان کا دہلی مین آنا اور غرور مین مبتلا ہونا

سلطان۔ ابراہیم بہائی کو قتل کراکر آگرہ سے دہلی مین آیا۔ چونکہ اب اوس کا کوئی رقیب وحریف باقی نہ رہا تہا اسلئے اوسپر غرور وتکبر سوار ہوا اور اوس نے باپ دادا کا طریقہ مروت واحسان جو امیرون اور عزیزونکی ساتہ تہا بہلادیا اور کہنے لگا۔

بادشاہون کی نکوئی قوم ہے نہ اوسکا کوئی رشتہ دار ہے سب اوسکے

نوکر ہین اونکو نوکرون کی طرح خدمت کرنا چاہیے۔

جو امیر کہ بہائی بندی کا دم بہرتے تہے اور سلطان بہلول اور سلطان سکندر کے ساتہ بیٹہتے تہے اونکو سامنے ہاتہ باندہ کر کہڑے ہونے کا حکم ہوا امراس حکم کی تعمیل کرتے تہے مگر دلمین گالیان دیتے تہے اور کچہ اور ہی تدبیرین سوچتے تہ

غرض سلطان ابراہیم کی ان باتون سے اتفاق جو افغانی عنصر مین تہا اوسپر نفاق غالب ہوا جس سے نے سلطنت افغانی کا خاتمہ کر دیا۔

میان بہوہ کو تو قید کر کے سلطان ابراہیم قتل کرا چکا تہا۔ اب اعظم ہمایون شروانی پر نزلہ عتاب ہوئی۔ اعظم ہمایون شروانی تسخیر قلعہ گوالیر پر مامور تہا۔ جیسا کہ اوپر لکہا گیا اور اپنے تردد مردانہ سے اہل قلعہ کو ایسا ضیق محاصرہ مین ڈالا تہا کہ وہ عنقریب اپنے آپ کو حوالہ کرنے پر آمادہ تہے کہ فرمان سلطانی اعظم ہمایون شروانی کی طلب مین پہونچا اوسنے محاصرہ قلعہ سے ہاتہ اوٹہایا۔ اور سلطان ابراہیم کے پاس آنے کو تیار ہوا۔ اوسکے دوستون نے سمجہایا کہ سلطان کا ارادہ آپ کی نسبت بد معلوم ہوتا ہے جسطرح اور امرا کے ساتہ پیش آتا ہے ویسا ہی سلوک آپکے ساتہ کرے گا۔ بہتر ہے کہ آپ نہ جائیے۔ اعظم ہمایون نے جواب دیا

کہ مین چالیس برس سے سلطان کا نمک کہا رہا ہون مجہسے نہین ہو سکتا کہ اوسکے حکم کی تعمیل نہ کرون۔

امرائے اعظم محمد خان لودی اور داود خان شروانی نے کہا کہ

بادشاہ مین اب یہ حواس باقی نہین کہ وہ تمہاری پہلی خدمت مین تمیز کرسکے تیرے پاس تیس ہزار سوار ہین بیٹون کے پاس چلا جا اور اپنی حفاظت کی تدبیر کر

ہمکو یقین ہے کہ تجکو اس واسطے بلایا ہے کہ میان بہولا اور حاجی خان کے

ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ تیرے ساتھ کرے۔

مگر اس جوانمرد نے پہر بہی وہی جواب دیا۔

کہ بادشاہ سے سرتابی کرکے مین اپنا موہنہ کالا نکرون گا۔ اور نہ نمک حرام

اپنے آپ کو کہواون گا۔

اس گفتگو کے بعد اعظم ہمایون شروانی دہلی کو چلا اثنار راہ مین خبر آئی کہ سلطان ابراہیم

نے محمود سرپانی اور حسین خان لودی ساہوخیل کو قتل کرادیا واود خان اور اللہ داد خان

اوسکے دوستون نے پہر سمجہایا۔

ابہی تک تجہہ پر کوئی آفت نہین آئی۔ اسی مین خیر ہے کہ یہان سے ہی

اپنے بیٹے کے پاس جونپور چلا جا۔

مگر پہر بہی اس نے نمانا جب دہلی کے قریب پہونچا تو سلطان کا حکم آیا کہ اپنے

گہوڑے ہاتہی حوالہ کرے اس حکم کے آتے ہی اس کا تمام لشکر ادہر اودہر چلا گیا۔

جب دہلی سے دو کوس پر پہونچا۔ تو سلطان کا آبدار مخلص نامی خزانہ اور لوازم سپہ سالاری

لینے آیا اور سلطانی حکم سے اعظم ہمایون کو ایک ٹٹو پر چہڑا کر شہر مین لے جا کر

قید کرادیا۔

قید کی حالت مین اعظم ہمایون شروانی نے سلطان ابراہیم کو عرضداشت بھیجی ۔

سلطان ابراہیم ۔ جو تیرے دل مین آئے وہ میرے ساتھ کر۔ مگر پہلے
میری دو باتین سن لے ۔

اول ۔ یہ کہ میرا بیٹا (اسلام خان سے مراد ہے) فتنہ انگیزی
پر مائل ہے اوس کا تدارک کر۔

دوم ۔ میرے وضو اور میرے آب دست کے لئے
پانی کو بند نہ کر۔

اس عرضداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بہادر خیرخواہ افسر کا پانی بند کیا گیا ۔ مگر اس بہادر نے پانی کی التجا اپنے نفس کے واسطے نہین کی بلکہ فرائض مذہبی کے ادا کرنے کے لئے مگر باوصف اس تکلیف کے پھر بھی خیرخواہی سے باز نہ آیا ۔ اور خیرخواہی بھی خود اپنے لخت جگر کے مقابلہ مین مگر سلطان ابراہیم نے اس کی خیرخواہی پر کچھ توجہ نہین کی اور نہ اعظم ہمایون شروانی نے اس عرضداشت کے سوا اور کوئی درخواست بھیجی آخر اس بہادر سپہ سالار کو سلطان ابراہیم نے قید خانہ مین قتل کرا دیا مگر یہ قتل بے اثر نہ رہا اس کا قتل ہونا گویا بادشاہت کا ہاتھ سے جانا تھا ۔

سلطان ابراہیم کی باغی امیرون سے لڑائی

اعظم ہمایون شروانی کا ایک بیٹا اسلام خان کڑہ کا بجاے اپنے والد کے حاکم تھا۔ سلطان ابراہیم نے اعظم ہمایون کو قتل کرکے بجاے اسلام خان کے احمد خان لودی کو مقرر کیا۔

اسلام خان کو جب اپنے والد کے قتل کا حال معلوم ہوا تو اوسنے باپ کے سارے ملک و مال پر قبضہ کیا اور لشکر جمع کرکے احمد خان لودی کو جو اوسکی جگہہ مقرر ہو کر آیا تھا۔ لڑکر شکست دی اور علم بغاوت بلند کیا۔

انہین دنون مین یہ خوشخبری آئی کہ قلعہ گوالیر فتح ہوگیا جب اس طرف سے سلطان کو اطمینان ہوا تو وہ کڑہ کے فتنہ کے تدارک مین مصروف ہوا کہ دفعتًا خبر آئی کہ اعظم ہمایون لودی و سعید خان لودی منجھلا بیٹا مبارک خان لودی کا جو امراے اعظم مین سے تھے لشکر گوالیر سے علیحدہ ہو کر اپنے جاگیر لکھنو کو چلے گئے اور اسلام خان کے ساتھ خط و کتابت کرکے فتنہ و فساد کو خوب چمکایا۔ سلطان ابراہیم نے یہ حال سنکر چارون طرف سے لشکر جمع کیا اور احمد خان برادر اعظم ہمایون لودی پر نوازش فرماکر اوس کو معہ اور امیرون کے لشکر جرار کے ساتھ مفسدون کی سرکوبی کو روانہ کیا۔

جب یہ لشکر قنوج کے قریب قصبہ بانگرمئو مین پہونچا تو اچانک اقبال خان غلام اعظم ہمایون شروانی نے کمین سے نکلکر حملہ کیا اور مار کوٹ کے بھگا دیا۔

جب یہ خبر سلطان ابراہیم کو پہونچی تو اوسنے تہدید آمیز فرمانون سے امیرون کو متنبہ کیا کہ جب تک تم باغیون سے اس ملک کو خالی نکروگے تو متمردون مین شمار ہوگے اور مین تمہارا سونہ نہین دیکھنے کا اسکے ساتھ کچھ امداد بھی بھیجی جس سے لشکر سلطانی پچاس ہزار ہوگیا۔ اور اوسکے مقابلہ مین باغیون کا لشکر چالیس ہزار تھا۔ جب دونو لشکر ایک دوسرے کے نزدیک آئے اور قریب تھا کہ باہم لڑائی شروع ہو کہ مقتدائے وقت شیخ راجو بخاری نے پند و نصائح سے باغیون کو سمجھایا جنھوں نے جواب دیا کہ اگر سلطان اعظم ہمایون شروانی کو قید سے رہا کر دے تو ہم اوسکے ملک سے باہر چلے جائینگے (شاید ان کو معلوم نہ تھا کہ وہ بیچارہ مارا گیا) اور دونو لشکر اپنے اپنے مقام کو چلے آئے شیخ راجو بخاری نے احمد خان لودی سپہ سالار سلطانی سے مشورہ کر کے سلطان کو اس باب مین عرضداشت بھیجی جس کو پڑھ کر سلطان آشفتہ ہوا اور فورًا دریا خان نوحانی حاکم بہار۔ نصیر خان نوحانی شیخزادہ فرملی کو حکم بھیجا کہ وہ ادہر سے باغیون کے استیصال کو روانہ ہون جب یہ دونو لشکر جمع ہوگئے تو باغیون کو اپنی کثرت تعداد پر گھمنڈ تھا۔ سلطان کے قوت طالع

کی خبر نہ تھی - جب دونو لشکر باہم لڑنے لگے - کشتون کے پشتے لگ گئے پہلی ایسی لڑائی شاید کبھی ہوئی ہو کہ میدان جنگ مین بہائی کا گلا بہائی - باپ کا گلا بیٹا - بیٹے کا گلا باپ کاٹے - تیر کمان سب نے پہینکدیئے تھے - تلوار چہری کٹاری کی لڑائی تھی جس نے خون کے نالے بہادیئے دس ہزار افغانون کے خون سے زمین کو سرخ بنادیا - آخر اقبال ابراہیمی کام کر گیا - عین کارزار مین ایک سلطانی کابلی سپاہی کی گولی اسلام شاہ کی پیشانی پر لگی جس سے زمین پر گر کر مر گیا -

اقبال خان بھی مارا گیا - سعید خان لوحانی اسیر ہوا - اور تمام لشکر تتر بتر ہو گیا - باغیون کا تمام ملک ومال سلطان کے قبضہ مین آیا - بادشاہ یہ خبر سنکر خوش خوش اپنے لشکر مین پہونچا اور اُسکی خیر خواہی کے صلہ مین بہت کچھ نوازش کی مگر امرائے سکندری کے کینہ سے سینہ صاف نہوا بلکہ اس فتح نے اور بھی مغرور بنادیا -

بہار مین بہادر خان کی بغاوت

جب سلطان ابراہیم نے بہت سے امیرون کو قید خانہ مین سڑا سڑا کر مار ڈالا - تو امیرون کے دلون مین خوف وہراس پیدا ہوا - دریا خان لوحانی حاکم بہار - خانجہان لودی - میان حسین خان فرملی نے سلطانی اطاعت سے سرتابی کی -

سلطان ابراہیم لودی سے چندیری کے چند اوباش شہزادون کو اشارہ کرکے میان حسین خان فرملی کو آدہی رات کے قریب سوتے ہوئے قتل کرادیا۔ اس واقعہ سے امیرزادن کے دلون مین سلطان کی طرف سے زیادہ نفرت اور ناامیدی ہوئی۔

انہین دنون مین دریاخان لوحانی حاکم بہار کا انتقال ہوا۔ اوسکا بیٹا۔ بہادر خان سلطان سے منحرف ہوکر بہار مین باپ کا جانشین ہوا۔ اور اپنا خطاب سلطان محمد اختیار کرکے سکہ وخطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور ایک لاکہ لشکر جمع کرلیا۔ جو امرا کہ سلطان ابراہیم سے ناراض تھے اوس سے آکر مل گئے۔ سعید خان فرزند اعظم ہمایون شروانی۔ دس ہزار سوار ساتھ لیکر اوس سے مل گیا۔ نصیر خان حاکم غازی پور میان مصطفیٰ سے شکست کہاکر سلطان محمد کے پاس چلا آیا۔ سلطانی لشکر کی کئی دفعہ سلطان محمد سے لڑائی ہوئی۔ مگر ہر دفعہ وہ ہی غالب آتا رہا۔ اور صوبہ بہار سلطان ابراہیم کی حکومت سے ہمیشہ کو آزاد ہوگیا۔

دولت خان لودی حاکم پنجاب کی بغاوت

اسی زمانہ مین دولت خان لودی پسر تاتار خان لودی کو۔ سلطان ابراہیم سے بلایا وہ خود تو نہ آیا اپنے چہوٹے فرزند دلاور خان کو بہیجدیا۔ دلاور خان جب سلطان

سکے پاس آیا۔

تو سلطان نے کہا۔

تیرا باپ کیون نہین آیا۔

دلاور خان۔

حضور پیچھے سے خزانہ لیکر آئے گا۔

سلطان ابراہیم۔

اگر تیرا باپ نہ آیا تو اوس کا بھی وہی حال ہوگا جو اور امیرون کا ہوا ہے

قیدخانہ مین جاکر دیکھہ کہ امیر کس طرح دیوارون سے لٹک رہے ہین۔

دلاور خان نے قیدخانہ مین جاکر دیکھا تو ہوش اوڑگئے۔ قیدخانے سے جب

واپس آیا تو سلطان نے کہا۔

تو نے دیکھا کہ جن امیرون نے مجھسے بغاوت کی اونکا کیا حال ہوا۔

دلاور خاں یہ سنکر سلطان کے سامنے ناک رگڑنے لگا اور موقعہ پاکر دہلی سے بھاگا

چھہ روز مین لاہور پہونچا اور باپ سے کہنے لگا۔

اگر تم اپنی حفاظت نکروگے تو سلطان ابراہیم تمکو بری طرح قتل کرے گا۔

دولت خان لودی نے یہ سنکر سوچا کہ اگر بغاوت کرتا ہون تو نمکحرام کہلاتا ہون اگر بغاوت

نہین کرتا تو سلطان ابراہیم کے قہر و غضب سے نجات ناممکن ہے۔ غرضکہ اوسنے دونو پہلوؤن پر غور کرکے مخالفت کو ترجیح دی اور اپنے فرزند دلاور خان کو کابل مین ظہیر الدین محمد بابر کے پاس بہیجا وہ دس روز مین کابل پہونچا اور محمد بابر سے تمام حال بیان کیا کہ سلطان ابراہیم اپنے باپ کے زمانہ کے امیرون کو بہت ستاتا ہے۔ دیوارون سے لٹکاتا ہے زندہ جلاتا ہے تیئیس امیرون کو مار کر اون کے خاندان کو تباہ کر چکا ہے۔ امراے سلطنت نے مجکو حضور کے پاس بہیجا ہے وہ حضور کی تشریف آوری کے منتظر ہین جس وقت حضور نے ہندوستان مین قدم رکھا وہ سب خدمت گذاری کو حاضر ہون گے۔

دلاور خان جس زمانہ مین کہ محمد بابر کے پاس حاضر ہوا اوس وقت محمد بابر اپنے فرزند کامران کی شادی مین مصروف تہا جب شادی سے فارغ ہوا تو اوس نے خدا سے دعا مانگی کہ

اگر ہندوستان کی بادشاہت میری قسمت مین ہے تو ہندوستان کے آم اور پان میرے لئے تحفہ بہجوا۔ اون کو اپنے لئے فال نیک سمجھون گا۔

محمد بابر یہان یہ دعا مانگ رہا تہا کہ اوہر دولت خان لودی نے شہد کی ہانڈیون مین آم رکھکر احمد خان کے ہاتہ محمد بابر کے پاس تحفتاً بہیجے جب دلاور خان نے آمون کو بادشا[ہ]

کے روبرو پیش کیا۔ بادشاہ اون کو دیکھہ کر باغ باغ ہو گیا۔ تخت سے اوترکر خدا کا شکر کیا۔ اور ولاور خان اور محمد خان کو گھوڑے خلعت دیے اور ہندوستان کی تسخیر کی تیاری کی۔

عالم خان عرف سلطان علاء الدین فرزند سلطان بہلول لودی کو جو سلطان ابراہیم لودی سے بداعیہ سلطنت نواح سرہند مین لڑا اور شکست کہا کر محمد بابر بادشاہ کے پاس کابل مین چلا گیا تہا اوسکو اپنے امیر ساتہہ کرکے ہندوستان بہیجا۔ عالم خان لشکر کو لیے ہوے سیالکوٹ مین آیا اور اوس نواح کے رئیسون کو مطیع کرتا ہوا لاہور مین پہونچا یہان آکر عالم خان اور دولت خان لودی نے امراے مغل سے کہا کہ بادشاہ محمد بابر کے آنے سے پہلے تم ہماری مدد سے دہلی کو فتح کرلو جب اونہون نے انکار کیا تو عالم خان اون سے علیحدہ ہوکر دہلی کو روانہ ہوا۔ راستہ مین اسمٰعیل خان جلوانی اور اور امیر جو سلطان ابراہیم سے مایوس ہوکر پرگنون مین رہتے تہے۔ ساتہہ ہو لیے قریب چالیس ہزار کے لشکر جمع ہو گیا۔

عالم خان نے آکر دہلی کا محاصرہ کیا۔ سلطان ابراہیم یہ حال سنکر عالم خان کی طرف متوجہ ہوا۔ اور دہلی سے چہہ کوس ورے قیام کیا۔ رات کو عالم خان نے شبخون مارا صبح ہوتے تک تمام لشکر کو درہم وبرہم کردیا کئی امیر سلطان ابراہیم کر جلال خان

وغیرہ عالم خان کے پاس چلے آئے۔

سلطان ابراہیم چند مصاحبین کے ساتھ اپنے خیمے مین یہ حال دیکھ رہا تھا جب لشکر عالم خان کا لوٹ پر لوٹ پڑا اور عالم خان کے پاس تھوڑے سے آدمی رہ گئے تو سلطان ابراہیم نے حملہ مردانہ کیا اور عالم خان کو اپنے سامنے سے بھگا دیا عالم خان پنجاب کو چلا گیا سلطان ابراہیم دہلی مین آکر مقیم ہوا۔

ظہیرالدین محمد بابر بروز جمعہ غرہ ماہ صفر سنہ ۹۳۲ھ ۱۵۲۵ء کو بارادہ تسخیر ہندوستان کابل سے روانہ ہوکر قریہ یعقوب مین آیا۔ یہان شہزادہ ہمایون جو بدخشان مین لشکر جمع کرنے کیلئے گیا تھا باپ سے آملا۔ محمد بابر جب سیالکوٹ مین آیا تو یہان عالم خان سلطان ابراہیم سے شکست کھا کر بادشاہ کے پاس پہونچا۔ سیالکوٹ سے محمد بابر آگے بڑھا متصل لاہور کے دولت خان اور اوس کا پسر غازی خان چالیس ہزار فوج سے مقابلہ پر آمادہ ہوئے مگر پھر بغیر لڑے بھڑے۔ قلعہ ملوٹ کو چلے گئے۔ محمد بابر نے قلعہ ملوٹ کا محاصرہ کیا دولت خان نے امان چاہی۔ اور اوس کا پسر غازیخان پہاڑون مین چلا گیا۔ محمد بابر نے قلعہ ملوٹ کو فتح کرکے لوٹا اوسمین غازیخان کا کتب خانہ قیمتی اور نفیس کتابون کا تھا اوسکو لوٹ کر بہت خوش ہوا اوس مین سے کچھ کتابین خود رکھین کچھ شہزادہ ہمایون کو دین کچھ کامران کے پاس کابل بھیجدین اور ملوٹ سے غازیخان کے

تعاقب مین روانہ ہوا اغاز یخان پہاڑون مین ہوتا ہوا سلطان ابراہیم کے پاس پہونچ گیا
دولتخان لودی نے ہمیشہ کے لیئے سلطان ابراہیم کے قہر و غضب سے نجات پائی ۔
دلاورخان پسر دولتخان لودی محمد بابر کے پاس حاضر ہوکر دولتخواہون مین داخل ہوا ۔
چند لعبض امرا سے سلطان ابراہیم تقاضائے تشریف آوری محمد بابر کے پاس آگئین
اور سلطان ابراہیم کا ایک امیر مبن چلوانی چار ہزار سوارون سے محمد بابر کے پاس حاضر
ہوکر اوس کا جانبدار بن گیا اس کے بعد محمد بابر نے دہلی کی طرف قدم بڑہایا سلطان
ابراہیم بابر بادشاہ کی آمد کا حال سنکر دہلی سے چلا پانی پت کے میدان مین دونو بادشاہون
کا مقابلہ ہوا اتفاق باہمی کا بڑا ہو کہ جس کے باعث سلطان ابراہیم ایک لاکھ فوج
سے بابر بادشاہ کے مقابلہ مین جس کے پاس کل بارہ ہزار یا پندرہ ہزار فوج تھی ۔
۱۸ ۔ رجب ۹۳۲ھ روز جمعہ کو شکست کہا کر قتل ہوا اور اسیر سلطنت لودی کا خاتمہ ہوگیا
شہید شدن ابراہیم تاریخ قتل ہے ۔
۹۳۲ھ

سلسلہ اولاد ۱۲ شیر خان لودی

ابن شاہین خان ابن فیروز خان ابن بہرام ابن احمد خان ابن ساہو خان
ابن اسحاق ابن عمر خان ابن بڑنگی ابن سیانی ابن لودی ابن شاہ حسین

- محمد خان
- احمد خان
  - اسد اللہ خان
    - حقداد خان
      - رحیم داد خان
        - احمد یار خان
          - سعد اللہ خان
            - الٰہ یار خان
              - عبد اللہ خان
                - محمد شیر خان
                  - محمد امداد خان
                    - محمد رضا علیخان
                      - قاسم علیخان
                      - ہاشم علیخان
                      - خورشید علیخان
                    - محمد منور علیخان
                      - محمود علیخان
                      - حامد علیخان
                      - لیاقت علیخان
                    - محمد عبد الحکیم خان
                  - محمد نور خان
                  - محمد حسن خان
                    - محمد عنایت اللہ خان
                      - حبیب اللہ خان
                      - عزیز احمد خان
          - عالم خان
          - کمال خان

† میرے برادر معظم جنکی کریمانہ توجہ سے یہ تاریخ مکمل ہوئی ۱۳۲۵ھ کو قدرت حج بیت اللہ و زیارت روضہ نبوی صلعم سے مشرف ہو کر بخیریت تمام معہ جملہ ہمراہیوں کے واپس آئے

شیر خان لودی اور اوسکی اولاد کے حالات

شاہین خان والد شیر خان لودی نے ملک سکندر تحفہ کے لشکر کا آگا روکنے مین جو سلطان بہلول لودی اور دوسرے افغانون کی گرفتاری کے لئے پہاڑ پر بہیجا گیا تہا ۸۴۳ھ / ۱۴۳۹ع کو اپنی جان قوم اور قومی ہیرو سلطان بہلول پر نثار کی جیسا کہ سلطان بہلول لودی کے حالات مین لکہہ آیا ہون تو اوسوقت اوسکا فرزند شیر خان رحم مادر مین یتیم ہو گیا تہا۔

جب پیدا ہوا تو اس در یتیم کو سلطان بہلول لودی نے اپنے چچازاد بہائی کی یادگار سمجہکر بیٹون کی طرح پالا اور شیر خان نام رکہا۔

کچہہ عرصہ تو شیر خان آغوش مادر مین اپنے چچا کے ساتہہ لوٹ مار مین شریک رہا اور جب سلطان بہلول نے ملک سکندر تحفہ کو شکست دیکر سرہند پر پانی پت تک قبضہ کر لیا تو شیر خان سلطان بہلول کے قبایل کے ساتہہ سرہند مین چلا آیا سلطان نے اسکی بود و معاش کے لئے ایک جاگیر عطا کی۔

شیر خان جب نابالغی کے مرحلے طے کر چکا تو نوجوانی کی اُمنگ اور شجاعت فطری کے جوش نے ترغیب دی کہ اپنے محسن کا لڑائیون مین ہاتہہ بٹاؤ اس ترغیب سے وہ سلطان بہلول کا ہر ایک معرکہ مین مثل بہادر سپہ سالار کے

قوت بازو رہا۔

بعد انتقال سلطان بہلول کے سلطان سکندر نے اس بہادر سپہ سالار کو اپنے امیروں میں داخل کیا۔ مگر قضا نے اس منصب پر زیادہ عرصہ تک نہ رہنے دیا۔ اور سنہ ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ء میں فوت ہوگیا۔ شیر خان کے دو فرزند محمد خان۔ اور احمد خان تھے سلطان سکندر نے منصب امارت محمد خان کو دیکر باپ کا جانشین کیا۔ اور احمد خان کو ہزار سواروں کا سپہ سالار بنایا سلطان سکندر کے بعد جب سلطان ابراہیم تخت نشین ہوا۔ تو یہ دونوں انہیں منصبوں پر مقرر رہے سنہ ۹۳۲ھ ۱۵۲۵ء میں سلطان ابراہیم پانی پت کے مقام محمد بابر سے لڑکر مارا گیا۔ تو احمد خان نے سلطان ابراہیم کا ساتھ دیا۔

محمد خان بھائی کی مفارقت دایمی اور اس انقلاب سلطنت سے متاثر ہوکر سرہند میں چلا آیا اور فرط غم سے ترک دنیا کرکے گوشہ نشین ہوا اور سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ء کو لاولد فوت ہوگیا

اسد اللہ خان۔ احمد خان کا فرزند سرہند میں تھا کہ تیر اقبال شیر شاہی طلوع ہوا شیر شاہ نے بذریعہ قطب خان لودی۔ اسد اللہ خان کو بلایا۔ اور ہزار سواروں کی افسری دیکر ملک بہار میں جاگیر عطا کی۔ اسد اللہ خان سلیم شاہ کے عہد تک اسی منصب پر رہا۔ مگر جب عدلی جانشین ہوا تو اس نے اسکی جاگیر کو ضبط کرلیا اسباب یہ

آزردہ ہوکر سرہند مین چلا آیا - اور پھر یہان سے سکندر سوری حاکم پنجاب کے
پاس چلا گیا - اوس نے بہی قدر و منزلت سے رکہا - مگر اس قدر و منزلت کا بہت
جلد خاتمہ ہوگیا - سکندر سور نے سرہند کے مقام ہمایون سے شکست کہائی
اور پنجاب کو چلا گیا - اسد اللہ خان بھی لاہور تک گیا - اور پھر سرہند مین واپس
آکر ۹۶۳ھ ۱۵۵۵ء کو فوت ہوگیا - اسکے دو فرزند -
حقداد خان اور رحمان خان تھے - رحمان خان تو مالوہ باز بہادر کے پاس چلا گیا
اور حقداد خان آگرہ مین آکر اکبر بادشاہ کی فوج مین ملازم ہوا اور یہان ہی متاہل ہوکر سکونت
مستقل اختیار کی - اور ۱۰۱۵ھ ۱۶۰۶ء مین فوت ہوگیا اسکا فرزند -
رحیم داد خان باپ کے عہدہ پر ۱۰۴۹ھ ۱۶۳۹ء تک رہ کر فوت ہوگیا - اسکا فرزند -
احمد یار خان تھا جسکا انتقال ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ء مین ہوا اسکے تین فرزند -
سعد اللہ خان - کمال خان - عالم خان تھے باپ کے مرتے ہی - ان تینوں کا
شیرازہ جمعیت پریشان ہوا -
سعد اللہ خان کول (علی گدہ)[۵۱] آکر حاکم کول کا ملازم ہوگیا - عالم خان - اور کمال خان

---

۵۱ علی گدہ کا قدیمی نام کول ہے - اور علی گدہ اوس قلعہ کا نام ہے جو شہر سے دو میل کے فاصلہ پر
بجانب شمال ہے - چونکہ قلعہ مذکور کے قریب حکام ضلع کی کچہریان تہین - اسواسطے علی گدہ کو زیادہ

سنبل اور جونپور چلے گئے سعد اللہ خان کا سنہ ۱۲۰۸ھ مین انتقال ہوگیا اور اوسکا فرزند اللہ یار خان علی گڈہ سے آگرہ چلا آیا اور یہان سنہ ۱۱۶۰ھ کو فوت ہوگیا اوس کا فرزند

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۶ ۔ شہرت ہوگئی رفتہ رفتہ یہ ضلع بہی علیگڈہ کے نام سے نامزد ہوگیا اور کول قصبہ رہا ۔ ۱۸۵۷ع سے کول کو بہی علی گڈہ کہنے لگے۔

اگرچہ یہ شہر مدت سے مخزن علوم مشرقی تہا۔ مگر اٹھارہوین صدی عیسوی کے ربع اخیر سے سید نقوی جواد الدولہ عارف جنگ[1] سر سید احمد خان مرحوم ۔ سی[2] ۔ ایس ۔ آئی ۔ کے[3] سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ ایل[4] ۔ ایل ۔ ڈی ۔ کی بے مثال ہمت اور قومی ہمدردی سے یہ شہر معدن علوم مشرقی و مغربی ہوگیا جسکے جواہر (تعلیم یافتہ) تمام ملک مین قدر و منزلت کی نظر سے دیکہے جاتے ہین ۔ میرا مطلب تاریخ کول یا علی گڈہ لکہنے کا نہ تہا ۔ یہ آرزو تہی کہ محمڈن کالج و بانی کالج کے تیمناً و تبرکاً مختصر حالات لکہکر اس ناچیز تاریخ کو متبرک بناؤن مگر حسب وطن میری آرزو کے خلاف ہے ۔ چونکہ مجکو اسکی بہی خاطر عزیز ہے اس لئے حسب ذیل حالات لکہنے کے بعد اصل مقصد کی طرف رجوع کرونگا ۔ کول جسکو کسی راجہ قوم ڈور نے آباد کرکے اوسپر مستحکم قلعہ تعمیر کیا تہا قلعہ کو (جسپر اب جامع مسجد بنی ہوئی ہے) سنہ ۵۸۹ھ / ۱۱۹۳ع مین قطب الدین ایبک غلام شہاب الدین غوری نے تسخیر کرکے مسمار کیا جسکے نشانات ابتک موجود ہین ۔

سنہ ۶۵۲ھ / ۱۲۵۴ع مین بعہد ناصر الدین محمود ابن شہاب الدین التمش ۔ بحکم بہاء الدین قتلغ خان ۔ بلبن شمسی حاکم کول نے بقیہ آثار قدیمہ کو مٹا کر ایک مینار کنگرہ دار بطور یادگار کے بنوایا جسکی بنا ہی تعمیر کے وقت سوگز تہا

[1] یہ خطاب بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے ۱۸۴۲ع مین سید مرحوم کو دیا تہا ۔

[2] یہ خطاب اور تمغہ انڈیا آفس انگلینڈ مین بحکم ملکہ معظمہ ڈیوک ارگائیل کے ہاتہ سے ۱۸۶۹ع مین سید مرحوم کو عطا ہوا تہا ۔

[3] یہ خطاب اور تمغہ سید کو ۱۸۸۸ع کو بمقام علی گڈہ ۱۸۸۸ع کو بذریعہ فرمان ملکہ معظمہ سید مرحوم کو عطا ہوا تہا ۔

[4] یہ ڈگری ڈاکٹر اوف لا کی ۱۸۸۹ع مین اڈنبرا یونیورسٹی سے سید مرحوم کو ملی تہی ۔

عبداللہ خان اور اونکے فرزند محمد شیر خان تھے محمد شیر خان کے ہاتھ سے ایک خانہ جنگی مین دو آدمی مارے گئے اور یہ بخوف بازپرس آگرہ کو خیرباد کہکر مہابن ضلع متھرا مین چلے آئے اور یہان اپنے فرزند محمد نور خان کو معہ بیش قیمت سرمایہ کے چھوڑکر دہلی مین چلے گئے اور وہان بادشاہی فوج مین افسر ہوگئے۔ اتفاقاً ایک لڑائی مین مارے گئے محمد نور خان تنومند قدآور سپاہی تھے بچپن سے ہی اونکو ورزش اور کشتی کا شوق تہا اونکی شہ زوری کی روایتین اس زمانہ مین مبالغہ سمجھی جائینگی اسواسطے قلم انداز کی گئین غرضکہ جب اونکو ہر ایک فنون سپہ گری مین کامل مہارت ہوگئی تو اونہون نے بیانہ وغیرہ دیہات سے چند افغانون کو ملازم رکھکر مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کی رفاقت اختیار کی اور ایک عرصہ تک اپنی بہادرانہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۷ ۔ ۳۰۰ فیٹ کی بیان کی جاتی ہے بعد مین کچھ حصہ بالائی مینار مذکور کا خود گرگیا یا گرا دیا گیا۔ اوسکے دروازہ زینہ پر سنگ مرمر مینار مین یہ کتبہ کندہ تھا۔

ہذاہ العمارت فی عہد مملکت سلطان اعظم مالک رقاب امم۔ ناصر الدنیا والدین سلطان السلاطین ہادی الامان بالاہل الایمان وارث ملک سلیمان صاحب خاتم فی ملک العالم ابوالمظفر محمود بن سلطان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ۔

بامر ملک العالم الکبیر۔ اعظم قتلغ خان بہاء الحق والدین ملک السر والسین سلبن الشمسی فی ایام ایالتہ وام معالیہا فی العاشر من الرجب سنہ ۶۵۲ اثنا خمسین بستمایتہ (یہ مینار بعد غدر سنہ ۱۸۵۷ء کے گرا دیا گیا۔)

سنہ ۱۱۴۰ھ مطابق ۱۷۲۷ء کو نواب ثابت خان حاکم کول نے قریب مینار جامع مسجد بنوائی جسکے شرقی دروازہ پر یہ تاریخی قطعہ کندہ ہے۔

	بعہد داور عالم محمد شاہ دین پرور بنا چون کرد ثابت خان بہادر مسجد جامع	❁	کہ از پیشانیش پیداست نور ظل سبحانی مکارم گفت تاریخش۔ بگیتی قبلۂ ثانی ۱۱۴۰	

خدمات سے مہاراجہ موصوف کو خوش رکھا مگر جب خورشید اقبال سرکار انگریزی طلوع ہوا تو محمد نور خان کے دل مین ادائے خدمات سرکار انگریزی کا شوق پیدا ہوا آخر ادای خدمات سرکار انگریزی کے جوش مین رفاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر ترک کر کے بحضور لارڈ لیک صاحب بہادر حاضر ہو گئے لارڈ موصوف اس خیال سے کہ اون کو آیندہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸ — ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء مین سرسید احمد خان مرحوم نے جنکا سلسلہ نسب چھتیس واسطون سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے — چوہتر ایکڑ زمین پریڈ کی گورنمنٹ سے اس شرط سے لیکر کہ اگر خدانخواستہ مدرسہ نہ رہے تو زمین مذکور معہ مکانات تعمیرہ گورنمنٹ کے قبضہ مین آجاے گی محمڈن کالج تعمیر کیا - مولوی صفدر حسین نے کیا خوب تاریخ تعمیر موزون کی ہے جسکے دو شعر مین بھی یہان لکھتا ہون ؎

ظاہر مین تھے سو ہی سب باطن مین آٹھ سو ہجری　　اے سامعین سنئے للہ دل لگا کر

تھی فکر مجکو اک دن تاریخ مدرسہ کی　　بولا یہ ملہم غیب اظہار ہ سنئے بجہتر ۱۲۹۲ھ

کالج کی قایمی مین جستقدر مشکلین کہ سید کے مقابل ہوئین اون سے مین بھی کسیقدر واقف ہون مگر اونکی ہمت عالی نے سب کو مغلوب کر لیا (مفصل حال حیات جاوید مین ملاحظہ کیجیے) اور وہ قوم کا فدائی کاسہ گدائی لیکر ملکون ملکون پھرا اور جو کچھ ملا اوسکو سر آنکھون پر رکھ لیا -

کبھی اونہون نے سرمایہ مدرسہ کو ترقی دینے کے لئے نمایشگاہ علی گڈہ مین کتابون کی دوکان کھولی کبھی وہ نیشنل دا الفیٹر بنے اور گلے مین جھولی ڈالکر بھیک مانگی -

کبھی اونہون نے پینی ریڈنگ کا جلسہ کیا - اور سٹیج پر کھڑے ہو کر حافظ کی یہ غزل پڑہی اور ایک دو شعر حسب حال اپنی طرف سے ایزاد کیے -

بہت سے معرکہ کارزار دیکھنے کا اتفاق ہوگا اپنی فوجی طاقت کو بہادر افسر اور سپاہیون کی افزایش اور پرورش سے ترقی دینا چاہتے تھے اس لیئے دل سے شہ زور قد آور تنومند شجاع - دلیر - افسر اور سپاہی کے شایق تھے

ضمیمہ حافظ صفحہ ۱۶۹	ساقیا برخیز در دہ جام را	حافظ	خاک بر سر کن غم ایام را	
	محرم راز دل شیدائے من		کس نمی بینم ز خاص و عام را	
	گرچہ بدنامیست نزد عاقلان		ما نمی خواہیم ننگ و نام را	
	قوم ما اے قوم ما از بہر تو	سرسید	دادہ ام بر باد ننگ و نام را	

سنہ ۱۸۸۴ء کو لاہور مین جاکر جو لکچر دیا وہ مجکو آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے اس موقعہ پر تقریباً دس بارہ ہزار سامعین اعلیٰ عہدہ دار سرکاری عمایدہ اہل اسلام و اہل ہنود لاہور موجود تھے کہ سرسید نے اون کو مخاطب کر کے کہا فرض کرو کہ مین بدعقیدہ ہون - مگر اے بزرگان پنجاب مین آپ سے پوچھتا ہون کہ اگر ایک کافر مرتد آپ کی قوم کی بھلائی مین کوشش کرے تو کیا آپ اوسکو اپنا خادم اور خیرخواہ نہ سمجھین گے - آپ کے لئے دولت سرا بنانے مین جسمین آپ آرام کرتے ہین - اور آپ کے بچے پرورش پاتے ہین - یا آپ کی مسجد بنانے مین جس مین آپ خداے واحد ذوالجلال کا نام پکارتے ہین - چوڑھے - چمار - قلی - بت پرست بدعقیدہ سب مزدوری کرتے ہین - مگر آپ نہ کبھی اوس دولتخانہ کے دشمن ہوتے ہین نہ اوس مسجد کے منہدم کرنے پر آمادہ ہوتے ہین -

آپ مجکو بھی اس مدرسہ کے قایم کرنے مین ایک قلی چمار کی مانند تصور کیجیے اور اسی سیدھی محنت اور مشقت سے اپنے لئے گھر بنتے دیکھیے اور اس وجہ سے کہ اوسکا بنانے والا یا مزدوری کرنے والا

اور یہ صفتین خاص طور پر محمد نور خان مین جمع تھین جسکا شہرہ بجالت رفاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر لارڈ موصوف کے کانون تک پہونچا تھا - اس لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۰- ایک قلی چار ہے اپنے گھر کو ست ڈہا ئے -

غرضکہ جسطرح ممکن ہوا ایک قلیل سرمایہ بہم پہونچا یا اور اس سے کسیقدر شاندار عمارتین بنوا ئین - مگر افسوس کہ اوس قلیل سرمایہ کو بھی نظر کہا گئی - ۱۸۹۵ء کو شیام بہاری لال ہیڈ کلارک محکمہ سکرٹیری نے بقدر ایک لاکہ پانچہزار چار سو تیرہ روپیہ کے نقصان پہونچایا جس سے مسلمانون کو جسقدر رنج ہوا اوسکا لکھنا دشوار ہے سرسید کو تو ایسا صدمہ ہوا کہ جس سے وہ اسلام کا حامی قوم کی ترقی تعلیم کا فدائی - اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کے ۱۸۹۸ء کے نصف اخیر مین -

ان اللہ وملایکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین - آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما -

پڑہتا ہوا - بہشت برین کو سدہارا غفر لہ تاریخ وفات ہے)

۱۳۱۵

سرسید کے دو فرزند سید حامد و سید محمود تھے سید حامد تو اونکی زندگی مین فوت ہو چکے تھے - اور سید محمود نے بعد انتقال سرسید کے وفات پائی - سید محمود کے فرزند رشید - راس مسعود ہین جنکی تعلیم پر گورمنٹ کو خاص توجہ ہے اگست ۱۹۰۶ء کو بغرض تعلیم بیرسٹری ولایت چلے گئے دعا کرتا ہون کہ خدا اونکو علم و دولت سے بہرہ مند فرمائے -

سرسید کے انتقال کے بعد سچ یہ ہے کہ مسلمانون کی کمر ٹوٹ گئی تہی - ہر فرد اسلام کہہ رہا تھا کہ کالج کا اب ہیلی - مگر خدا کو منظور نہ تھا کہ سرسید کی موجودہ یادگار جسکے قایم کرنے مین اونہون نے روپیہ پیسا گھر بار کہو دیا مٹ جانے دے - اسلئے اوس نے نواب مہدی علیخان

لارڈ موصوف نے انکو ایک پلٹن کا کمیدان مقرر کیا - اور انکے رفیقون کو بھی عہدے دیئے -

سنہ ۱۲۱۹ھ ۱۸۰۴ع کو لارڈ بیک صاحب بہادر نے قلعہ بھرتپور کا محاصرہ کیا - تو اس محاصرہ مین محمد نور خان شریک تھے ایکدفعہ محمد نور خان چند ماتحتون کو لیکر فصیل قلعہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۱ - محسن الملک کے دل مین نیکی ڈالدی اور وہ خدا کا بندہ کمر ہمت باندھ کر مسلمانون کی ڈوبتی کشتی کا کھیوا بن گیا - اور اپنی سرگرم کوششون سے ثابت کر دیا کہ وہ سید مرحوم کے نعم البدل ہین -

اگرچہ سید مرحوم کے انتقال کے بعد قوم مین قدرتاً جوش ہمدردی پیدا ہو گیا تھا - یا دوسری قومون کی - قومی ہمدردی نے اونکو چونکا دیا تھا - مگر نواب محسن الملک کی سحر بیانی - اوس جوش کے ابھارنے مین یا اوسکو عملی طور پر ظاہر کرنے مین ممد و معاون ہوئی - گویا یہ شعر آپکی شان مین صادق آتا ہے ؎

اثر لبھانے کا محسن دپیارے تیرے بیان مین ہے ... کسیکی آنکھ مین جادو تیری زبان مین ہے

آپ کی توجہ اور سعی سے تعلیمی ترقی کا یہ حال ہے کہ تقریباً آٹھ سو طلبا ہر حصہ ملک کے بورڈنگ ہوس مین رہکر تعلیم پاتے ہین - اور آیندہ بھی طالب العلمون کا تانتا لگا ہوا ہے - مگر افسوس کہ بہت سے طالب علم بورڈنگ ہوس مین گنجایش نہونے کے باعث کالج کے استفادہ سے محروم ہین - خدا اس نقص کے دفعیہ کی قوم مین توفیق عطا فرمائے -

مالی حالت کالج کی اگرچہ قابل اطمینان ہے - کیونکہ آمدنی خرچ سے کسیقدر بڑھی ہوئی ہے

جا چھڑے۔ مگر پیچھے سے مدد کے نہ آنے سے اور گولیون کی بوچھار
سے نیچے اُتر آئے۔ مگر جسم گولیون سے چھلنی تھا۔ اس بہادری
کے صلہ مین لارڈ لیک صاحب بہادر نے ایک گاؤن ضلع مرٹھ مین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۲ (بجٹ ۱۹۰۶ء) مگر یہ بجٹ انتظامی خست کا باعث ہے۔ ابھی منتظمان مدرسہ کو بہت کچھہ کرنا باقی ہے جسکے لئے عام مسلمانون کی ہمدردی اور روساء کی فیاضی کی بہت ضرورت ہے تاکہ سرسید کی یادگار قایم ہوسکے۔ میرے نزدیک تو جو عملی ہمدردی عام مسلمانون نے یا روساے اہل اسلام نے کی ہے وہ عام مسلمانون کی تعداد کے لحاظ سے اور روساء ذیشان کی آمدنی ریاست کے اعتبار سے کچھہ بھی نہین۔

مین چاہتا تھا کہ اس موقعہ پر ایک چھوٹی سی قوم کی ہمدردی کا اونکی تعداد کے لحاظ سے اور اوسی قوم کے روساء عالی شان کی فیاضی کا اونکی ریاست کے اعتبار سے عام مسلمانون کی ہمدردی اور روساء عظیم الشان اہل اسلام کی فیاضی کے ساتھہ مقابلہ کرتا جس سے ثابت ہوجاتا کہ انکی ہمدردی اور فیاضی کے ساتھہ اہل اسلام کی ہمدردی اور فیاضی کچھہ بھی نسبت نہین رکھتی مگر مصلحتاً قلم کو روک لیا تاکہ خود مجکو بھی شرمندہ ہونا پڑے۔

تہ دل سے دعا کرتا ہون کہ خدا تعالیٰ قیام یادگار سرسید مرحوم کی مسلمانون کو توفیق عطا کرے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

عطا کیا - جو ابتک اونکی اولاد کے قبضہ مین ہے - اسکے بعد اور بہی جاگیرین
حین حیات وقتاً فوقتاً عطا ہوتی رہین جو اونکی وفات کے بعد ضبط ہوگیئین

محمد نور خان نے سنہ ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ع مین انتقال کیا - اسکے دو فرزند -
محمد اسد داد خان - محمد حسن خان تھے - محمد اسد داد خان نے علاوہ علم
عربی و فارسی کے سرویری کے کام کو حاصل کیا - اور بعہدہ نیٹو سرویر ملازم گورنمنٹ
ہو کر علیگڈھ مین مامور ہوئے آپ کی شادی علی گڈھ مین ماموری سے پہلے
ہوچکی تھی اس واسطے انہون نے سکونت مستقل علیگڈھ مین اختیار کرکے
کچھہ جائداد پیدا کی -

علیگڈھ کی ماموری کے بعد آپ کی ماموری مختلف مقامات پر ہوتی رہی
اخیر ماموری آپ کی بغرض تعین سرحداین روے ستلج ممالک گورنمنٹ و دیگر
روسا کے ہوئی اور آپ واسطے تصفیہ سرحد گورنمنٹ و سرکار پٹیالہ و سرکار نابہہ
املوہ علاقہ ریاست نابہہ مین آئے - تو مائی چند کور صاحبہ رانی مہاراجہ
جسونت سنگہہ صاحب بہادر نے جو بوجہ نابالغی اپنے پوتے مہاراجہ بہرپور سنگہہ
صاحب بہادر منتظم ریاست نابہہ تہین - محمد اسد داد خان کی کارگذاری و دیانت
کی قدر فرما کر اپنی ملازمت مین لے لیا - پہلے تحصیلدار املوہ مقرر ہوگئے

چند روز کے بعد بائی صاحبہ نے اونکو تاکید کی کہ اپنے قبائل کو بلالیں۔ آپ نے اپنے فرزند محمد اوصاف علیخان کو بلالیا۔ اور وہ آتے ہی نہانہ دار املوہ مقرر ہوئے۔ غدر سنہ ۱۸۵۷ء میں گورمنٹ انگریزی گورمنٹ کی طرف سے انتظام ضلع لودیانہ [۵۱] مہاراجہ ہیرسنگھ صاحب بہادر والی ریاست نابہہ کے تفویض ہوا۔ تو مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح نے محمد اسد داد خان کو پولیٹیکل افسر فوج ماموره ضلع لودیانہ کا مقرر فرمایا۔

محمد اسد داد خان نے زیر حکم مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح بمشورہ اپنے بھائی محمد حسن خان سررشتہ دار رکسٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع لودہیانہ ایسا انتظام کیا کہ بغاوت کی ہوا تک ضلع لودہانہ میں نہ آنے دی۔ تمام ضلع میں اور نیز شہر میں امن و آمان رہا۔

ایک دفعہ باغی حملہ کرکے شہر لودہیانہ میں آنا چاہتے تھے کہ حسب الحکم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر محمد اسد داد خان فوج ریاست کو لیکر باغیوں کے سدراہ ہوئے

---

[۵۱] صحیح نام لودیانہ ہے لودہیانہ یا لودہانہ غلط مشہور ہے۔ کیونکہ اس شہر کو سنہ ۸۸۴ھ میں دو لودی افغان سرداروں نہنگ اور یوسف نے آباد کیا تھا۔ اسواسطے اسکا نام لودی کے نام پر لودیانہ رکھا گیا۔ جو بگڑ کر لودہیانہ یا لودہانہ مشہور ہو گیا۔

اس موقعہ پر کچھہ سپاہی اور افسر ریاست نابہ کے قتل و زخمی ہوئے اور باغی نقصان اوٹھا کر لودیانہ سے بالا بالا چلے گئے۔

محمد اللہ داد خان کی اس کارگذاری سے حضور مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح بہت خوش ہوئے۔

بعد رفع غدر محمد اللہ داد خان حاکم جوڈیشل ریاست نابہ مقرر ہوئے اور محمد اوصاف علی خان پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر اور محمد اللہ داد خان کے دوسرے فرزند محمد منور علیخان تہانہ دار املوہ مقرر ہوئے۔

محمد اللہ داد خان حاکم جوڈیشل ریاست نابہ سے ترقی پا کر میر منشی محکمہ عالیہ اجلاس خاص (اس محکمہ مین حضور مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح بذات خاص۔ بغرض انتظام ریاست و داد دہی رعایا کے اجلاس فرماتے تہے) مقرر ہوئے اور محمد اوصاف علیخان عہدہ پرائیویٹ سکرٹری سے ترقی پا کر اپنے والد کی جگہہ حاکم جوڈیشل ہوئے۔

محمد اللہ داد خان کا ۵ جون ۱۸۶۳ء کو انتقال ہوا۔ تو بجائے اونکے محمد منور علیخان۔ میر منشی محکمہ عالیہ اجلاس خاص اور راقم تیسرا فرزند محمد عبد الحکیم خان وظیفہ خواروں مین بوجہ خورد سالی منسلک ہوا۔

کچھہ دنون کے بعد محمد منور علیخان معتمد حاضر باش محکمہ عالیہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب ہوئے۔ اور راقم اونکی جگہہ اور محمد اوصاف علی خان بدستور حاکم جوڈیشل رہے۔

اسی اثناء مین مقدمہ قتل سردارنی مہتاب کور بیوہ سردار ارجن سنگھہ رنگڑ ننگل والہ وزہر خورانی مہاراجہ بہرپور سنگھہ صاحب بہادر ہوا۔ اس مقدمہ مین محمد اوصاف علیخان اور سردار گوربخش سنگھہ و سردار بلونت سنگھہ سوتیلا فرزند سردارنی مذکور ریاست سے علیحدہ ہوئے محمد اوصاف علیخان ریاست سے علیحدہ ہوکر علیگدہ اپنے وطن مین چلے گئے۔

۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو محمد اوصاف علیخان کا انتقال ہوا انکے تین فرزند قاسم علیخان ہاشم علیخان۔ خورشید علی خان ہین۔ قاسم علیخان اہلمد دہرم ارتھہ وغیرہ محکمہ بخشی خانہ ریاست نابہہ مین مقرر رہے۔ اور ہاشم علی خان گہر پر اور خورشید علیخان ریاست پٹیالہ مین تہانہ دار رہے۔

محمد منور علیخان معتمد محکمہ لفٹننٹ گورنر پنجاب سے بصلہ حسن کارگذاری مقدمہ قتل سردارنی مہتاب کور بیوہ سردار ارجن سنگھہ رنگڑ ننگل والہ ترقی پاکر دیوان صدر ریاست نابہہ ہوئے اور جب راجہ راجگان مہاراجہ ہیرا سنگھہ صاحب بہادر

جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔اے۔مسندارا سے ریاست نابھہ ہوئے
تومحمد منور علیخان۔ ناظم ضلع پہول۔ ضلع املوہ۔ ضلع بادل ہوکر حاکم جوڈیشل
ریاست نابھہ ہوئے اب حضور مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ کی نظر پرورش
اور قدر دانی سے ممبر کونسل محکمہ عالیہ اجلاس خاص ہین آپکے دو فرزند۔

۱۔ محمود علیخان جو انسپکٹر پولیس ریلوے ہین۔ انکا فرزند محمد لیاقت
علیخان ہے جو فوج مین وظیفہ خوار ہے۔

۲۔ حامد علیخان تھا جس نے ایف اے تک محمڈن کالج علیگڈہ مین
تعلیم پائی اور پھر ریاست کی طرف سے وظیفہ خوار ہوکر بغرض تعلیم ڈاکٹری میڈیکل
کالج لاہور مین داخل ہوا۔ منجملہ پانچ سال کے تین سال کی پڑہائی ختم کرلی تھی۔
کہ درد گردہ شروع ہوا۔ اور حسب تجویز پرنسپل کالج مذکور نابھہ مین چلا آیا۔ اور بعد
کسیقدر افاقہ کے بغرض تبدیل آب وہوا علیگڈہ گیا۔ وہان فالج ہوگیا۔ اور
اسی عارضہ مین ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء کو عین جوانی مین فوت ہوگیا۔

تیسرا فرزند محمد اللہ داد خان کا محمد عبدالحکیم خان مولف تاریخ ہذا بدنام کنندہ نکونامے
چند ہے۔ البتہ یہ فخر حاصل ہے کہ حضور راجہ راجگان۔ مہاراجہ ہیرا سنگھ
مالوندر بہادر کا قدیمی نمکخوار ہے اور وکالت ممالک متحدہ کا پاس شدہ وکیل ہے۔

محمد حسن خان فرزند دویم کیدان محمد نور خان آپ نے علاوہ تعلیم عربی و فارسی کے کاررروائی محکہ جات مال (بندوبست و تحصیلداری وغیرہ) مین مہارت پیدا کی اور بتلاش معاش اپنے وطن سے پہلے اپنے بھائی محمد اللہ داد خان کے پاس املوہ مین آئے یہان سے لودہانہ مین جاکر ڈپٹی کمشنر لودہانہ رکٹس صاحب بہادر کے سرشتہ دار ہوگئے غدر ۱۸۵۷ء مین ڈپٹی کمشنر صاحب موصوف کے سرشتہ دار تھے۔ پھر بصلہ حسن کارگزاری ایام غدر صدر قانون گو لودہانہ ہوئے اور پھر تحصیلدار پھر اله ضلع لودہانہ ہوگئے عہدہ تحصیلداری سے حسب الطلب مہاراجہ بھر پور سنگہ صاحب بہادر گپاس ریاست نابھہ مین چلے آئے یہان آکر معتمد حاضرباش محکمہ اجنٹ صاحب بہادر انبالہ ہوئے اس عہدہ سے تبدیل ہوکر مختلف عہدون پر مامور ہوتے رہے اور بعہد مہاراجہ بھگوان سنگہ صاحب بہادر گپاس مدار المہام ریاست نابھہ ہوئے اور بعہد مہاراجہ ہیرا سنگہ صاحب بہادر بالقابہ کچھ عرصہ بدستور مدار المہام رہے اور پھر مہتمم بندوبست ہوئے بعد اختتام بندوبست ۱۸۸۶ء کو سفر حجاز اختیار کیا اور بعد حصول زیارت حرمین شریفین واپس آکر ۱۸۸۸ء کو فوت ہوگئے۔ آپ کے ایک فرزند محمد عنایت اللہ خان ہین اور اون کے دو فرزند حبیب اللہ خان اور عزیز احمد خان ہین

نوٹ سلسلہ نسب مین ظاہر کرچکا ہون کہ لودی کے تین فرزند

سیانی نیازی دوناٹی تھے۔ سیانی کے فرزند بڑنگی کی اولاد
لودی کے نام سے مشہور ہوئی مگر جب بڑنگی کی تیسری پشت
مین دو بہائی ساہو اور یوسف ہوئے ساہو کی اولاد لودی ساہو
خیل اور یوسف کی اولاد لودی یوسف خیل کے نام سے معروف
ہوئی شاخ لودی ساہو خیل کی اولاد کا حال لکہہ چکا۔ شاخ لودی
یوسف خیل کا اب شروع کرتا ہون

شاخ لودی یوسف خیل مین دولت خان لودی (اول) ۱۳-۱۴۱۲ء مین دہلی کا بادشاہ تھا جسکو خضر خان نے مغلوب کرکے سیدون کی سلطنت کی ابتدا کی۔ دولت خان (دویم) حاکم پنجاب تہا جس نے ابراہیم لودی کے ظلم سے بچنے کے لئے اپنے چہوٹے فرزند دلاور خان کو بہیجکر محمد بابر کو بلایا مگر پہر اپنے ناروا فعل کو خلاف حمیت افغانی سمجہہ کر معہ اپنے فرزند غازی خان کے محمد بابر سے لاہور کے قریب لڑا اور صلح کے بعد ندامت سے فوت ہوگیا۔ غازیخان سلطان ابراہیم کے ساتہہ محمد بابر سے لڑ کر مارا گیا۔ دلاور خان محمد بابر کا ہواخواہ رہا محمد بابر نے بہی خطاب خانجہان دیکر معزز امیر بنایا آخر مغلون کی خیر خواہی مین شیر شاہ سوری نے ہمایون کو شکست دیکر اسکو قتل کرادیا۔
دلاور خان کا بہتیجہ عمر خان لودی کا فرزند دولت خان (سویم) تہا اسکو عبدالرحیم خانخانان

فرزند بیرم خان خانخانان نے اپنا رفیق بنایا اور اسکو اپنے بھائی کی طرح سمجھتا تھا جسقدر فتوحات کہ عبدالرحیم خانخانان کو حاصل ہوئین وہ تمام دولتخان لودھی کی پامردی سے تھین جب اکبر بادشاہ خاندیس اور قلعہ اسیر کو فتح کرکے آگرہ واپس آنے لگا تو اپنے فرزند دانیال کو وہان چھوڑ آیا۔ شہزادہ نے دولت خان (سویم) کو عبدالرحیم خانخانان سے جدا کرکے اپنی رفاقت مین لے لیا۔ چند روز کے بعد شہزادہ دانیال کی رفاقت مین دولت خان (سویم) کا انتقال ہوگیا۔ اسکے دو فرزند احمد خان اور پیر خان تھے۔

جب بعد اکبر کے جہانگیر بادشاہ ہوا تو اوس نے بسبب جوہر ذاتی اور قابلیت فطری کے پیر خان کو اپنے امیرون مین داخل کرکے خطاب صلابت خان معہ فرزند عطا کیا اور ایسا مورد عنایت ہوا کہ جس کسی کا قصور جہانگیر معاف نہین کرتا تھا صلابت خان (پیر خان) کی سفارش سے معاف کر دیتا تھا چند روز کے بعد جہانگیر نے مزید عنایت سے صلابت خان (پیر خان) کو خطاب خانجہان عطا کیا اور شہزادہ پرویز کی مدد کو دکن بھیجدیا اور پھر صوبہ دار دکن مقرر کیا بعد انتقال جہانگیر کے جب شاہجہان تخت نشین ہوا تو خانجہان بادشاہ سے متوہم ہوگیا جسکی وجہ یہ تھی کہ شاہجہان کی بغاوت رفع کرنے کو خانجہان بحکم جہانگیر اور نورجہان بیگم مقرر ہو کر گئی بادشاہ جہان سے لڑا تھا۔ اگرچہ بادشاہ نے خانجہان لودی کی استمالت بھی کی مگر بدگمانی اسکے دل سے رفع نہوئی آخر ۱۰۳۹ھ مین خانجہان ایک رات آگرہ سے بلا اطلاع بادشاہ

کے چلدیا جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اوسکے پیچھے لشکر بھیجا۔

دہولپور کے قریب دریاے چنبل کے کنارے خانجہان اور بادشاہی لشکر مین لڑائی ہوئی جسمین حسین داماد اور عظمت فرزند خانجہان کام آئے اور خانجہان دریا کو عبور کر کے معہ رفیقون اور بیٹون کے دکن نظام الملک کے پاس چلا گیا۔

شاہجہان خود استیصال خانجہان پر عازم دکن ہوا اور وہان جا کر آصف خان کے فرزند ارادت خان کو خطاب اعظم خان دیکر خانجہان کے استیصال پر مامور کیا۔

جہاگاون مین دوبارہ خانجہان اور بادشاہی لشکر مین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین خان جہان کا بھتیجہ بہادر مارا گیا اور خانجہان دکن سے مالوہ کو چلا گیا کالنجر کے قریب پہونچا تھا کہ وہان کے حاکم نے بادشاہی خیر خواہی مین کالنجر سے نکلکر خانجہان سے جنگ کی اس لڑائی مین اوسکا بیٹا حسن خان قید ہوا۔

ان صدمات نے خانجہان کو لڑکر جان دینے پر مجبور کیا اسلیے اوسنے اپنے رفیقون سے کہدیا کہ وہ مرنے مارنے پر آمادہ ہے تم کیون اپنی جان کہوتے ہو چلے جاؤ اس کہنے پر اکثر اوسکے رفقا و ملازم چلے گئے۔

آخر وہ فوج شاہی سے بہادرانہ لڑکر معہ اپنے فرزند عزیز خان کے سنہ ۱۰۴۰ھ مین قتل ہوا۔

سیانی ۔ ابن لودی کے دوسرے فرزند اسمعیل شاخ سور کا بیان

اسمعیل کے تین فرزند سور ۔ نوخانی ۔ مہیان تھے سور کی اولاد سور کے نام سے مشہور ہے سور کی آٹھویں پشت میں تین بھائی ۔ بہار الدین ۔ رکن الدین صدرالدین تھے ۔ رکن الدین لاولد فوت ہوا ۔ بہار الدین کا ابراہیم جد شیر شاہ لودی اور صدرالدین کی چوتھی پشت میں نسو اور سدو دو بھائی ہوئے ۔ نسو کے غازی خان اور اوس کا فرزند سلطان ابراہیم اور سدو کا سلطان سکندر اور کالا پہاڑ تھا جنکا ذکر بیازر خان سدانی کے ضمن میں آئیگا ۔

سلطان بہلول لودی کے حال میں معلوم ہوگا کہ جب سلطان بہلول لودی ۔ دہلی سے دیپالپور گیا اور پیچھے سے محمود شاہ شرقی نے دہلی کو آگھیرا تو سلطان بہلول نے قبائل افاغنہ کے پاس افغانستان خط بھیجکر اُن کو بلایا خطوں کے پہونچتے ہی قبائل کے قبائل افغانستان سے ٹڈی دل کی طرح سلطان بہلول لودی کے پاس جمع ہوگئے سلطان ان کو لیکر عازم دہلی ہوا ۔

محمود شاہ شرقی نے سلطان کے قریب آجانے پر فتح خان ہروی کو لشکر جرار اور جنگی ہاتھی دے کر مقابلہ کو بھیجا ۔ مقابلہ ہوتے ہی افغانوں نے فتح خان ہروی کو مار لیا

لشکر ہزیمت اوٹھاکر محمود شاہ شرقی کے پاس پہونچا- اور وہ بغیر لڑے بھڑے جونپور چلا گیا
اسکے بعد جب افغان افغانستان کو جانے لگے تو سلطان نے اونکو بذل و کرم سے
نہال کر کے رخصت کیا اور اپنے امیرونکو حکم دیدیا کہ افغانستان سے جو افغان تمہارے
پاس آئے اوسکا گذارہ اوس کی خاطر خواہ مقرر کردو اگر اسکے خلاف کیا تو تمہاری سب جاگیر ضبط
کیجائے گی-

افغانون نے افغانستان مین جاکر سلطان کے بذل و کرم اور پرورش کا حال بیان
کیا تو نغری - باروہری سے جو کوہ سلیمان کی ایک شاخ دریاے گومل کے کنارے
چھہ کروہ طویل ہے-

شیر شاہ کے دادا کا حال و شیر شاہ کی پیدایش

ابراہیم خان - فرزند بہار الدین پنجاب مین آکر مستخان لودی ساہو خیل جاگیر دار ہریانہ
دہیکال کا جو بجواڑہ مین قیام رکھتا تھا ملازم ہوا چند روز کے بعد مستخان سے رخصت ہوکر
حصار فیروزہ مین جمال خان سارنگ خانی کا ملازم ہوا یہان اسکے پوتہ فرید (شیر شاہ)
پیدا ہوا-

جمال خان سارنگ خانی نے ابراہیم کو چند گانون - نارنول مین بطور جاگیر بتعدد چالیس سوار

سے تعلقات کے یہان سے ابراہیم خان کا فرزند میان حسن باپ سے علیحدہ ہو کر مسند عالی خان اعظم عمر خان شروانی کالکاپوری کا جو صوبہ سرہند مین بطور شاہ آباد پائل پور کا جاگیردار تھا ملازم ہوا جب مسند عالی خان اعظم عمر خان شروانی کالکاپوری بجائے تاتار خان متوفی حاکم لاہور مقرر ہوا تو وہ جاتے ہوئے میان حسن کو پرگنہ شاہ آباد مین - بہاولی اور چند دیگر دیہات جاگیر مین دے گیا -

چند سال کے بعد ابراہیم کا نارنول مین انتقال ہو گیا۔ یہ سنکر میان حسن مسند عالی خان اعظم عمر خان شروانی کالکاپوری کے پاس جو سلطان بہلول کے ساتھ تھا گیا اور اوس سے باپ کی تعزیت کے لئے نارنول جانے کی اجازت مانگی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ تمام متعلقین کو لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہو جاؤنگا دنیاوی غرض کے لئے آپ کی خدمت ترک کرنا مناسب نہین سمجھتا -

مسند عالی نے یہ سنکر جواب دیا کہ تو خوب جانتا ہے کہ مینے اپنی جاگیر سے حصہ دیدیا ہے اور آدمیون کی گنجایش میرے پاس نہین اور تیرے باپ کے متعلقین تیرا سہارا ڈھونڈتے ہین تو باپ کی جاگیر کے علاوہ اور بھی جاگیر پا سکتا ہے - مین اپنی قوم کا بدخواہ نہین جو اپنی منفعت کے لئے تھوڑی جاگیر پر کہو دن الیتان رکھونگا جمال خان سارنگ خانی سے کہکر نہ صرف تیرے باپ کی جاگیر بلکہ اوس سے بیشتر

گاؤن کا اضافہ کرا دون گا۔

دوسرے روز مسند عالی خان اعظم عمر خان نے جمال خان سارنگ خانی کو بلایا اور میان حسن کی سفارش کرکے علاوہ اوسکے باپ کی جاگیر کے چند دیہات اور اضافہ کرا دیے۔ اور اپنی طرف سے خلعت و گھوڑا دیکر رخصت کیا۔ میان حسن نے جمال خان سارنگ خانی کو اپنی خدمتون سے بہت خوش کیا۔

سلطان بہلول لودی کے بعد سلطان سکندر نے صوبہ جونپور اپنے بھائی باربک شاہ سے لیکر جمال خان سارنگ خانی کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ بارہ ہزار سوار نوکر رکھکر اون کی جاگیرین بادشاہ کی طرف سے مقرر کر دے۔

جمال خان سارنگ خانی نے میان حسن کی حسن خدمتون کے صلہ مین پرگنہ سہسرام - حاجی پور - خواص پور ٹانڈہ جاگیرین دے کر پانچ سو سوارون کا جاگیردار مقرر کیا۔

فرید شیر شاہ کے بھائیون کی تفصیل

میان حسن کے آٹھ فرزند - اس تفصیل سے تھے۔

فرید (شیر شاہ) اور نظام خان پہلی بیوی پٹھانی سے۔

علی و یوسف دوسری بیوی سے۔

خرم و شادی خان تیسری بیوی سے۔

سلیمان اور احمد کنیز سے۔

میان حسن سلیمان اور احمد کی مان پر فریفتہ تہا۔ اور فرید (شیر شاہ) اور نظام کی مان کی بات بہی نہ پوچہتا تہا۔ اسی سبب سے۔ فرید (شیر شاہ) اور نظام سے بہی بیزار تہا اور کبہی کبہی سخت سست بہی کہہ بیٹہتا تہا۔ ایکدن میان حسن فرید سے کسی بات پر بگڑا اور وہ ناراض ہوکر جمال خان سارنگ خانی کے پاس جونپور چلا گیا۔

میان حسن نے جمال خان سارنگ خانی کے پاس عرضداشت بہیجکر فرید کو بلایا فرید جانے سے انکار کرکے تحصیل علم مین مصروف ہوا چند روز مین عربی مین کافیہ اور اوسکی شرح اور فارسی مین گلستان بوستان سکندر نامہ ازبر یاد کیا۔ فلسفہ تاریخ کی چند کتابین پڑہین گذشتہ بادشاہون کی تاریخین پڑہنے کا زیادہ شوق تہا۔

چند سال کے بعد میان حسن جمال خان سارنگ خانی کے پاس جونپور مین آیا تو اوسکی عزیزون نے باپ بیٹون مین ملاپ کرادیا۔ میان حسن نے انتظام جاگیر کا فرید کے سپرد کیا۔

فرید نے جاگیر پر جاکر عدالت و سیاست سے ایسا انتظام کیا کہ تمام جاگیر مین داک

بیٹھ گئی اور مالگذاری بلا وقت وصول ہونے لگی تھوڑے دنوں مین پرگنے آباد خزانہ معمور ہو گیا۔

چند روز کے بعد میان حسن جونپور سے واپس سہسرام مین آیا تو بیٹے کا انتظام دیکھکر آنکھین کھل گئین مگر سوتیلی مان کے تن بدن مین آگ لگ گئی اور اوس نے موقعہ پاکر میان حسن سے کہا۔

تمنے وعدہ کیا تہا کہ جب تیرے بچے سیانے ہونگے تو اونکو انتظام جاگیر سپرد کرونگا اب سلیمان احمد جوان ہو گئے اپنے وعدہ کا ایفا کرو۔

اگرچہ میان حسن کو فرید کی بڑائی۔ شرافت۔ خوش انتظامی اجازت نہ دیتی تہی کہ وہ انتظام جاگیر فرید سے لیکر سلیمان کے حوالہ کرے مگر فرید سمجھ گیا کہ سوتیلی مان کا ایکدن منتر اونپر کارگر ہوگا اسلیے اوسنے پہلے ہی جاگیر کے انتظام سے ہاتھ اوٹھا لیا۔ اور باپ سے رخصت ہو کر تلاش معاش آگرہ جانے کے ارادہ سے کانپور مین آیا وہان اعظم ہمایون شروانی حکومت کرتا تہا۔ شروانیون سے جو کانپور مین تھے۔ فرید کی دعوت کی اوس مجمع مین ایک شخص پر نظر پڑی جو طرز و وضع سپاہیانہ مین سب سے ممتاز تہا۔ فرید نے شروانیون سے پوچھا کہ یہ جوان کون ہے۔ پہلے تو اونہون نے کہا اسکا نام اسمعیل ہے اور شروانی ہے پھر کہا کہ سوری ہے۔

فرید نے اسمعیل سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو۔ اسمعیل نے منظور کیا اور دو نو اگرہ مین آئے۔

یہان دولت خان لودی کا خوب طوطی بولتا تھا وہ سلطان ابراہیم کی ناک کا بال بنا ہوا تھا۔ بارہ ہزار سوارون کا افسر تھا۔ فرید نے اسکا دامن پکڑا اور ایسی خدمت کی کہ دولت خان کہا کرتا تھا۔ کہ فرید کی خدمتون سے مین نہایت شرمندہ ہون۔ ایک روز دولت خان نے فرید سے خوش ہوکر کہا کہ جو تمہاری خواہش ہو اوسے بیان کرو مین اوسمین حتی المقدور سعی کرون گا۔

فرید نے جب دولت خان کو اپنے اوپر مہربان دیکھا تو ایک واجب العرض لکھکر پیش کی جسکا مضمون یہ تھا کہ اوسکا باپ بڈھا ہو گیا ہے اور ایک کنیز کے دام تزویر مین پھنسا ہوا ہے۔ جاگیر کا انتظام خراب ہے اگر سلطان کی طرف سے وہ پرگنے مجکو عطا ہو جائین تو مین پانچ سو سوارون سے سلطان کی خدمت مین حاضر رہون اور میرا بھائی جاگیر کا انتظام کرے گا۔ دولت خان لودی نے یہ یادداشت کو پڑھ کر تسلی دی کہ خاطر جمع رکھو مین دونو پرگنون کی حکومت سلطان سے کہکر تجکو دلوا دون گا۔ ایکروز دولت خان نے موقعہ پاکر فرید کا حال سلطان سے بوجہ عرض کیا سلطان نے سنکر کہا۔

بدر روییت کہ از پدر پرستش کردہ دارد

دولتخان نے سلطان کا ارشاد فرید سے ظاہر کرکے کہا کہ تو دلگیر نہو مین سلطان سے دونو پرگنے (سہسرام حاجی پور۔ خواص پور ٹانڈہ) دلوا دونگا۔

اسی اثنا رمین میان حسن کا انتقال ہوگیا۔ دولت خان لودی نے سلطان ابراہیم سے دونون پرگنون کا فرمان فرید کے نام لکھا دیا۔ فرید فرمان لیکر جب سہسرام مین آیا تو سلیمان محمد خان سور داؤد خیل حاکم چوندہ (تاریخ فرشتہ مین چوند پور ہے) کے پاس چلا آیا محمد خان سور نے سلیمان کا حال سنکر تسلی دی۔ اور کہا ابھی چند روز صبر کرو۔ دولت خان لودی یوسف خیل نے اپنے فرزند دلاور خان کو کابل بھیجکر محمد بابر کو بلایا ہے ضرور ان دونون

سلسلہ انساب و حالات شاہان مغلیہ۔

نوح علیہ السلام کی کشتی بعد رفع طوفان کوہ جودی پر ٹھیری تو ادن کا بیٹا۔

یافث باپ کے حکم سے اہل وعیال کو لیکر دیار مشرق اور شمال کو رخصت ہوا۔ یافث کے انتقال کے بعد اوس کا بڑا بیٹا۔

ترک۔ جانشین ہوا۔ اور سکونت کے لیے سلول یاسا کا تجویز کیا گیا۔ گھانس اور لکڑی سے گھر بنایا جانورون کی کھال سے لباس سلوانے کا سب سے پہلے اوسی کو خیال پیدا ہوا۔ ترک کے بعد

النجہ خان

بادشاہون مین جنگ ہوگی اگر سلطان ابراہیم کی فتح ہوئی تو سلطان سے تیری سفارش کرکے اگر محمد بابر غالب ہوا تو بزور شمشیر فرید سے تجکو پرگنے دلوادون گا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۰

دیپا باتوئی

کیوک خان

النجہ خان - ایک دوسرے کے بعد جانشین ہوئے۔ النجہ خان کے دو فرزند

مغل خان - تاتار - تھے مغل خان کے چار فرزند۔

قراخان - آزرخان - کرخان - آزرخان - تھے مغل خان کے انتقال کے بعد قراخان جانشین ہوا قراخان کے بعد

آغوزخان - سریرآرا ہوا۔ آغوزخان کے چھ بیٹے تھے۔

کن خان - (آفتاب) ای خان (ماہتاب)۔ یلدوزخان - گوک خان - طاق خان - تنگیز خان تھے۔ بعد انتقال آغوزخان کے کن خان اور اسکے بعد اس کا بھائی

آی خان - (ماہتاب) اسکے بعد اس کا بھائی

یلدوزخان - (ستارہ) اسکے بعد اسکا بیٹا

منگلی خان - جانشین ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا۔

محمد خان سور نے وکیل کی زبانی فرید سے کہلا بہیجا کہ اگر تم میرا کہا مانو تو مین اگر تم دونو بہائیون مین صلح کرا دون۔ فرید نے جواب دیا کہ مین سلیمان کو جاگیر دے سکتا ہون

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۱

تنگیز خان۔ تنگیز خان کے بعد اوسکا بیٹا۔

ایلخان۔ حکمران ہوا۔ تور بن فریدون نے جب ماورالنہر پر غلبہ پایا تو اوس نے سونج خان ملک تاتار اور الفور کے ساتھ اتفاق کر کے ایلخان پر شبخون مارا اور اپنی دانست مین سب کا خاتمہ کر دیا۔ مگر چار آدمی مردون مین ملکر زندہ رہے۔ ایک ایلخان کا فرزند۔

قیان۔ اور اوسکا بیٹا نمان تکوزنا۔ اور دو ان کی حرمین رات کو چارون پہاڑ کی دشوار گذار گہاٹیان طے کر کے ایک مرغزار مین پہونچے جس کا نام ارکنہ قون (دکر نہہ) ہوا جب ان کے یہان اولاد کی کثرت ہوئی۔ تو قیان کی اولاد کا نام قوقیات۔ اور خان تکوزا کی اولاد کا نام۔ درلگین مشہور ہوا۔ ان دونو قومون پر۔

تیمور تاش۔ قیان کی نسل سے حکمران تہا اور اسکے بعد اس کا بیٹا۔

منگلی خواجہ حکمران بنا جب یہ دونو قومین ارکنہ قون سے باہر آئین تو ان کا حکمران منگلی خواجہ کا فرزند

یلدوز خان۔ تہا اسکے بعد اس کا فرزند

جونمنہ۔ بہادر حکمران ہوا اسکی ایک دختر النقوا تہی وہ پہلے اپنے چچا زاد بہائی سے بیاہی ہوئی تہی۔ جو

حکومت مین حصہ نہین دیسکتا۔

در شہر مگو۔ کہ تو باشی با من کاشفتہ شو و کار ولایت بد و تن

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۲

مغلستان کا زبان روا تھا۔ اور اوس سے دو فرزند۔ ملکدری اور یک جدی ستے بعد انتقال اپنے شوہر کے النقوا ایک نور سے حاملہ ہوئی جس کے بطن سے تین فرزند۔ یا قون قنقئی جس کی اولاد قوم قنقئین ہے۔ یوسفی شا لجی جس کی اولاد سالجیوت ہے۔ بوزنجیر قاآن جس کی اولاد کو بزدون کہتے ہین۔ بعد انتقال جوینہ بہادر کے۔

بوزنجیر قاآن۔ سر برآرا ہوا جو جد نہم چنگیز خان۔ اور جد چہاردہم امیر تیمور کا ہے۔ اس کے دو فرزند بوقا خان اور توقیا تھے۔ بعد انتقال بوزنجیر قاآن کے اسکا بڑا بیٹا۔

بوقا خان۔ جانشین ہوا۔ اسکے بعد اسکا فرزند۔

دوتمین خان۔ جانشین ہوا۔ اسکے نو بیٹے تھے جب اسکا انتقال ہوا تو اسکی بیوی منولون۔ بیٹون کی پرورش مین مصروف ہوئی۔ دریگین کی قوم مین سے فرقہ جلایر نے منولون کو معہ اوسکے آٹھ بیٹون کے قتل کر ڈالا نوان بیٹا قائدو خان اپنے چچا کی بیٹی سے بیاہ کرنے ماچین گیا ہوا تھا وہ بچ گیا۔ اہل ماچین نے اوسکی ایسی مدد کی کہ جلایر اپنی نادانی کے معترف ہوئے اور سترہ آدمیون کو جو منولون اور اوسکے بیٹون کے قتل مین شریک تھے معہ اون کے اہل و عیال

محمد خان سور نے وکیل کی زبانی فرید کا یہ پیام سنکر سلیمان سے کہا کہ تمہارا حق فرید آسانی سے ند یگا اطمینان رکھو بزور شمشیر دلوادونگا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۳

کے باندھ کر قاندوخان کے پاس بھیجا۔ اسنے غلامی کا داغ لگا کر سبکو چھوڑ دیا۔ زمانہ دراز تک اونکی اولاد غلامی مین رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد اچین کی مدد سے

قاندوخان۔ سر آراہوا۔ گو اوسکی لڑائی جلد بہ سے ہوتی رہی مگر اوسنے اپنی سلطنت مستقل کرلی۔ اس کے انتقال کے بعد اس کا فرزند

بایسنغرخان۔ فرمان روا ہوا اور اوسکے بعد اوسکا فرزند۔

تومنہ خان۔ جانشین ہوا۔ اور اپنے ملک موروثی مغلستان و ترکستان کو زیادہ کیا۔ اسکی دو بیویان تھین ایک سے سات اور دوسری سے دو توام لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام قبل خان اور دوسرا قاچولی بہادر۔ تومنہ خان نے یہ تجویز کیا کہ قبل خان اور اوس کی اولاد بادشاہ ہو۔ اور قاچولی بہادر اور اوس کی اولاد سپہ سالار اس مضمون کا عہدنامہ لکھا گیا اور اسپر مہرین ہوئین بعد انتقال تومنہ خان کے۔

قبل خان۔ سر آرا ہوا اور قاچولی بہادر سپہ سالار بعد انتقال قبل خان کے اوسکا فرزند۔

قوبلہ خان۔ حکمران ہوا اور قاچولی بہادر سپہ سالار رہا۔ بعد انتقال قوبلہ خان و قاچولی بہادر۔

جب فرید کو اس گفتگو کا حال معلوم ہوا تو اوس نے ارادہ کیا کہ وہ بھی کسی ایسے کا توسل ڈھونڈے جو محمد خان کے ارادہ کا مانع ہو - مگر یہ ارادہ اوس وقت تک التوا مین رہی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵

برتان بہادر - فرزند قوبلہ خان فرمان روا ہوا - اور قاچولی بہادر کا فرزند ایروم جی برلاس سپہ سالار رہا - انکے بعد

بیسوکاری - فرزند برتان بہادر فرمان روا ہوا - اور سوغیجن فرزند ایروم جی برلاس سپہ سالار رہا - اور اسکے بعد

تموچین (چنگیز خان) حکمران ہوا اور سوغیجن کا فرزند قراچار نویان سپہ سالار رہا چنگیز خان کے چار بیٹے

اوکدائی خان - چغتائی - جوجی - تولی - تھے چنگیز خان نے سریر خانی اوکدای خان کو عطا کی اور

دیار ما ورا النہر ترکستان و بعض حدود خوارزم و بلاد ایلیغور - و کاشغر و بدخشان - بلخ - غزنی - دریاے سندھ تک

چغتائی خان کے حوالہ کی - اور کہدیا کہ قراچار نویان کے استصواب بغیر کوئی کام نکرنا - اور چغتائی خان اور

قراچار نویان مین پدر دختر فرزندی کا عقد باندہ دیا - اسی سبب سے خاندان تیموریہ کو چغتائی کہتے ہین چغتائی

نے بیش بالیغ کو اپنا دارالسلطنت بنایا سنہ ۶۳۳ھ مین چغتائی خان کا انتقال ہوا تو اوسنے امیر قراچار نویان کو

اپنا وصی بنایا - اور اپنے فرزند اوسکے سپرد کیئے - امیر قراچار نویان نے کچھہ دنون کے بعد چغتائی خان کے

پوتے ہلاکو خان کو دادا کا جانشین بنایا - اور اسی کے عہد مین قراچار نویان سنہ ۶۵۲ھ مین فوت ہوگیا - اس کا

فرزند ایجل خان باپ کا جانشین ہوا جب چغتائی خان کے بیٹون مین نزاع بہت رہنے لگا - تو ایجل خان

نے انسے علیحدگی اختیار کی اور شہر کش مین رہنے لگا - پھر ایک مدت کے بعد ہلاکو خان کا مصاحب ہو

کہ جب تک نتیجہ جنگ سلطان ابراہیم و محمد بابر کا ظاہر نہو - کیونکہ اگر سلطان ابراہیم کو فتح ہوئی تو اوس کا فرمان عطاے پرگنہ میرے پاس موجود ہے - اگر اوسکو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵

اور اوس نے تبریز عنایت کیا -

ایجل خان - کے انتقال کے بعد اوسکا بیٹا

ایلنگر خان - قایمقام باپ کا ہوا امیر الامرای کا خطاب حاصل کیا - اور اسلام سے مشرف ہوا اسکے بعد

امیر برکل - ایلنگر خان کا اکلوتا فرزند جانشین ہوا - اور اسکے بعد

امیر طراغائی - جانشین ہوا ۲۵ شعبان ۷۳۶ھ روز سہ شنبہ کو امیر طراغائی کا فرزند تگنیہ خاتون کے بطن سے شہر سبز میں -

امیر تیمور - پیدا ہوا ۷۷۱ھ میں تخت شاہی پر جلوس کیا - یہ اولوالعزم بادشاہ تہا جس نے تمام دنیا کی فتح کا ارادہ کیا تہا - ۳۶ سال کی حکمرانی میں ولایت - ماوراء النہر خوارزم - ترکستان خراسان - عراقین - آذربائیجان فارس - مازندران - کرمان - دیاربکر - خورستان - مصر - شام - روم - ہندوستان - فتح کیا - چین و خطا کی تسخیر کے ارادہ سے دارالسلطنت سے ۳۰۰ میل انترار میں پہونچا تہا کہ وہاں حضرت عزرائیل منتظر بیٹھے تہے - امیر تیمور نے زندگی سے مایوس ہوکر اپنے پوتے پیر محمد کو اپنا ولیعہد بناکر ۱۷ شعبان ۸۰۷ھ میں بروز چہار شنبہ بوقت شب کلمہ گویان دنیا سے ناپائیدار سے کوچ کیا -

شکست ہوئی تو توسل جدید کی ضرورت ہوگی اسی اثنا میں خبر آئی کہ سلطان ابراہیم شکست کھا کر مارا گیا۔ سلطنت ہندوستان محمد بابر کے ہاتھ آئی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۶

قطعہ تاریخ وفات

سلطان تیمور آنکہ مثل او شاہ نبود	در ہفت صد و سی و شش آمد بوجود
در ہفت صد و ہفتاد و یکے کرد جلوس	در ہشت صد و ہفت کرد عالم پدرود

امیر تیمور کے چار فرزند

۱۔ غیاث الدین جہانگیر مرزا۔ اوائل سلطنت امیر تیمور ۷۷۶ھ میں بمقام سمرقند وفات پائی۔ اسکے دو فرزند

ایک۔ محمد سلطان۔ جو فتح روم کے بعد حصار روم میں ۸۰۵ھ کو فوت ہوا۔

دوسرا۔ پیر محمد جس کو امیر تیمور نے مرتے وقت ولیعہد بنایا تھا۔ اور حکمران ہونے سے دو برس بعد ۸۰۹ھ

میں اپنے ملازم پیر علی بابا کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

۲۔ عمر شیخ مرزا حاکم فارس اسنے ۷۹۶ھ میں وفات پائی۔

۳۔ جلال الدین میران شاہ اسکا مجمل حال نیچے لکھا جائیگا۔

۴۔ شاہرخ مرزا۔

جلال الدین میران شاہ تیسرا فرزند امیر تیمور کا ۷۶۹ھ پیدا ہوا تھا۔ اور ۸۱۰ھ میں قرا یوسف ترکمان کی لڑائی

فرید (شیر خان کا) بہار خان حاکم بہار کے پاس جانا اور خطاب شیر خان پانا

فرید یہ سنکر بہار خان پسر دریا خان لوحانی کے پاس گیا جس نے بعد قتل سلطان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۷

میں شہید ہوا - اسکے آٹھ فرزند تھے -

ابابکر مرزا - الغ مرزا - عثمان[3] چلبی مرزا - عمر شیخ[4] مرزا - خلیل[5] مرزا - سلطان محمد مرزا[6] - ایجل مرزا -

سیورغتمش[8] -

سلطان محمد مرزا کے دو فرزند تھے -

ایک سلطان ابو سعید مرزا - دوسرا منوچہر مرزا -

ابو سعید مرزا سنہ ۸۳۰ھ میں پیدا ہوا - پچیس برس کی عمر میں تخت نشین ہوا - ترکستان - ماوراالنہر - بدخشان - کابل - غزنی - قندہار - حدود ہندوستان تک متصرف ہوا - سلطان اوزون حسین آق قویلو کی لڑائی میں گرفتار ہوا - اوزون حسین نے اسکو یادگار مرزا بن سلطان مرزا ابن بایسنغر مرزا ابن شاہرخ مرزا کے حوالہ کیا اوسنے ایک جھوٹا الزام لگاکر سنہ ۸۷۳ھ میں قتل کر دیا - ابو سعید مرزا کا چوتھا فرزند -

عمر شیخ مرزا تھا سنہ ۸۶۰ھ کو سمرقند میں پیدا ہوا تھا اسکو سلطان ابو سعید مرزا نے حاکم کابل مقرر کیا - ان کے

تین فرزند

ظہیر الدین محمد بابر - جہانگیر مرزا - ناصر مرزا - محمد بابر قتلق خانم کے بطن سے ۶ محرم سنہ ۸۸۸ھ کو پیدا ہوا تاریخ

ابراہیم سے کے ۔ ملک بہار پر قبضہ کر کے سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور لقب

سلطان محمد اختیار کیا تھا اور وہان جاکر سلطان محمد کو اپنی خدمتون سے خوشنود کیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۹

ولادت مولانا جامی نے کیا خوب لکھی ہے ۔

چون در ششصد محرم زاد آن شہ مکرم ۔۔۔ تاریخ مولدش ہم آمد ششصد محرم

۵ - جمادی الاول ۹۳۷ھ کو انتقال کیا ۔ بہشت روزے باد ۔ تاریخ وفات ہے ۔ علاوہ اسکے قطعہ تاریخ
۹۳۷ھ ۹

رحلت جس کے ہر مصرعہ سے سنہ وفات نکلتے ہین ۔

بادشاہ دہر بابر باکمال عہد بود ۔۔۔ واقف احسان عالم مصدر لطف اله

سال جیانِ او گزیدن جا بفردوسش بگو ۔۔۔ جاے فردوس آمد و بگزید بابر بادشاہ
۹۳۷ھ

بابر کے چار فرزند ۔

نصیر الدین محمد ہمایون ۔ مرزا کامران ۔ مرزا ہندال ۔ مرزا عسکری تھے ۔ بعد وفات محمد بابر کے ہمایون بادشاہ ہوا

شیر شاہ سوری سے شکست کھاکر ایران گیا ۔ دوبارہ ہندوستان مین آکر بادشاہ ہوا ۔ اور ربیع الاول ۹۶۳ہجری

مطابق ۲۴ جنوری ۱۵۵۶ء کو کتب خانہ کی چھت سے گر کر فوت ہوا ۔

قطعہ تاریخ وفات

ہمایون بادشاہ آن شاہ عادل ۔۔۔ کہ فیض خاص او بر عام افتاد

ایک روز سلطان محمد کے ساتھ فرید بھی شکار کو گیا۔ اور تلوار سے شیر کا شکار کیا۔ سلطان محمد نے فرید کی شجاعت سے خوش ہو کر شیر خان کا خطاب دیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۹-

ہمای دولتش چون یافت رفعت	اساس عمر شش از انجام افتاد
چو خورشید جہانتاب از بلندی	بہ پائین در نماز شام افتاد
جہان تاریک شد در چشم مردم	خلل در کار خاص و عام افتاد
قضا از بہر تاریخش رقم کرد	ہمایون بادشاہ از بام افتاد ۹۶۲ھ

ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر - ۵ رجب ۹۴۹ھ کو مطابق ۱۵ - اکتوبر ۱۵۴۲ء کو امرکوٹ مین پیدا ہوا - ۱۲ جمادی الاخر ۱۰۱۴ھ کو فوت ہوا۔

نور الدین جہانگیر - ۴ جمادی الاخر ۱۰۱۴ھ کو تخت نشین ہوا - ۲۸ صفر ۱۰۳۷ھ کو فوت ہوا اور نورجہان کے باغ واقعہ لاہور مین جو دریاے راوی کے اوس پار ہے - دفن ہوا - اسکا مقبرہ عمدہ عمارتون مین شمار ہوتا ہے مگر نورجہان کو اپنے شوہر کے پہلو مین جگہ نہ ملی -

محمد شہاب الدین شاہجہان ۲۲ جمادی الاول ۱۰۳۷ھ ہجری کو تخت نشین ہوا عجیب عجیب عمارتین بنوائین - روضہ ممتاز محل آگرہ مین اور جامع مسجد دہلی مین عمدہ یادگار ہین - ۲۶ - رجب ۱۰۷۶ھ کو انتقال کیا - روضہ ممتاز محل مین دفن ہوا -

کچھ عرصہ کے بعد شیر خان سلطان محمد سے رخصت لیکر اپنے پرگنون مین آیا ۔
اور کسی سبب سے اندر میعاد رخصت حاضر نہو سکا ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۰ ۔

محی الدین عالمگیر ۱۰۲۸ھ کو پیدا ہوا سال ولادت آفتاب عالم تاب ہے ۔ غرہ جمادی الآخر ۱۰۶۸ھ کو تخت نشین ہوا ۔ تاریخ جلوس ۔ آفتاب عالم تاب ہے ۔ بھائیون کو مار الپستامہ ساحرہ کو قتل کیا ۔ ابو الحسن تاناشاہ حاکم گولکنڈہ کو سکندر علیشاہ حاکم بیجاپور کو قتل کیا ۔ ان دونون کے قتل ہونے سے مرہٹون کو آزادی ملی ۔ اور یہ سبب سلطنت کی کمزوری کا ہوا ۔ ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ کو بروز جمعہ فوت ہوا ۔ تاریخ وفات آفتاب عالم تاب من ہے ۔ ان کے تین فرزند ۔ محمد اعظم ۔ محمد معظم ۔ محمد کام بخش تھے ۔

محمد اعظم ۔ ۴ ذوالحجہ ۱۱۱۸ھ کو تخت نشین ہوا اور ۸ ربیع الاول ۱۱۱۹ھ کو جاجمو کے مقام اپنے بھائی محمد معظم کی لڑائی مین مارا گیا ۔

محمد معظم ۔ بہادر شاہ شاہ عالم بن عالمگیر ۱ محرم ۱۱۱۹ھ کو تخت نشین ہوا اور ۲۰ محرم ۱۱۲۴ھ کو فوت ہوا

معز الدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ ۔ ۱۸ محرم ۱۱۲۴ھ کو تخت نشین ہوا اور ۲۹ محرم ۱۱۲۵ھ کو فرخ سیر نے قید مین قتل کر دیا ۔

فرخ سیر ابن عظیم الشان بن بہادر شاہ ۔ ۲۳ ذوالحجہ ۱۱۲۳ھ کو بروز جمعہ تخت نشین ہوا ۔ ۹ رجب ۱۱۳۱ھ کو سید حسین علیخان سید بارہ نے قتل کر دیا ۔

سلطان محمد۔ توقف شیرخان کی شکایت کر رہا تھا۔ کہ اتنے میں محمد خان سور۔ حاکم چونڈ آگیا اور اوس سے شیرخان کے جلد آجانے کی یہ تدبیر عرض کی کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۱

رفیع الدرجات ابوالبرکات بن رفیع الشان بن بہادر شاہ۔ ۹ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ کو تخت نشین ہوا۔ اور ۹ رجب ۱۱۳۱ھ کو تپ دق میں فوت ہوا۔

رفیع الدولہ ابن رفیع الشان۔ ۲۰ رجب ۱۱۳۱ھ کو تخت نشین ہوا۔ ۱۷ ذلقیعدہ ۱۱۳۱ھ کو فوت ہوا۔

محمد شاہ روشن اختر بن خجستہ اختر بن بہادر شاہ ۱۷ ذلقیعدہ ۱۱۳۱ھ کو سریر آرائے جاہ و دولت آمد۔ اِن کے عہد میں نادر شاہ اور احمد شاہ درانی پہلی دفعہ آیا ۲۷ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ کو رحلت کی۔

مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بن محمد شاہ غرہ جمادی الاول ۱۱۶۱ھ کو تخت نشین اور ۱۰ شعبان ۱۱۶۷ھ کو قید ۱۰ شعبان ۱۱۸۹ھ کو فوت ہوا۔

محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی ۱۰ شعبان ۱۱۶۸ھ کو جلوس کیا اور ۱۸ ربیع الآخر ۱۱۷۳ھ کو قلعہ فیروز آباد سے گر کر فوت ہوا۔

علی گوہر شاہ عالم۔ بن عالمگیر ثانی۔ ۴ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ کو جلوس کیا اور ۷۔ رمضان ۱۲۲۱ھ کو فوت ہوا۔

ابو نصر معین الدین اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ۷ رمضان ۱۲۲۱ھ کو جلوس کیا اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ ہجری کو فوت ہوا۔

اگر سلطان۔ پرگنون کی حکومت شیر خان سے لیکر اوسکے بہائی سلیمان کو عطا کرے

توشیر خان ابہی آتا ہے۔

سلطان محمد نے جوابدیا۔ کہ

شیر خان نے میری بہت خدمت کی ہے۔ اس خفیف بات پر اوسکو پرگنون سے

محروم نہین کرسکتا۔ مگر تجکو اختیار دیتا ہون کہ مناسب طریق سے دونو بہائیون مین

صلح کرادے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۳

ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی خاتم السلاطین تیموریہ۔ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ کو تخت نشین ہوا

چراغ دہلی سال جلوس ہے۔ ان کے زمانہ مین غدر ۱۸۵۷ء کو ہوا۔ فوج انگریزی سے زبردستی ان کو اپنا

۱۲۵۳ھ

بادشاہ بنایا فوج توبہاگ گئی۔ مگر یہ بیچارہ قید ہوکر معہ اپنی بیگم زینت محل اور فرزند جوان بخت کے رنگون

بہیجے گئے اور بمرض فالج روز سہ شنبہ ۱۰ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ کو مطابق ۱۱ نومبر ۱۸۶۲ء کو فوت ہوگئے

بجہا ہے چراغ دہلی۔ سال وفات ہے۔

قطعہ تاریخ وفات ابوظفر سراج الدین

سراج دین بوظفر مسافر وہ سوئے جنت ہوا روانہ	کہ جس کے باعث سے خوشی سے جہلکتا تہا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہے تو اب بہی مطابق اوسکے	سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجہا ہے چراغ دہلی

محمد خان سور۔ سلطان محمد سے رخصت ہوکر اپنے پرگنون مین آیا۔ اور اپنے غلام شادی کے زبانی شیر خان سے کہلا بھیجا کہ

مجکو مناسب ہے کہ پرگنون کی حکومت مین سلیمان کو حصہ دیدے۔

شیر خان نے اسکے جواب مین شادی سے کہا کہ

یہ ملک روہ نہین ہے کہ ریاست بہائیون مین برابر تقسیم ہو۔ یہ ملک ہندوستان ہے یہان جس کو سلطان پرگنون کی حکومت دیتا ہے اوس مین بہائیون کا کوئی حق نہین ہے۔

شادی نے شیر خان کا جواب محمد خان سور کے روبرو بیان کیا تو اوس نے آشفتہ ہوکر شادی کو حکم دیا کہ

لشکر ساتھ لیجاے اور پرگنہ ٹانڈہ شیر خان سے لیکر سلیمان کے حوالہ کردے اگر شیر خان لڑائی پر آمادہ ہو تو دونو پرگنے (سہرام و حاجی پور ٹانڈہ -) شیر خان سے لیکر سلیمان کو دیدے۔

شیر خان نے یہ خبر سنکر اپنے غلام سکھا (خواص خان کا باپ) کو جو ٹانڈہ کا شقہ دار تھا لکھا بھیجا کہ پرگنے کو بغیر مارے مرے ہرگز نہ دینا۔ سکھا اپنے آقا کی تعمیل حکم مین مارا گیا اور لشکر شکست کھا کر سہسرام مین شیر خان کے پاس پہونچا۔

شیر خان مارے جانے سکہا کا حال سنکر جنید برلاس کے پاس گیا جو محمد بابر کی طرف سے کٹرہ مانک پور کا حاکم تہا اور اوس کی خدمت مین بہت سے تحائف پیش کئے جس سے سلطان جنید برلاس بہت خوش ہوا - شیر خان نے اپنا تمام حال بیان کرکے سلطان سے امداد کی استدعا کی - سلطان نے اپنا لشکر شیر خان کے ساتھ کیا - شیر خان لشکر کو لے کر اپنے پرگنون مین آیا - محمد خان سور اور سلیمان بغیر مقابلہ کے رہتاس کے پہاڑون مین بہاگ گئے - شیر خان نے علاوہ اپنے پرگنون کے محمد خان سور کے اور کچہہ پرگنے خالصہ کے دبا لئے - اور پہر محمد خان سور کو خط بہیجکر بلایا اور لکہا کہ وہ بلا اندیشہ اپنے پرگنون کو سنبہالے - میںنے پرگنات خالصہ پر قبضہ کر لیا ہے - مجکو عزیزون کے ملک کی طمع نہین اور سلطان جنید برلاس کے لشکر کو خاطر و مدارات کے بعد رخصت کیا -

شیر خان کا جنید برلاس کے ساتھ محمد بابر بادشاہ کے پاس جانا

شیر خان اپنی جاگیر پر قابض ہوکر - اور محمد خان سور کا دغدغہ مٹا کر جنید برلاس کے

کڑہ مانک پور گیا۔ اتفاقاً جنید برلاس ظہیر الدین محمد بابر کے پاس آگرہ جانے کو تیار تھا شیر خان کو بھی اپنے ساتھ لے گیا اور بادشاہ کے روبرو پیش کر کے دولتخواہوں میں داخل کیا۔ چندیری کے سفر میں (۹۳۴ھ ۱۵۲۸ء) وہ بابر بادشاہ کے ساتھ تھا راستہ میں مغلوں کے طریق جنگ و تدابیر ملک داری و ارکان دولت کی روش کو دیکھتا رہا۔ ایک روز اثناء سفر میں شیر خان نے اپنے دوستوں سے کہا کہ مغلوں کا ہندوستان سے نکال دینا کچھ بڑی بات نہیں۔ کیونکہ وہ خود تو معاملہ کو کم ہو پہنچتے ہیں۔ وزرا کی تجویز پر چھوڑ دیتے ہیں اور وزرا بلحاظ رشوت کے اوس کا تصفیہ کرتے ہیں حق سلطنت ادا نہیں کرتے۔

افغانوں میں یہ عیب ہے کہ اونمیں اتفاق نہیں۔ اگر مجھکو مقدرت ہوئی تو افغانوں کے باہم اتفاق پیدا کر کے نفاق کو دور کر دوں گا۔

اس گفتگو پر اوسکے دوستوں نے قہقہہ لگایا۔

ایک روز شیر خان کو محمد بابر کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوا اس کے روبرو ایک طباق آش ماہیچہ رکھا گیا۔ اگرچہ شیر خان اسکے کھانے کی ترکیب سے ناآشنا تھا مگر اپنی فراست سے کر کے چھری نکالکر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھانے لگا۔

محمد بابر شیرخان کی فراست سے متعجب ہوکر وزیر میر خلیفہ (برادر جنید برلاس) سے چپکے چپکے کہنے لگا۔

مین نے بہت سے افغان دیکھے ہین مگر اسکے بشرہ سے شوکت شاہی نمایان ہے جب سے مینے اوسکو دیکھا ہے میرا بے اختیار جی چاہتا ہے کہ اسکو گرفتار کراون۔

وزیر میر خلیفہ نے عرض کیا کہ شیرخان کی فراست مین تو کچھ شک نہین کیونکہ اوس نے جو کارروائی بمقابلہ محمد خان سور حاکم چوندہ کے کی وہ اوس کی فراست کی کافی دلیل ہے مگر جبکہ نہ اسکے پاس فوج ہے نہ لشکر ہے بادشاہ کا اس سے متوہم ہوکر بلاوجہ قید کرنا دوسرے افغانون کی بدگمانی کا باعث ہوگا جو بادشاہی لشکر مین ہین۔

شیرخان بادشاہ اور وزیر کی سرگوشی سے تاڑ گیا کہ بادشاہ نے وزیر سے اوسی کے باب مین کچھ کہا ہے اور وہ کھانے سے فارغ ہوتے ہی گھبرایا۔ اور لوگون سے یہ کہکر کہ آج محمد بابر نے اوسکو بری نظر سے دیکھا ہے سہسرام کو چلدیا۔

تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ محمد بابر نے شیرخان کو دیکھا تو اوسکو مجلس مین موجود نہ پایا بادشاہ نے آدمی بلانے کو اوسکے گھر بھیجے جب یہ لوگ اوس کے گھر پہونچے تو وہ

جا چکا تھا۔

محمد بار کو شیر خان کی عدم موجودگی کی اطلاع ہوئی تو اوس نے وزیر میر خلیفہ سے کہا کہ

اگر تو منع نکرتا تو مین شیر خان کو قید کر دیتا ذرہ کچھہ نہ کچھہ ہونے والا ہے۔

شیر خان نے سہسرام مین پہونچکر جنید برلاس کو تحایف بھیجے اور اپنے بلا اطلاع چلے آنے کا یہ عذر کیا کہ

اوسکے بھائی نظام خان نے لکھا تہا کہ محمد خان سور اور اوسکے بھائی سلیمان نے سلطان محمد سے جا کر شکایت کی۔ کہ شیر خان مغلون سے متفق ہو گیا ہے اور مغلون کے زور سے اوس نے پرگنے لے لئے۔ اگر حکم ہو تو ہم پرگنون کو لے لین جب یہ حال مجکو معلوم ہوا تو بغیر اجازت چلا آیا۔ کیونکہ حصول اجازت مین توقف ہوتا۔

شیر خان کا سلطان محمد خان کے پاس جانا اور ملک بہار کا مالک ہونا

شیر خان یہ خیال کر کے کہ مغلون کے نزدیک تو اوسکا اعتبار جاتا رہا۔ سلطان محمد کے پاس ملک بہار مین پہونچا۔ سلطان محمد۔ اسکے آنے سے بہت خوش ہوا۔ اور اپنے فرزند خُرد سال جلال خان کا نائب اور اتالیق مقرر کیا۔ شیر خان اس خدمت کو عمدہ طریق سے

انجام دیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد سلطان محمد کا انتقال ہوگیا۔ اوسکا فرزند جلال خان
جانشین ہوا۔ اور اوسکی والدہ دودو ملکہ بوجہ نابالغی جلال خان کے منتظمہ مقرر ہوئی۔
اوسنے شیرخان کو بدستور مقرر رکھا جب دودو ملکہ کا بھی انتقال ہوگیا تو شیرخان اگرچہ
جلال خان کا نائب تھا۔ مگر تمام ملک بہار کا تنہا مختار تھا۔

شیرخان کا مخدوم عالم سے جو بادشاہ بنگالہ سلطان محمود کی طرف سے حاجی پور کا حاکم
تھا۔ گاڑھا یارانہ ہوگیا۔ سلطان محمود بنگالوی کو یہ اتحاد ناگوار گذرا۔ اور اوس نے ملک بہار
افغانون سے لے لینے کی غرض سے قطب خان حاکم منگیر کو بہت سا لشکر دے کر
ملک بہار پر بھیجدیا۔

شیرخان نے اس بنا پر صلح کی تحریک کی۔
کہ ہم دونو مسلمان ہین۔ ہمنے اپنی حد سے کبھی تجاوز نہین کیا۔ سلطان محمد اور آپکے
ساتھ اتحاد تھا۔ اوس کا بیٹا جلال خان خردسال ہے۔ ایسے وقت مین آپ کو مناسب
نہین کہ ملک بہار لینے کا ارادہ کرو۔

مگر قطب خان حاکم منگیر نے ایک نہ سنا مجبور شیرخان نے افغانون سے کہا کہ ایک
طرف مغل اور دوسری طرف لشکر بنگالہ ہے۔ گویا ہم آگ اور پانی کے درمیان ہین۔ ان
دونون سے بچنا صرف ہماری شجاعت اور مردانگی پر موقوف ہے افغانون نے شیرخان

کی تقریر سنکر کہا کہ

جب تک ہمارے جسم میں جان ہے ۔ میدان نہ چھوڑین گے بہادرانہ
مقابلہ کرکے یا تو میدان مارلین گے یا خود مر جائین گے ۔

شیر شاہ کا لشکر بنگال پر فتح پانا

شیر خان نے ۔ افغانون کو مرنے مارنے پر آمادہ پاکر ۔ لشکر کو آگے بڑہایا ۔ اور لڑائی شروع کی ۔ اسمعیل خان سور (جس کو شیر خان کانپور سے ساتھ لایا تہا) نے کوشش مردانہ کی ۔ اوسکے سالہ حبیب خان کے ہاتھ سے ایک تیر قطب خان کے لگا ۔ وہ فوراً گہوڑے سے گرکر مر گیا ۔ اوسکے مرتے ہی لشکر بنگالہ نے شکست کہائی ۔ اسمعیل خان سور کی ہمت مردانہ سے یہ فتح ہوئی تہی ۔ شیر خان نے اوسکو خطاب شجاول خان (شجاع خان) دیا ۔ اس لڑائی مین شیر خان کے گہوڑے ہاتہی وغیرہ بہت ہاتھ لگے جس سے وہ دولتمند ہوگیا ۔ مگر اسمین سے کچھ حصہ لوحانیون کو نہین دیا تہا ۔ اسلیئے وہ اوسکے دشمن ہوگئے ۔ بادشاہ بنگالہ نے مخدوم عالم حاکم حاجی پور پر فوج کشی کی کہ اوسنے قطب خان کی مدد بمقابلہ شیر خان نہین کی تہی ۔

مخدوم عالم نے اپنا تمام مال و اسباب شیر خان کے پاس یہ لکھکر بہیجدیا ۔ کہ اگر اوسکو فتح

ہوئی تو واپس لے لیگا۔ اگر مارا گیا تو اوس کا اور کے پاس جانے سے شیر خان کے پاس رہنا بہتر ہے۔

مخدوم عالم لڑائی مین مارا گیا۔ تمام مال واسباب مخدوم عالم کا شیر خان کے پاس رہا۔ شیر خان سے لوحانیون کی عداوت اس قدر بڑہی کہ وہ اوسکے مارنے کے درپے ہوئے مگر اون کے اس ارادہ کی اطلاع بعض لوحانیون نے جو شیر خان سے اتحاد رکہتے تھے شیر خان کو کر دی۔ شیر خان چپکے چپکے خودداری کی غرض سے اوس مال سے جو قطب خان کی لڑائی مین اوسکے ہاتہ لگا تہا یا جو مخدوم عالم نے اوسکو دیا تہا لشکر فراہم کرنے لگا جب اوسنے دیکہا کہ اس قدر لشکر اوسکے پاس ہو گیا ہے کہ لوحانی اوسکا کچہہ نہین کر سکتے تو اوسنے بذریعہ واجب العرض لوحانیون کے ارادہ کی اطلاع جلالخان کو کر دی۔ جلال خان نے شیر خان کی واجب العرض سنکر جواب دیا کہ

چند روز صبر کرو دشمن قوی آگے موجود ہے اس کے بعد اس فتنہ کو دفع کیا جائے گا۔

جلال خان نے اون لوحانیون کو بلایا جنہون نے شیر خان کے مارنے کا قصد کیا تہا اور اون کو شیر خان کی واجب العرض دکہا کر کہا۔

کہ بعض لوحانیون نے جنکو اس منصوبہ کی خبر تھی۔ شیر خان کو تمہارے ارادہ سے

مطلع کر دیا۔ اور خود بھی عہد و پیمان کر کے اوسکے ساتھ متفق ہو گئے۔

لوحانیون نے کہا کہ

اب مصلحت یہ ہے کہ شیر خان کو رخصت کیجئے اور ملک بہار بادشاہ بنگالہ

کے نذر کیجئے قبل اسکے کہ اسپر اور کوئی قبضہ کرے۔

جلال خان نے اس تجویز کو منظور کیا اور شیر خان کو گھوڑا اور خلعت دیکر رخصت کیا اور

بادشاہ بنگالہ کے پاس جاکر ملک بہار نذر کیا۔

شیر خان کا ملک بہار پر قبضہ اور بادشاہ بنگالہ سے لڑائی

شیر خان جلال خان سے رخصت ہو کر سہسرام مین آیا تو اوسنے سنا کہ جلال خان بادشاہ بنگالہ کے پاس چلا گیا۔ وہ یہ سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اب یقیناً ملک بہار میرے قبضہ مین آجائیگا۔ اسلئے کہ بادشاہ بنگالہ ملک بہار لینے کے لئے ضرور چڑہائی کریگا چونکہ میرے اور لوحانیون کے باہم مخالفت تھی تو مجکو اندیشہ تھا کہ دشمن کو فتح ہو۔ اسلئے کہ ہزیمت کا باعث باہمی مخالفت ہوتی ہے۔ اب لوحانیون کے بنگال چلے جانے سے مخالفت رفع ہوگی۔ اب یقینی مجکو فتح حاصل ہوگی۔

جب افغانون کے لشکر مین مخالفت نہو تو اوسکے آگے لشکر بنگالہ کی کیا حقیقت ہے

مغلون کا لشکر بھی مقابلہ نہین کر سکتا۔

اسکے بعد شیر خان نے لشکر بڑہانے مین کوشش شروع کی۔ جہان جہان افغان تھے وہان آدمی بھیجکر اونھین بلایا۔ اور اونھون نے جو کچھہ مانگا دیا جب لشکر فراہم ہوگیا تو وہ ملک بہار پر گیا۔ اور اوس کو پس پشت رکھکر آگے بڑہا۔ اور اپنے گرد قلعہ خام بنایا۔

اوہر سے بادشاہ بنگالہ نے ابراہیم خان پسر قطب خان کو سپہ سالار بنا کر بہت سا لشکر اور ہاتھی معہ سامان آتشبازی کے دیکر ملک بہار لینے کو بھیجا۔

شیر خان۔ قلعہ مین سے روز لڑتا تھا جب ابراہیم لشکر کی کثرت سے شیر خان کا کچھ بگاڑ نہ سکا تو اوس کو یقین ہوگیا کہ لڑائی مین بنگالی افغانون کے حریف نہین ہو سکتے اسلئے اوسنے بادشاہ بنگالہ سے امداد کی درخواست کی۔

شیر خان ابراہیم کی مدد منگانے سے سمجھ گیا کہ ابراہیم لشکر موجودہ کے ساتھ فتح پانے سے ناامید ہوگیا۔ تو اوسنے وکیل کی زبانی ابراہیم کو کہلا بھیجا کہ کل میدان کی لڑائی ہوگی دوسرے روز شیر خان حصار سے نکلا اور لشکر کے دو حصہ کئے۔

ایک حصہ کو حکم دیا کہ وہ ابراہیم سے لڑ کر بھاگ آئے۔ دوسرے حصے کو خود لیکر گھات مین بیٹھہ گیا۔

لشکر کے نصف حصہ نے جیسا کہ شیر خان نے سمجھایا تھا ویسا ہی کیا۔ جب ابراہیم تعاقب

مین توپخانہ سے دور ہو گیا۔ تو شیر خان نے دوسرے حصے سے حملہ کیا ابراہیم خان مارا گیا اور شیر خان کا شاگرد جلال خان بھاگ کر بنگالہ پہونچا۔ شیر خان کے بہت مال غنیمت ہاتھ آیا جس سے اوسکی قوت ہم پلہ شاہی قوت ہو گئی۔

شیر خان کا ملک بہار پر قبضہ کرنا

شیر خان نے ملک بہار پر قبضہ کر کے زراعت و عمارت کی ترقی مین کوشش کی چند روز مین مشہور ہو گیا کہ شیر خان سپاہی کا حق ادا کرتا ہے اور رعایا پر نہ خود ظلم کرتا ہے نہ اورون کو کرنے دیتا ہے۔

قلعہ چنار کا معہ مضافات کے بغیر لڑائی شیر خان کے قبضہ مین آنا

تاج خان سارنگ خانی سلطان ابراہیم کے عہد سے قلعہ چنار کا حاکم تھا اوسکی ایک بیوی ملکہ لاڈو تھی جس کی محبت مین ایسا پھنسا ہوا تھا کہ دوسری بیویون یا اون کی اولاد کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کرتا تھا۔ مجبور اوسکے بڑے بیٹے نے یہ ارادہ کیا کہ اس مایہ فساد (ملکہ لاڈو) کو ٹھکانے لگا دو موقعہ پاکر۔ ملکہ لاڈو پر تلوار کا وار کیا مگر اوچھا پڑا۔ شور و غل ہونے پر تاج خان ننگی تلوار لئے ہوئے دوڑا آیا۔ بیٹا بھی سمجھ گیا کہ باپ بیوی کی خاطر اوسکا گلا ضرور کاٹیگا

اسلئے اوس سے نے پہلے ہی وار کیا تاج خان کا وہان ہی ڈہیر ہو گیا۔
ملکہ لاڈو سے نے سوتیلے بیٹون سے کے ہاتہہ سے نجات کی یہ تدبیر کی کہ شیر خان کو نکاح کا
پیام دیا۔ شیر خان اوسی وقت رضا مند ہو گیا اور قلعہ مین جا کر نکاح کر لیا۔ نکاح کے وقت
ملکہ لاڈو نے ایکسو پچاس عدد جواہر بیش بہا - سات من موتی - ڈیڑہ سو من سونا اور
بہت سی اشیا حوالہ کین۔ ان سبکا تخمینہ مورخ احمد یار نولاکہہ روپیہ کرتا ہے۔ شیر خان سے نے
قلعہ چنار اور اوسکے مضافات پر قبضہ کر لیا اور صاحب قلعہ و خزانہ و لشکر ہو گیا۔

امراے افاغنہ کا سلطان محمود فرزند سلطان سکندر کو پٹنہ مین بادشاہ

بنا کر ملک بہار مین لانا اور شیر خان کا دغا دینا

سلطان محمود فرزند سلطان سکندر فتح پور سیکری مین محمد بابر سے شکست کہا کر رانا سانگا
کے ساتھہ چتور چلا گیا تہا۔ وہان سے مسند عالی اعظم ہمایون ثانی (اسکا داماد سلطان
محمود تہا) عیسی خان پسر ہیبت خان پسر عمر خان شروانی کالکا پوری (سابق حاکم لاہور)
ابراہیم خان پسر احمد خان پسر بہار خان لودی یوسف خیل۔ ببن پسر میان عطا لودی
ساہو خیل (سابق حاکم سرہند) بایزید فرملی سے نے جو صوبہ بہار مین جمع تہے سلطان محمود کو
بلا کر پٹنہ مین بادشاہ بنایا۔

سلطان محمود جب ان امیرون کے ساتھ ملک بہار مین آیا تو شیر خان ان سے کیسطرح مقابلہ نہین کرسکتا تھا کیونکہ ان کے پاس بڑا لشکر بڑے بڑے امیر صاحب اعتبار تھے ناچار سلطان محمود کے پاس آگیا چند روز کے بعد بہ بہانہ فراہمی لشکر سلطان محمود سے اجازت لیکر اپنے پرگنہ سہسرام مین آیا سلطان محمود جب جونپور جانے لگا تو شیر خان کو بھی بلایا۔

شیر خان نے کھلا بھیجا کہ تم چلو مین بھی لشکر جمع کرکے پیچھے سے آتا ہون۔

اس جواب پر امیرون نے سلطان سے کہا کہ شیر خان بڑا حیلہ جو ہے وہ مغلون سے سازش رکھتا ہے اس واسطے بہانہ کرتا ہے اس کو ضرور ساتھ لے چلنا چاہئے۔

اعظم ہمایون شروانی نے کہا کہ شیر خان کو ساتھ لے چلنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ جہان شیر خان ہو وہان ہم بھی چلے چلین جب ہماری مہمانی کا بوجھ اوسپر پڑے گا تو مجبور اوسکو ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا۔ اس تدبیر کو سب نے پسند کیا اور سلطان محمود معہ تمام لشکر کے سہسرام کی طرف متوجہ ہوا

شیر خان سلطان محمود کے آنے کا حال سنکر دوڑا گیا۔ اور سلطان کو استقبال کرکے لایا بہت سے تحفہ تحایف نذر کئے۔ امیرون کی ایسی دہوم دہام سے دعوتین کین کہ تمام کدورتین اون کے دل سے دہل گئین۔

سلطان محمود - شیرخان کو ساتھ لیکر عازم جونپور ہوا - امراے ہمایونی موجودہ جونپور
مین طاقت مقاومت نہ تھی اس واسطے اونہون نے جونپور خالی کر دیا -
بادشاہ ہمایون کالنجر مین تھا کہ اوسکو یہ حال معلوم ہوا وہ وہان سے لکھنو مین آیا سلطان
محمود بھی جونپور سے لکھنو آیا ۲۱ شعبان ۹۳۷ھ ۱۵۳۱ع کو دونون لشکرون کا مقابلہ لکھنو مین ہوا -
شیرخان جانتا تھا کہ افغانون کے لشکر مین اتفاق نہین اسلیے اوسنے خفیہ ہندو بیگ
سپہ سالار بادشاہ ہمایون کو اس مضمون کا خط لکھا -

مین پرورش یافتہ خوان نعمت بابر بادشاہ کا ہون - سلطان محمود جبراً مجکو ہمراہ
لایا ہے - لڑائی کے دن بادشاہ کی یہ خیر خواہی کرونگا کہ بغیر لڑے معہ
فوج میدان جنگ سے چلا جاونگا جو یقینی افغانون کی ہزیمت کا باعث
ہوگا - میری حقیقت حال بادشاہ ہمایون کے گوش گذار کر دیجیے -

ہندو بیگ نے شیرخان کا یہ خط بادشاہ ہمایون کو سنایا تو اوسنے کہا کہ شیرخان کو لکھدو
کہ سلطان محمود کے ساتھ آنے سے کچھ خوف نکرے جو فعل کہ اوس نے
عریضے مین لکھا ہے اگر اوس سے ویسا ہی ظہور مین آیا تو اوس کی
قدر افزائی کیجاے گی -

چند روز کے بعد دونون لشکرون کی صف جنگ آراستہ ہوکر لڑائی شروع ہوئی تو شیرخان

عین جنگ کے موقعہ پر اپنی فوج لیکر علیحدہ ہو گیا جس سے سلطان محمود کے لشکر کو ہزیمت ہوئی - مگر ابراہیم لودی یوسف خیل نے قایم رہ کر مغلون کے لشکر کو سامنے سے ہٹا دیا جب وہ بھی مارا گیا - تو میاں بایزید نشہ شراب مین مدہوش قتل ہوا سلطان محمود معہ اور امیرون کے بھاگ کر بہار مین پہونچا - اور وہان سے پٹنہ چلا گیا اور خیال سلطنت ترک کر کے گوشہ نشین ہوا اور یہان ہی ۹۴۹ھ ۱۵۴۲ء کو فوت ہو گیا -

بادشاہ ہمایون نے افغانون پر فتح پا کر ہندو بیگ کو مامور کیا کہ وہ شیر خان سے قلعہ چنار لے لے - شیر خان نے اوسکو قلعہ نہ دیا جب بادشاہ ہمایون کو انکار شیر خان کا حال معلوم ہوا تو اوسنے حکم دیا کہ لشکر قلعہ چنار کی طرف کوچ کرے -

شیر خان نے اپنے فرزند جلال خان اور جلال خان بن جلو کو قلعہ چنار مین چھوڑا اور خود اہل و عیال کو لیکر کوہستان بہار کھنڈ مین چلا گیا -

بادشاہ ہمایون نے آکر قلعہ چنار کا محاصرہ کیا ہر روز لڑائی جاری تہی - وہ تو جلال خان ایسی بہادری سے لڑے کہ نام ہو گیا -

ادہر شیر خان نے اپنے جاسوسون کے ذریعہ پتہ لگایا کہ بہادر شاہ گجراتی منڈو پر قبضہ کر کے دہلی کا ارادہ رکہتا ہے اس سے وہ سمجھ گیا کہ بادشاہ ہمایون اس ملک مین زیادہ

عرصہ نہین ٹہیر سکتا۔

شیرخان نے اپنا وکیل بادشاہ ہمایون کی خدمت مین یہ پیام دیکر بہیجا کہ مینے جو خدمت بادشاہ کی لکہنو کی لڑائی کے وقت کی تہی وہ بادشاہ سے پوشیدہ نہین۔ اگر بلحاظ اوس خدمت کے مجہکو قلعہ چنیار مرحمت ہو تو مین اوسکے عوض اپنے بیٹے قطب خان کو پانسو سوارون کے ساتہ بادشاہ کی خدمت مین بہیجدونگا۔ اسی اثنار مین بادشاہ ہمایون کے پاس خبر آئی کہ مرزا محمد زمان جو قلعہ بیانہ مین قید تہا وہ جعلی فرمان کے ذریعہ قید خانہ سے نکلکر ملک مین فساد پہیلا رہا ہے اور سلطان بہادر شاہ گجراتی دہلی کا ارادہ رکہتا ہے اس سبب سے بادشاہ ہمایون نے شیرخان کی درخواست قبول کرکے قلعہ چنار عطا کیا۔

شیرخان نے حسب اقرار اپنے فرزند قطب خان کو معہ عیسیٰ خان حاجب بادشاہ ہمایون کی خدمت مین بہیجدیا (گرجب بادشاہ ہمایون۔ بہادر شاہ گجراتی سے لڑنیکو گجرات گیا تو یہ وہان سے اپنے باپ شیرخان کے پاس آگیا)

بادشاہ ہمایون نے آگرہ کو مراجعت کی۔ اور بہادر شاہ گجراتی کے ساتہہ لڑائی مین مصروف ہوا شیرخانکو جب یہ موقعہ فرصت کا ملا تو اوسنے پہلے ملک بہار کو مخالفون سے پاک کیا۔ اور جگہ جگہ سے افغانونکو جمع کرکے اونکی پرورش پر توجہ کی جب افغانونکو معلوم ہوا کہ شیرخان کو اونکی تربیت کا بہت خیال ہے تو وہ جوق

جوق ہر طرف سے اسکے پاس آنے لگے جب بہادر شاہ گجراتی کو بادشاہ ہمایون نے شکست دی تو جس قدر افغان اوسکے ملازم تھے وہ سب شیر خان کے پاس حاضر ہو گئے بڑے بڑے افغان امیر جو شیر خان کی خدمت کو ننگ و عار سمجھتے تھے۔ جیسا کہ مسند عالی۔ عیسی خان پسر مسند عالی ہیبت خان شروانی۔ میان بن لودی ساہو خیل و قطب خان موچی خیل معروف فرملی۔ اعظم ہمایون فرزند کلان سلطان عالم خان وہ بھی شیر خان کے پاس آگئے ان امیرون کے آجانے سے شیر خان نے اپنا خطاب حضرت اعلیٰ رکھا۔

شیر خان کا بنگالہ کو گڈہی تک فتح کرنا

جب نصیب خان بادشاہ بنگالہ نے وفات پائی۔ اور اوسکا بیٹا۔ شاہ محمود جانشین ہوا تو اوسکو حکومت کی عقل خاک نہ تھی۔ اسلئے ملک مین خلل پڑنے لگا حضرت اعلیٰ نے بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے نجانے دیا۔ بنگالہ پر گڈہی (سکری گلی) کے اس طرف تک قبضہ کرلیا۔

بادشاہ ہمایون کا۔ ہندو بیگ کو دریافت حال شیر خان کے لیے بھیجنا اور شیر خان کا بنگالہ کو فتح کرنا

جب ہمایون گجرات سے اگرہ مین واپس آیا - تو خانخانان - یوسف خیل (دلاور خان ابن دولتخان لودی یوسف خیل) سے نے بادشاہ سے کہا کہ شیر خان سے بے فکر نہ ہونا وہ بڑا فتنہ انگیز ہے ملک داری کی تدابیر خوب جانتا ہے تمام افغان اوسکے پاس جمع ہوگئے ہین -

بادشاہ ہمایون نے خانخان یوسف خیل کے کہنے سے ہندو بیگ کو جونپور بھیجا کہ وہ شیر خان کا حال من وعن معلوم کر کے اطلاع دے -

جب حضرت اعلی (شیر خان) کو معلوم ہوا کہ بادشاہ ہمایون اس طرف آنا چاہتا ہے اور اوسکا آنا ہندو بیگ کے بلانے پر موقوف ہے تو اوسنے ہندو بیگ کو تحفہ تحائف بھیجکر گانٹھ لیا اور کہا کہ مینے جو حضرت ہمایون بادشاہ سے وعدہ کیا تھا اوس سے تجاوز نہین کیا - اوسکے ملک مین مینے دخل نہین دیا آپ مہربانی کر کے میری دولتخواہی کا اظہار بادشاہ سے کر دین - اور اسکو اس طرف آنے سے باز رکھین - ہندو بیگ پیشکش کو دیکھکر بہت خوش ہوا - اور شیر خان کے وکیل سے کہدیا کہ تو اوس سے کہدے کہ جب تک مین زندہ ہون کوئی اوسکو گزند نہین پہونچا سکتا - اور شیر خان کے وکیل کے سامنے بادشاہ ہمایون کو عرضداشت لکھی کہ شیر خان حضور کا دولتخواہ ہے اوسنے بادشاہ کے نام کا خطبہ پڑھوایا - سکہ جاری کیا - بادشاہ کے ملک مین دست اندازی نہین کی - یہان حضور کا قدم رنجہ فرمانا حضور کی

تکلیف کا باعث ہے۔

ہمایون نے اس عرضداشت کو دیکھکر ایک سال اور توقف کیا۔ اور اس عرصہ مین شیرخان نے جلال خان اور خواص خان کو معہ اور امیرون کے بنگالہ کو فتح کرنے کے لیے بھیجا جب یہ امیر ملک بنگال مین داخل ہوے۔ سلطان محمود بغیر لڑے خفیہ گور (لکھنوتی) کو چلا گیا گرد و نواح کے تمام ملک پر افغانون نے قبضہ کر کے قلعہ گور کا محاصرہ کیا۔

ہمایون بادشاہ کا قلعہ چنار لینا۔ اور شیرخان کا قلعہ رہتاس

سنہ ۹۴۴ھ مین بادشاہ ہمایون نے بنگال اور بہار کی طرف کوچ کیا تو اپنے امیرون سے پوچھا کہ اوسکو پہلے قلعہ چنار لینا چاہیئے یا گور (لکھنوتی) کو جانا چاہیئے۔ امراے مغل نے باتفاق کہا کہ

پہلے قلعہ چنار کو لینا چاہیئے۔

اتنے مین خانخانان یوسف خیل (دلاور خان) آگیا۔ بادشاہ نے اوس سے کہا۔

تمنے سنا کہ امراے مغل کی راے ہے کہ پہلے قلعہ چنار کو تسخیر کرنا چاہیئے

اس باب مین تمہاری کیا راے ہے۔

خانخانان نے عرض کیا کہ حضور اس باب مین میری دو راے ہین۔ ایک جوانانہ۔ دوسری

بیرانہ -

جوانانہ یہ ہے۔ کہ پہلے قلعہ چنار فتح کرنا چاہیے۔

پیرانہ یہ ہے کہ پہلے گور کو جانا چاہیے۔ کیونکہ وہان خزانہ بہت ہے جب گور فتح ہو گیا تو چنار آسانی سے فتح ہو جائے گا۔

بادشاہ ہمایون نے یہ سنکر کہا کہ مین جوان ہون۔ اسلئے جوانانہ رائے پسند ہے۔
خانخانان جب گھر آیا تو اوس نے لوگون سے کہا کہ شیرخان بڑا خوش نصیب ہے کہ مغل گور نہین گے۔ جب تک مغل قلعہ چنار لین گے۔ افغان قلعہ گور فتح کر کے خزانہ لالین گے۔

شیرخان کو جب معلوم ہوا کہ بادشاہ ہمایون قلعہ چنار لینے کو آتا ہے تو اوس نے قلعہ مین غازی خان سور اور سلطان شروانی کو چھوڑا اور اپنے فرزند قطب خان کو حکم دیا کہ وہ باہر رہکر بادشاہی فوج کو ستائے اور خود اہل و عیال کو لیکر قلعہ بہرکنڈ کو چلا گیا۔ اس قلعہ مین گنجایش کم تھی۔ اسلئے اوس نے قلعہ رہتاس کو جو مضبوطی اور پائیداری مین بے مثل تھا اور جس کا لڑائی سے لینا دشوار تھا حکمت عملی سے لینا چاہا۔
شیرخان نے قلعہ کے راجہ ہرکشن کے نائب پنڈت چورامن کو لکہا کہ

مجکو ایک مشکل در پیش ہے آپ چند روز کے لئے میرے اہل و عیال قلعہ

رہتاس مین جگہ دین تو مین آپ کا بہت ممنون ہونگا۔

چورامن سنے جواب دیا کہ خاطر جمع رکھہ راجہ سے کہکر قلعہ دلوا دون گا۔ اور راجہ سے جاکر کہا

کہ شیر خان کو ایک مشکل درپیش ہے وہ التجا کرتا ہے کہ اوسکے اہل وعیال

کے لئے قلعہ بطور عاریت عنایت ہو۔

راجہ نے منظور کیا۔ پنڈت چورامن سنے اسکی اطلاع شیر خان کو کی۔

شیر خان۔ اہل وعیال کو لیکر قلعہ بہرکند سے چلا۔ کہ راجہ اپنے اقرار سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ

اگر شیر خان قلعہ مین آکر قبضہ کرلے تو مین اوسکا کیا کرسکتا ہون۔

پنڈت چورامن سنے شیر خان کو لکھا کہ

میرے مخالفون نے راجہ کی مت بدل دی اور وہ قلعہ دینے سے انکار کرتا ہے

شیر خان یہ حال سنکر بہت گھبرایا اور پنڈت چورامن کو لکھا۔ کہ

آپ کے کہنے سے۔ اہل وعیال کو لیکر قلعہ بہرکند سے چلا آیا ہون اگر ہمایون

کو خبر ہوجاوے گی تو وہ فوج بھیجکر افغانون کے اہل وعیال کو قتل کرادے گا۔

اور یہ وبال آپ کی گردن پر ہوگا۔

اس کے ساتھہ ہی چھہ من سونا پنڈت جی کو دکشنا کے طور پر بھیجا۔ اور کہا کہ جس طرح بنے راجہ

کو کہہ سن کر قلعہ دلوا دے۔

پنڈت چورامن نے اوسی وقت راجہ سے جا کر کہا۔

آپ کو اپنے بچنون سے پھرنا مناسب نہین۔ ہمایون کو اگر خبر ہوئی کہ شیرخان

کے اہل وعیال کو قلعہ مین جگہ نہین ملی تو وہ ان سب کو قتل کر دے گا۔

اس کا پاپ آپ کی اور میری گردن پر ہوگا۔

اگر شیرخان کے اہل وعیال کو قلعہ مین جگہ نہ ملی تو مین زہر کہا کر مر جاؤن گا۔

راجہ ہرکشن پنڈت جی کے جیوہر سے ڈر گیا اور شیرخان کے اہل وعیال کو جگہ دینا منظور کر لیا۔

شیرخان کو ابھی یہ حال معلوم نہوا تہا کہ خبر آئی خواص خان قلعہ گور کی خندق مین ڈوب کر مر گیا۔ اور بادشاہ ہمایون نے قلعہ چنار چھ مہینے مین صلح سے لے لیا۔

شیرخان ان دونو خبرون کو سنکر متردد ہوا۔ خواص خان کے چھوٹے بہائی صاحب خان کو خواص خان کا خطاب دیکر گور کے قلعہ پر بہیجا اور تاکید کی کہ قلعہ جلد فتح کر لو۔ ہمایون نے قلعہ چنار لے لیا اور چند روز مین بنگالہ آنے والا ہے۔

خواص خان نے گور مین پہونچتے ہی قلعہ فتح کر لیا۔ محمود شاہ بادشاہ بنگالہ زخمی ہو کر حاجی پور چلا گیا۔

جلال خان نے اپنے والد شیرخان کو اطلاع دی کہ خواص خان نے قلعہ فتح کر لیا۔

اس خوشخبری کے ساتھ ہی پنڈت چورامن نے شیرخان کو اطلاع دی۔ کہ راجہ نے اوسکے اہل وعیال کو قلعہ مین جگہ دینا منظور کرلیا ہے۔

شیرخان خوش خوش۔ اہل وعیال کو لئے ہوئے قلعہ رہتاس کے پاس پہونچا۔ اور اس اجازت کے شکریہ مین راجہ وپنڈت جی کے پاس قیمتی تحائف بھیجے اور پیام دیا کہ اگر سلطنت ہند اوسکے ہاتھ آگئی تو وہ راجہ کا بہت ممنون ہوگا۔ اگر دوسری صورت پیش آئی تو اوسکے اہل وعیال۔ خزانہ واموال کا راجہ کے پاس رہنا۔ مخالفون کے ہاتھ مین جانے سے بدرجہا بہتر ہوگا۔

راجہ پہر کرش شیرخان کی باتون مین آگیا۔ اوسکے اہل وعیال کو قلعہ مین آجانے کی اجازت دی۔ شیرخان نے ہزار ڈولیان تیار کین۔ اور ایک ایک ڈولی مین دو دو امرو سپاہیون کو بہت سا زیور پہنا کر بٹھایا۔ اور انکے پاؤن کے نیچے تاوارین چھپا دیتا۔ اور چند ڈولیون مین بڑی بوڑھی عورتون کو بٹھا دیا تاکہ اصل بات سے پردہ نہ اوٹھ جائے۔

پانسو سپاہیون کو پانسو توڑے اشرفیون کے دیکر ڈولیون کے ساتھ کیا۔ بیلون اور مزدورون کے سرون پر سامان قلعہ داری ایسی خوبصورتی سے رکھا کہ دیکھنے والون کو خزانہ کا یقین ہوتا تھا۔

محافظان قلعہ نے ایکدو ڈولیون کو دیکھا اور پہراون کو رضامند کیا گیا کہ اور ڈولیون کے

دیکھنے مین زیادہ کاوش نکرین ۔

جب یہ مصنوعی اہل و عیال اوس مقام پر پہونچے کہ جو اون کے واسطے راجہ نے تجویز کیا تھا تو سپاہی ڈولیون سے نکلے اور کہار اور مزدور جو وہ بہی سپاہی تھے ہاتھون مین لاٹھیان لے کر محافظان دروازہ پر ٹوٹ پڑے اور قلعہ کا دروازہ کہول دیا۔ شیر خان جو اس وقت کا منتظر دروازہ قلعہ کے آس پاس موجود تھا ۔ نقارہ بجاتا ہوا قلعہ مین داخل ہوا۔ راجہ ہر کشن تھوڑی دیر لڑکر قلعہ کے چور دروازہ سے نکل گیا ۔

شیر خان قلعہ مین داخل ہوکر بہت خوش ہوا اور اہل و عیال کو بحفاظت اپنے فرزندون جلال خان اور قطب خان کے چھوڑکر اور قلعہ کو سامان قلعہ داری سے مستحکم کرکے بہرکھند کو چلا گیا ۔

شیر خان او ربادشاہ ہمایون کی صلح اور لڑائی

شیر خان بہرکھند مین تہا کہ ہمایون قلعہ چنار فتح کرکے بنارس مین آیا ۔ اور قبل حسین ترکمان کو وکیل بناکر اوسکے ہاتہ فرمان شیر خان کے پاس بھیجا جس کا یہ مضمون تھا ۔

چتر و تخت و خزانے ہمارے پاس بھیجدے اور ملک بنگالہ و قلعہ رہتاس بندگان شاہی کے سپرد کرکے اوسکے عوض قلعہ چنار اور جونپور یا کوئی اور اچھی جگہ جو اوسکو پسند ہو لے لے ۔

شیرخان نے مضمون فرمان کو سنکر وکیل سے کہا کہ مینے قلعہ گور فتح کر لیا ہے اور افغانون کا بہت بڑا لشکر جمع کیا ہے۔ اگر بادشاہ بنگالہ سے دست بردار ہو کر آگرہ چلا جاے تو مین ملک بہار اور تمام سامان امارت شاہی بادشاہ کے پاس بھیجدونگا۔ علاوہ اسکے دس لاکھ روپے سالانہ بنگالہ سے بادشاہ کو دیتا رہونگا۔

وکیل نے شیرخان کا جواب جب بادشاہ ہمایون سے عرض کیا تو ہمایون سنکر بہت خوش ہوا۔ اور وکیل کو حکم دیا کہ خلعت و گھوڑا شیرخان کے پاس لیجاے اور کہدے کہ اوسکی درخواست منظور ہے۔ وکیل نے شیرخان کے پاس جاکر خلعت و گھوڑا دیا اور بادشاہ نے جو فرمایا تھا وہ سنادیا۔

شیرخان نے بادشاہ کا ارشاد سنکر کہا کہ مین اون تمام شرایط کو پورا کرونگا جو بادشاہ نے منظور فرمائی ہین۔ خدا سے دعا مانگتا ہون کہ جب تک مین زندہ ہون مجھہ مین اور بادشاہ مین مخالفت نہو۔

اس قول و قرار کو تین دن ہی نہ گذرے تھے کہ محمود شاہ بادشاہ بنگالہ کا وکیل بادشاہ ہمایون کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔

اگرچہ افغانون نے گور لے لیا ہے مگر ابھی بہت سا ملک میرے پاس ہے۔ اگر بادشاہ اُدھر متوجہ ہو تو افغانون کا اس ملک سے نکالنا آسان ہے کیونکہ ابھی

اون کے یہان بیر نہین جمے اور نہ اون مین اتنی قوت ہے کہ وہ بادشاہ کا مقابلہ کرسکین۔

بادشاہ ہمایون نے بادشاہ بنگالہ کا التماس سنتے ہی لشکر کو بنگالہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ اور خانخانان یوسف خیل (دلاور خان لودی) اور بری برلاس کو بھر کھنڈہ مین شیر خان سے لڑنیکو بھیجا۔

شیر خان نے جب سنا کہ بادشاہ ہمایون بنگالہ کی طرف متوجہ ہوا ہے تو اوس کو عہد و پیمان کے قایم رہنے کی امید بالکل منقطع ہو گئی۔ اور اوسنے بادشاہی وکیل کو بلا کر کہا۔ مینے بادشاہ کی کوئی تقصیر نہین کی۔ اوسکے ملک مین خلل نہین دیا۔ بادشاہ نے بادشاہ بنگالہ کے کہنے پر اعتماد کیا اور میری خدمتون پر اور افغانون کی جمعیت لشکر پر جو مینے بادشاہ کی خدمت کے لئے بہم پہونچایا ہے لحاظ نہین کیا۔ اور بنگالہ کی طرف کوچ کر دیا۔

جب بادشاہ نے قلعہ چنار کا محاصرہ کیا تھا تو مجھسے افغانون نے بادشاہ سے لڑنیکا تقاضا کیا۔ مینے یہ کہکر ٹالدیا کہ بادشاہ میرا ولی نعمت ہے جب اوسکو یہ معلوم ہوگا کہ مینے باوصف موجودگی اس قدر لشکر کے لڑنے کا قصد نہین کیا تو بادشاہ خوش ہو کر میرے لشکر کے لئے کوئی جاگیر دے گا۔

بادشاہ نے مجھسے ملک بہار مانگا میں اوسکے دینے پر آمادہ ہوگیا آئین ملک داری سے بہت بعید ہے کہ بادشاہ اس قدر لشکر کو اپنی خدمت سے جدا کرتا ہے اور دشمن کے کھنے پر اعتماد کرکے افغانون کو قتل اور جلاوطن کرتا ہے۔ اب

مجکو بھی کوئی ذریعہ ایسا نہین کہ افغانون کو بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے روکون۔

بادشاہ سن لیگا کہ افغانون نے کیا کیا۔ اب افغانون مین اتفاق ہے نااتفاقی کو اونہون نے دور کردیا جس کے سبب مغلون سے اونسے سلطنت لی تھی۔ یہ کہکر وکیل کو خلعت دیکر رخصت کیا اور تمام لشکر کو رہتاس بھیجکر چند سوارون کے ساتھ پہاڑون مین چلا گیا۔

بادشاہ ہمایون ایکدو منزل بنگالہ کی طرف چلا تہا کہ اوسکو معلوم ہوا کہ شیرخان پہاڑون مین چلا گیا۔ تو وہ قصبہ منیر شیخ یحیی مین جہان خانخانان یوسف خیل اور بڑی برااس ٹہیرے ہوئے تھے مقیم ہوا۔

یہان محمود شاہ بادشاہ بنگالہ بھی آگیا مگر اوس کا اعزاز بادشاہ ہمایون نے اوسکی خاطر خواہ نہ کیا تو وہ اپنے آنے سے پشیمان ہوا اور اسی غم و غصے مین چند روز کے بعد فوت ہوگیا قصبہ منیر شیخ یحیی مین بادشاہ نے اپنے لشکر کو ترتیب دیا۔ موید بیگ پسر سلطان محمود

جہانگیر قلی پسر ابراہیم بایزید و مور کا بتروی بیگ۔ بری برلاس۔ مبارک فرملی کو بیس ہزار سوار دیکر حکم دیا کہ وہ بادشاہی لشکر سے سات کوس آگے چلیں۔

سیف خان اچاخیل کی بہادری

شیرخان پھرتا پھراتا جب گندر گڑھی پر پہونچا تو اوسنے دیکھا کہ سیف خان اچاخیل شروانی اپنے اہل و عیال کو لئے ہوئے رہتاس کو جاتا ہے تو شیرخان نے سیف خان سے کہا۔ پھر جاؤ ہمایون کا لشکر قریب ہے مارے جاؤ گے۔

سیف خان نے جواب دیا کہ اگر یہ حال ہے تو مجکو اپنی نسبت آپ کا زیادہ خیال ہے۔ کیونکہ آپ کے پاس جمعیت کم ہے اور دشمن قریب ہے۔ مبادا دشمن آپکا تعاقب کرکے پکڑ لے آپ میرے اہل و عیال کو لے کر چلیے مین گندر گڑھی پر کھڑا ہوتا ہون جبتک جسم مین جان باقی ہے لشکر بادشاہی کو روکونگا تا کہ آپ کے اور دشمن کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو جاوے۔

شیرخان نے کہا کہ یہ مناسب نہین کہ اپنی جان بچانے کو اپنے بھائی کی جان ہلاکت مین ڈالون۔

سیف خان نے کہا کہ سب آدمی برابر نہیں ہوتے ایک آدمی کو قبیلہ کے لئے اور
قبیلہ کو شہر کے لئے اور شہر کو بادشاہ کے لئے فدا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بادشاہ کی ذات
ملکون کو فائدہ پہونچاتی ہے۔

سپاہی کے واسطے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ وہ اپنے آقا کے لئے جان فدا کر دے
میری بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر مین اپنی جان آپ پر فدا کر دون۔

شیر خان نے ہرچند اصرار کیا کہ وہ اوسکے ساتھ چلے۔ مگر وہ بہادر اپنی بات پر اڑا رہا۔
مجبور شیر خان اوسکے اہل و عیال کو لیکر چلا گیا۔

دوسرے روز صبح ہی سیف خان شروانی نے اپنے بھائیون سے کہا۔

غسل کر کے مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور کچھ فکر نہ کرو۔ موت یقینی اور
قریب الوقوع ہے آقا جو سپاہی کو دولت دیتا ہے اور اوسکے رنج و آلام مین
مدد کرتا ہے وہ اسلئے کرتا ہے کہ سپاہی اوسکی مہمات مین کام آئے۔

سیف خان کے بھائیون نے کہا کہ جس کام کو تمنے اختیار کیا ہے اوسپر ہم بھی جان دینے
کو آمادہ ہین۔ جو کچھ ہم سے ہو سکیگا اوس مین در گذر نہ کرینگے۔

سیف خان اپنے بھائیون کو لیکر گذرگاہی پر آ کھڑا ہوا۔

اتنے مین افق پر گرد لشکر نمایان ہوئی جس نے اس بہادر کو اطلاع دی کہ لشکر بادشاہی

آ پہونچا جس وقت اس گروہ نے بادشاہی ہراول کو دیکھا تو انہون نے بھوکے شیرون کی طرح کمین سے نکلکر حملہ کیا اور بادشاہی لشکر کا سد راہ ہوگیا ۔ آخر سیف خان کے بھائی بہادری سے لڑکر کام آ ئے سیف خان زخمون سے چور بیہوش ہوکر زمین پر گرا جسکو اہل لشکر اوٹھاکر بادشاہ ہمایون کے پاس لے گئے ۔ بادشاہ نے اسکی بہادری کی تعریف کی ۔ اور فرمایا کہ ہر ایک سپاہی کو اپنے آقا کی ایسی ہی خدمت کرنی چاہیے ۔ اور سیف خان کو اختیار دیا خواہ بادشاہی لشکر مین رہے یا شیر خان کے پاس چلا جاے ۔

سیف خان نے کہا کہ میرے اہل و عیال شیر خان کے پاس ہین اوسکے پاس جاؤن گا ۔ بادشاہ نے فرمایا کہ تیری جان بخشی کی گئی ۔ جہان تیرا جی چاہے چلا جا مروت اسے کہتے ہین (یہ فقرہ مورخون کی قلم سے نکلا ہوا ہے آگے چلکر اس مروت کا شیر خان کی مروت سے سنجیدگی کے ساتھ مقابلہ کرونگا ۔)

سیف خان بادشاہ کے پاس سے چلکر نواح مونگیر مین شیر خان کو جا ملا ۔ اوسنے ہیبت خان نیازی کو جو وہان حاکم تھا حکم دیا کہ سیف خان کو مع اوسکے اہل و عیال کے قلعہ گڑھی مین پہونچا آے ۔

شیر خان مونگیر سے تیز رو کشتی مین بیٹھ کر گور کی طرف روانہ ہوا ۔ دو راتون مین گور پہونچکر اپنے فرزند جلال خان اور خواص خان کو دس ہزار سوار دیکر گذر گڑھی ترہگال اور گور کا راستہ

اس گڑھی سے تھا) پر بھیجا۔ اور حکم دیا کہ گذرگڑھی کو بند رکھین اور اونچے اونچے مقامات پر توپین لگا کر بادشاہی لشکر کو دھمکائین نہ اون سے لڑین اور نہ گڑھی سے گذرنے دین جس سے غرض شیرخان کی یہ تھی کہ اس عرصہ مین خزانہ گور کا ہتھاس لیجائے۔

جلال خان فرزند شیر شاہ کی لشکر ہمایون پر فتح

بادشاہ ہمایون کا مقدمۃ الجیش سات حصون مین بڑے لشکر سے جدا ہو کر سفر کر رہا تھا اوس نے گڑھی سے تین کوس کے فاصلہ پر ڈیرے لگائے ہر روز وہ صبح کو گھوڑے دوڑاتے ہوئے گڑھی پر آتے اور شیرخان کے لشکر پر تیر چلا کر اولٹے چلے جاتے۔ ایک روز انھین سے ایک گروہ نے آکر بڑے زور شور سے جلال خان کو کہنا شروع کیا کہ تو بڑا نامرد ہے جو بزدلون کیطرح ایک تنگ گذرگاہ مین بیٹھا ہوا ہے۔ اگر مرد اور مرد کا بچہ ہے تو میدان مین آتا کہ معلوم ہو کہ کون شجاع ہے تجکو ابتک مغلون سے پالا نہین پڑا۔

جلال خان نے جب دیکھا کہ مغلون کی آتشباری سے افغان ہلاک ہوتے ہین تو اوس نے خواص خان سے کہا۔

ہر روز مغل آتشبازی سے افغانون کا نقصان کرتے ہین اور مجکو گالیان سناتے ہین

اب مجھے برداشت نہین - اگرچہ اکیلا تو مین مغلون کا کچھہ کر نہین سکتا - لیکن اگر اور افسر میرے شریک ہون تو لشکر کو لشکر بنا سکتا ہون -

خواص خان سے نے سن کر کہا کہ یہ امر تمہارے والد کے حکم کے خلاف ہے -

جلال خان سے نے جواب دیا کہ اگر میری درخواست منظور نہین ہوتی تو مجکو کہانا پینا حرام ہے

خواص خان سے نے کہا کہ اگر تم کو ایسا ہی اصرار ہے تو مجکو بھی انکار نہین جو نامرد بہاگ کر آئیگا وہ شیر خان کے ہاتھون سزا پائے گا - اگر فتح ہوئی تو ہماری مہم کے سر پر تاج لگ جائیگا

دوسرے روز حسب عادت مغل گھوڑے دوڑاتے افغانون کے لشکر پر آئے اور برا بھلا کہکر واپس چلے گئے - ڈیرون مین جا کر افسرون نے کمر کھول کر آرام کیا - سپاہی مایحتاج کی فکر مین گئے -

جلال خان سے نے چھہ ہزار سوارون کے ساتھہ دوپہر کے قریب مغلون پر حملہ کیا مغلون کا لشکر تیار نہ تھا - اس واسطے تقریبًا کل مارے گئے جن مین بڑے بڑے افسر عہد بابری کے - مبارک فرملی - ابو الفتح لنگاہ تھے - بہت کم لوگون نے بہاگ کر جان بچائی

اس لڑائی مین افغانون کے ہاتھہ بہت مال آیا - کوئی افغان ایسا نہو گا کہ جس کو کم سے کم چار گھوڑے اور کئی صندوق بیش قیمت اشیا کے نہ ملے ہون -

شیر خان کو گور مین اس قدر خزانہ ملا کہ بار برداری کے لئے جانور جمع نہو سکے کہ اون پر خزانہ

لاد کر گور سے رہتاس پہنچاتا- وہ حیران تھا کہ باربرداری کا کیا انتظام کرے- کہ اسی اثنار
مین جلالخان کا خط فتح پہونچا-

شیرخان خط کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ

جب فوج ایک دفعہ بھاگ جاتا ہے تو وہ پھر پالی مین نہین لڑتا- مگر لڑکون کو
ہمت کرتا ہے یہ لکھکر بیٹے کو خط لکھا کہ

جس قدر ہاتھی- اونٹ- بیل- خرید سکو خرید کر بھیجدو-

جلالخان نے بہت سے ہاتھی- اونٹ- بیل خرید کر باپ کے پاس بھیجدیئے-
شیرخان کے پاس جب یہ باربرداری کا سامان پہونچا تو وہ اُن پر خزانہ لاد کر رہتاس لیگیا-
اور وہان جاکر جلالخان اور خواص خان کو بلابھیجا-

ہمایون کو جب معلوم ہوا کہ گڑھی خالی پڑی ہے تو اوس کو تعجب ہوا کہ یہ سنگ راہ
(جلالخان) خودبخود کیون اوٹھ گیا- اور اوس نے مرزا ہندال کو آگرہ بھیجا- اور خود عازم
گوڑ ہوا-

شیرخان نے بادشاہ کی راستہ مین مزاحمت نہین کی- بادشاہ کو بنگال مین داخل ہونے
دیا- اور خود پہاڑون مین ہوتا ہوا ملک بہار مین آگیا اور تمام لشکر کو پہاڑون مین پھیلا کر اوسکو
اپنے زور کا مرکز قرار دیا اور وہ تمام راستہ بند کردے- کہ جدھر سے بادشاہ کے پاس رسد

آسکتی تھی۔ گویا کہ اوسنے بادشاہ کو دارالسلطنت سے بالکل علیحدہ کر دیا۔
۹۴۵ھ ہجری کو بادشاہ ہمایون گور مین پہونچا۔ شیرخان نے گور کے محلات کو نقش و نگار عیش و نشاط کے سامان سے آراستہ کر دیا تھا وہ جانتا تھا کہ جیسا ہمایون عیش پسند ہے۔

بادشاہ ہمایون کا گور مین جانا اور شیرخان کا ملک فتح کرنا

بادشاہ ہمایون گور مین تین چار مہینے عیش و نشاط کے مزے اوڑاتا رہا۔ گور کا نام جنت آباد رکھا۔ شیرخان کو بادشاہ کے عیش و نشاط نے موقعہ دیا اور وہ ممالک کے فتح کرنے مین مصروف ہوا۔

ا۔ جلال خان سور کو بھیجا۔ کہ وہ بادشاہی لشکر کے قریب پہونچکر راہ آمد و شد غلہ کی گور مین بند کر دے اس تدبیر سے تمام ملک مین گرانی ہوگئی۔ بادشاہ نے یعقوب بیگ اور بیرم خان کو بھیجا کہ وہ جاکر جلال خان کو ڈرائین۔
یعقوب بیگ و بیرم خان نے جاکر اچھا ڈرایا کہ وہ اولٹا ان کے گلے کا ہار ہوگیا جس سے ان دونو نے بھاگ کر پیچھا چھوٹایا۔
دویم۔ خواص خان کو مونگیر مین بھیجا۔ کہ وہ خانخانان یوسف خیل (دولتخان لودی کا فرزند دلاور خان جو محمد بابر کو کابل جاکر ہندوستان پر چڑہا لایا تھا) جس کو بادشاہ ہمایون نے

حاکم مونگیر مقرر کیا ہے۔ قلعہ مونگیر لے لے۔ اور اوس کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدے
خواص خان نے مونگیر میں جاکر۔ قلعہ مونگیر کو فتح کیا۔ اور خانخانان کو گرفتار کر کے
شیر خان کے روبرو پیش کیا جو بنارس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ خواص خان کے آتے
ہی بنارس فتح ہو گیا۔ اور محصور مغل قتل ہوئے۔ شیر خان نے خانخانان کو مونگیر مین
قید رہنے کے لئے بھیجدیا۔ اور ادہ سیر خوراک کے مقرر کئے۔
سوم ہیبت خان نیازی و جلال خان جالو کو ایک لشکر جرار دیکر۔ اودہ۔ لکھنؤ۔ بہرائچ
بھیجا۔ ان بہادرون نے ہمایون کے حاکمون کو ان شہرون سے بزور شمشیر نکالدیا۔
اور علاوہ ان شہرون کے سنبل کو غارت کر کے اوس پر قبضہ کیا۔
چہارم۔ قطب خان۔ نصیب خان نیازی خان کو لشکر گران کے ساتھ جونپور بھیجا۔
انھون نے جونپور کے حاکم کو قتل کر کے جونپور پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد یہ لشکر کڑہ مانکپور
گیا۔ یہان کے حاکم نے اپنی جان گنوائی اور افغانون کی حکومت مین قنوج مانکپور اور
زیادہ ہوئے۔ پھر یہ لشکر آگرہ کی طرف گیا۔ کل ملک مین ہمایون کی طرف سے جو حاکم
تھا۔ یا تو قتل ہوا یا بھاگ گیا۔
پنجم۔ خواص خان کو دوبارہ بھیجا کہ وہ مہارتہ چرو زمیندار ضلع بہار کو جس نے جب کہ
شیر خان بعض مہمات مین مصروف تھا۔ اور دشمن اوسکو دبا رہے تھے۔ پہاڑون جنگلون

سے نکلکر پرگنات بہار کے زمینداروں کو ستانے اور راہزنی کرنے لگا۔ اور جب اسکو موقعہ ملتا تو شیرخان کے لشکر کے گھوڑے اور اونٹ اور مویشی لے جاتا تھا۔ قید کر کے اوسکے جنگل کو صاف کر دے۔

غرضکہ افغانون نے بلا مزاحمت ایکسال تک ملکون کو فتح کیا خریف و ربیع کی مالگذاری وصول کی۔ شیرخان نے جب یہ سنا کہ بادشاہ ہمایون آگرہ جاتا ہے کہ اوسکے بھائی۔ مرزا ہندال نے شیخ بہلول کو جو اوسے بادشاہ ہمایون سے مخالفت چھوڑ دینے کے لئے سمجھانے گیا تھا قتل کر دیا ہے تو شیرخان نے اپنا لشکر چارون طرف سے رہتاس مین اکٹھا کیا۔ سوا ے خواص خان کے جو مہارکھڑ کی مہم پر گیا تھا جب تمام لشکر جمع ہو گیا تو اوس کی تعداد ستر ہزار۔ علاوہ پانچ سو جنگی ہاتھیون کے تھی۔

شیرخان کوہ۔ رہتاس مین تھا کہ بادشاہ ہمایون اوسکے آگے سے گذرا تو اوس نے امرا ے سلطان سکندر و سلطان ابراہیم کو جمع کیا اور اون سے کہا۔

بادشاہ ہمایون کے لشکر کا برا حال ہے۔ آگرہ مین اوسکے بھائیون نے فساد مچایا اس لئے اوسنے میرا پیچھا چھوڑا اور وہ آگرہ جاتا ہے۔

اگر عزیزون کی مصلحت ہو تو قسمت آزمائی کرون میرا لشکر پوری طاقت رکھتا ہے بادشاہ ہمایون کے بنگالہ مین آنے سے پیشتر بیٹے اوسکی بہت منت کی۔ اور بنگالہ سے

دس لاکھ روپیہ دینے کا بھی اقرار کیا جس کو بادشاہ نے بھی منظور کر لیا تھا۔ مگر بادشاہ بنگالہ کے کہنے سے اپنے قول قرار سے پھر گیا۔ بیٹنے بھی مخالفت کر کے ولایت بہار اور جونپور پر قبضہ کر لیا اسلئے اب صلح کی کوئی امید نہین۔

اعظم ہمایون شروانی نے جو سلطان سکندر کے امرا سے اعظم مین سے تھا کہا کہ مغلون کے ساتھ جنگ کرنے مین آپ سلطان بہلول اور سلطان سکندر کے امرا سے تو صلاح لیجیے نہین کیونکہ انہون نے جو تدبیر کی وہ انکی کم طالعی کے سبب راست نہ آئی۔ اور جب مغلون سے اُنہون نے جنگ کی تو اپنے ہی امرا کی مخالفت سے شکست کھائی۔ آپ کا نصیبہ یاور ہے اور افغان آپکے ساتھ دل وجان سے متفق ہین۔ اور مغلونکے ساتھ لڑنا نہین ولیکن عقلمندون نے مجھسے کہا ہے کہ شمشیر زنی مین افغان مغلون سے کم نہین۔ مگر آپس کی مخالفت سے ہزیمت پاتے ہین۔ مغلون کو ہندوستان سے اوس وقت نکالنا ممکن ہے کہ افغانون کا سردار ایک ہو۔ اور افغان اوسکے ساتھ متفق ہون پس وہ سردار افغانون کا تو ہی ہے تو اپنے امرا سے پوچھ اور جو کچھ وہ کہین اوسپر عمل کر کہ فتح آپ کی یار ہو۔

شیر خان نے اعظم ہمایون کی تقریر سنکر اپنے امیرون قطب خان لودی۔ ہیبت خان نیازی۔ جلال خان سور۔ شجاعت خان۔ سرمست خان شروانی وغیرہ سے پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے تو سب نے متفق اللفظ عرض کیا کہ

جنگ کرنی چاہیے پھر ایسا وقت ہاتھ نہین آئیگا۔

جب شیر خان کو تحقیق ہو گیا کہ افغان مغلون کے ساتھ جنگ کرنے مین آمادہ اور دلیر ہین تو وہ رہتاس کے پہاڑون سے نکلا اور بادشاہی لشکر کی طرف چلا۔ ہر منزل پر مٹی کا قلعہ بناتا ہوا آہستگی کے ساتھ سفر کرتا تھا۔ بادشاہ ہمایون کو شیر خان کے آنے کی خبر ہوئی تو وہ بھی اسکی طرف مڑا۔

شیر خان نے بادشاہ کے پلٹ آنے پر بادشاہ کو عرضداشت بھیجی۔

اگر بادشاہ ملک بنگالہ عطا کرے تو بادشاہ کے نام کا خطبہ جاری کرکے اوسکے ملازمون مین داخل ہو جاؤن گا۔

عرضداشت بھیجتے ہی شیر خان نے آگے کوچ کرکے اپنے خیمے بادشاہی خیمون کے سامنا جھوسا (چونسہ) اور بکسر کے درمیان قریہ سیڈا مین نصب کئے (یہ دونو خیمہ گاہ دریائے گنگا کے ایک ہی کنارہ پر تھے۔ ان کے درمیان دریائے گنگا کی ایک دہار پچپن گز چوڑی بھی تھی۔ اوس کے کنارے ایسے ڈہلوان تھے کہ گھاٹ بغیر عبور نہین ہو سکتا تھا۔ اور اوس کی تھہ مین کیچڑ اور دلدل ایسی تھی کہ آدمی اور گھوڑے اوس مین پھنس کر رہ جاتے تھے)

شیر خان نے نہان خواص خان کو بھی بلا لیا جو مہارٹہ کے استیصال کے لئے بھیجا گیا تھا

بادشاہ ہمایون کے پاس جب شیرخان کی عرضداشت پہونچی تو اوس نے ملک بنگال کا دینا اس شرط پر منظور کیا کہ شیرخان جو اپنی حد سے تجاوز کرکے بادشاہ کے روبرو پڑا ہے اور اوسکے اور بادشاہ کے درمیان آب حائل ہے تو وہ آداب بادشاہی کا لحاظ کرکے اولٹا چلا جاے اور گذر آب کو بالکل چھوڑ دے کہ بادشاہ گذر آب سے گذر کر دو تین منزل جاے۔ (چھوٹا تعاقب ظاہر مین دکھانے کے لئے) اور بعد ازان مراجعت کرے۔

شیرخان نے اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور دریا کے گذر کو چھوڑ کر اولٹا چلا گیا۔ بادشاہ ہمایون نے دریاے گنگا کی دہار پر پل بنایا اور اوس پر سے معہ اہل وعیال گذر کر دوسرے طرف خیمہ زن ہوا۔ اور شیخ خلیل فرزند قطب شیخ عالم فرید شکر گنج کو شیرخان کے پاس برسم رسالت بھیجا کہ وہ شیرخان سے جاکر کہے کہ وہ کوچ بکوچ رہتاس چلا جاے اور بادشاہ چند منزل اوسکے پیچھے جاے اور پھر مراجعت کرے۔ اسکے بعد جاگیر کا فرمان حسب وعدہ شیرخان کے وکیل کو دیا جاے گا۔

شیخ خلیل نے شیرخان کے پاس آکر بادشاہ کا ارشاد سنایا۔ شیرخان نے بظاہر منظور کیا اور شیخ کی خاطر مدارات مین اہتمام بلیغ کیا۔

دوسرے روز شیخ خلیل نے بادشاہی آدمیون کے سامنے جو اوس کے ساتھ آئے

تھے صلح کے باب مین پند نصایح کا دفتر کھولا اور کہا کہ ؎

اگر فیل زوری و گر شیر جنگ ٭ بنزدیک من صلح بہتر ز جنگ

اثنار تقریر مین شیخ کی زبان سے نکلا کہ اگر تو صلح نہین کرتا تو اوٹھ جنگ کر شیرخان

نے اس فقرہ کو سنتے ہی کہا۔

حضرت کا یہ قول میرے لئے فال نیک ہے انشاء اللہ تعالی مین لڑونگا۔

اس کے بعد شیرخان نے بہت کچھ نقد و جنس بنگال و مالدہ کے اجناس شیخ خلیل کو نذر

کر کے احسانون کے دام مین پھنسا لیا اور صلح کی بابت پوچھا شیخ خلیل اگرچہ بادشاہ ہمایون

کے وکیل تھے مگر شیرخان کی مدارات نے المستشار موتمن پر عمل کرا دیا۔ اور

اونہون نے فرمایا۔

کہ بادشاہ ہمایون کے ساتھ صلح سے جنگ بہتر ہے کیونکہ اوس کے

لشکر مین سب بے سروسامانی ہے۔ اوس کے بھائی اوس سے مخالف ہین

اگر صلح ہوئی تو نا پائیدار ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھ پھر تجھے ایسا وقت

ہاتھ نہین آئیگا۔

شیرخان نے شیخ خلیل کے مشورہ سے بخلاف اپنے پہلے مذہب ارادہ کے صلح

کے خیال کو بالکل ترک کر دیا۔ اور لڑنے پر آمادہ ہوگیا اور امرا سے لشکر کو حکم دیا کہ مجکو جہاں تک

کا خوف ہے جلد لشکر تیار کرو۔

شیر خان پہر رات رہے تمام لشکر کو لیکر روانہ ہوا اور ڈہائی کوس چلکر ٹھہر گیا اور افغانون سے کہا۔

میری غرض سوار ہونے سے یہ تھی کہ بادشاہ ہمایون کو غافل کرون وہ یہ سمجھے کہ مین کسی اور مہم پر جاتا ہون۔ اب تم بادشاہ ہمایون کی طرف پہرو اور افغانون کی عزت کو ہاتھ سے نجانے دو آج تمہاری قوم کے لئے ہندوستان کی فتح کا روز ہے۔

افغانون نے شیر خان کی تقریر کو سنکر کہا

کہ حضرت اعلیٰ مطمئن رہین۔ ہم سب متفق ہوکر لڑین گے۔

اس کے بعد شیر خان نے اپنے لشکر کے تین حصے کئے۔ ایک خواص خان کو دیا۔ اور ہدایت کی بادشاہ ہمایون کے لشکر کے گرد چکر لگائے اور دشمن کو دریا کی طرف سے چوکائے۔ اور دو حصے اپنے اور اپنے فرزند جلالخان کے پاس رکھے تاکہ مختلف مقامات سے دشمن پر حملہ کیا جاسکے۔

لکھتے ہین کہ شیخ خلیل نے بادشاہ ہمایون کو اطلاع کردی تھی کہ وہ بے خبر حملہ ہونے کو ہے مگر ہمایون نے کچھ پرواہ نہین کی۔ اس مین شک نہین۔ بادشاہ ہمایون۔ جلادت و

صولت مین شیر تھا - غرور جوانی مین مست تھا - اپنے بے نظیر خدم وحشم کی کثرت پر مغرور تھا - افغانون کی جمعیت لشکر کو نظر حقارت سے دیکھتا تھا - لوازم حرب پر نظر نہین رکھتا تھا - یہہ بھی نہین سمجھتا تھا کہ اوسکے لشکر کو بنگالہ کی خراب آب وہوا نے ضعیف اور ابتر کر دیا ہے - اور اوس کا حریف شیر خان جنگ کے مکر وخدع سے واقف تھا - لڑائی کے مخارج ومداخل دیکھے ہوئے تھا - زمانہ کے نشیب وفراز سے آگاہ تھا - احتیاط سے قدم آگے بڑہاتا تھا - صعوبات سفر کا عادی تھا - کبھی بنگال کے دار السلطنت گور مین اور کبھی ملک بہار مین تھا

بادشاہ ہمایون نے جب سنا کہ افغانون کا لشکر قریب آگیا ہے تو اوس نے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور کہا کہ مین بھی وضو کر کے آتا ہون کہ اسی اثنا مین افغانون نے دریا کی طرف سے حملہ کیا - جو سامنے آیا اوسکو قتل کیا - بادشاہی لشکر کی عورتین بھیر بنگاہ کے آدمی پریشان ہو گئے - بادشاہ ہمایون کی چہیتی بیوی - حاجی بیگم عورتون کے ساتھ سراپردہ سے نکلین - شیر خان کی اون پر نظر پڑی تو وہ گھوڑے سے اوترا اور بیگم کو تشفی دیکر سراپردہ مین پہونچا دیا اور مسلح سپاہیون اور خواجہ سراؤن کو حکم دیا کہ وہ سراپردہ کی نگہبانی کرین - پرندہ کو بھی سراپردہ کے پاس پھٹکنے نہ دین - نقیبون کے ذریعہ لشکر مین منادی کرا دی - کہ مغلون کے زن وفرزند کو کوئی گرفتار نہ کرے حفاظت سے

بیگم کے سراپردہ مین پہونچادے -

بادشاہ ہمایون سوار ہوا تو اوسکے پاس - تردی بیگ - کوچ بیگ - بابا جلایر آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ جس طرح بنے بیگم کو لائین - اس حکم کی تعمیل مین ان تینون کی جان گئی - علاوہ ان کے جو وفادار ملازم بیگم کے لینے کو گیا جان سے گیا - بادشاہ اپنی فوج کو جمع کر رہا تھا کہ ایک افغان سپاہی نے بادشاہ پر ہاتھی کو پیلا - بادشاہ نے ہاتھی کے مستک پر نیزہ مارا - نیزہ مستک مین پھنس کر رہ گیا - ایکدوسرے افغان سپاہی نے ہاتھی کے اوپر سے بادشاہ کے بازو مین نیزہ مارا - بادشاہ زخمی ہوکر پھرا - اور آس پاس والون کو پکارا کہ حملہ کرنے مین اوس کی مدد کرین - اونھون نے جواب دیا کہ

جب دستر خوان اوٹھ گیا پھر کہانے کا انتظار عبث ہے -

بادشاہ نے بذات خاص حملہ کا ارادہ کیا - مگر امرا گھوڑے کی باگ پکڑ کر دریا کی طرف لے آئے سچ ہے -

چو بینی کہ یاران نباشند یار　　ہزیمت ز میدان غنیمت شمار

بادشاہ ہمایون دریا پر آیا تو پل کو شکستہ پایا - مجبور گھوڑا دریا مین ڈالا گھوڑا راکبون کے تلے سے نکل گیا بادشاہ ڈبکیان کہانے لگا - ایک سقہ پہونک سے مشک کو

بھرے ہوئے اوسپر تیرتا جاتا تھا۔ اوسنے بادشاہ کو مشک کے ذریعہ پار اوتارا۔ بادشاہ نے کنارہ پر جاکر نام پوچھا۔ اوس نے عرض کیا نظام۔

بادشاہ نے کہا کہ آگرہ مین پہونچکر آدہے دن کی بادشاہت تجھکو دونگا (بادشاہ ہمایون نے آگرہ پہونچکر اس وعدہ کا ایفا کیا اور بعض احکامات کو مستثنیٰ کرکے حکمرانی کا اختیار دیا اوسنے مشکین کٹوا کر اور اوسمین سونے چاندی کی کیلین لگوا کر سکہ چلایا) جب بادشاہ کی یہ نوبت ہوئی تو اور لوگون کا کیا ذکر ہے جسکا جس کے سینگ سماے اودہر چلا گیا۔ اس لڑائی مین بادشاہ ہمایون کے آٹھ ہزار سپاہی اور بڑے بڑے افسر عہد بابری کے مرزا محمد زمان۔ مولانا محمد پیر علی۔ مولانا قاسم علی صدار۔ مولانا جلال ٹٹوی وغیرہ بحر فنا مین غرق ہوئے۔

یہ لڑائی ۹ صفر ۹۴۶ھ مطابق ۲۷ جون ۱۵۳۹ء کو دریاے گنگا کے گہاٹ چوسہ پہ ہوئی۔

شیرخان۔ بادشاہ ہمایون پر فتح کامل حاصل کرکے اپنے خیمہ مین آیا اور دو رکعت شکرانہ کی پڑھکر نہایت عجز و انکسار سے کہنے لگا کہ

اے بادشاہون کے بادشاہ بزرگی اور قدرت تیرے لیے سزاوار ہے تونے مجھ جیسے کمینہ بندہ کو سربلند کیا۔ اور ہمایون جیسے بادشاہ کو پامال کیا اور اوسکو

اہل وعیال کو میرا اسیر بنایا۔

اسکے بعد ملکہ دحاجی بیگم سے کہلا بھیجا کہ اطمینان رکھو جب بادشاہ ہمایون آگرہ پہنچ جائیگا - تو تم کو اوسکے پاس بھیجدونگا - اس وعدہ کا شیر خان نے ایمانداری سے ایفا کیا)

اور اپنے ہمنشیوں کو حکم دیا کہ خطوط مشعر حالات فتح لکھکر ملک مین بھیجدین -

مسند عالی عمر خان شروانی نے جس کا خطاب خان اعظم تھا (یہ وہی عمر خان ہے جسکے پاس شیر خان کا والد میان حسن نوکر تھا) عرض کیا کہ فتح نامی بطریق فرمان کے لکھے جائیں۔ شیر خان نے کہا کہ چند اشخاص نے جو سلطان بہلول اور سلطان سکندر کے امیر یا امیر زادہ تھے اونہوں نے بلحاظ شرم وناموس افغانی کے مجھے سرفراز کیا - مجھے زیبا نہیں کہ مین اونکو فرمان لکھون - اور خود تخت پر بیٹھکر اون کو کھڑا رکھون - ملک کا بادشاہ زندہ ہے اور بہت سا ملک اوسکے تصرف مین ہے۔

مسند عالی عیسیٰ خان شیر خان کے فحوائے کلام سے سمجھ گیا کہ شیر خان کا منشار تخت نشین ہونے کا ہے تو اوسنے عرض کیا -

سلطان بہلول اور سلطان سکندر جو اپنی قوم کے لحاظ سے تخت پر نہین بیٹھتے تھے تو اونہوں نے قانون سلطنت کے خلاف کیا - خدا جسکو سلطنت دیتا ہے وہ سایۂ الٰہی

سے ممتاز ہوتا ہے اوسکو چاہیے کہ وہ قانون سلاطین سلف کے اوپر عمل کرے
اور کسی کو اوسکی تعظیم و تکریم سے عار مناسب نہین - اگرچہ یہ مسلم ہے کہ ملک کسی کی
ملک نہین - مگر دنیا مین سلطنت سے بہتر کوئی نعمت نہین - آپ کی ذات خجستہ
صفات ہین آثار سلطنت موجود ہین آپ نے بادشاہ وقت کو شکست دی - اگر وہ
زندہ نکل گیا تو کیا غم ہے آپ جس طرف جائینگے فتح و نصرت آپکا استقبال کریگی
آپ امراے افغانی کا کچھہ خیال نکرین - سلطان ابراہیم کے زمانہ سے بسبب حوادث
روزگار جس ملک مین یہ امیر گئے - اونکو بادشاہ کے تخت کے سامنے دست بستہ کھڑا
ہونا پڑا - جس ملک مین وہ جاتے تھے اہل بازار چھیڑتے تھے کہ آپس مین لڑکر اپنے ملک
کو کھو دیا - اب ہمارے ملک مین آئے ہین -
تیرے قدمون کے سبب جو افغان متفرق تھے وہ ایک جگہ جمع ہین - اور جو باہم مخالف
تھے وہ متفق ہین - تیرے تخت کے نیچے کھڑا ہونا اون کے فخر کا باعث ہے - جو قوم
اپنی قوم کا بادشاہ نہین رکھتی گویا وہ جان نہین رکھتی -
مسند عالی اعظم ہمایون شروانی نے اسکے بعد عرض کیا کہ مغل اپنے بادشاہ کی پشت پناہ
رکھتے ہین - کشورستانی اور ملک گیری کا جامہ اونہین کے بدن پر سیا گیا ہے - انواع
فنون تیراندازی وغیرہ مین ماہر ہین - مداخل و مخارج جنگ سے واقف خیل خداع

سے کے ماہر ہین وہ افغانون کو نظر حقارت سے دیکھتے تھے - اور اون کو اپنا حریف نہین
سمجھتے تھے آپ کی حسن تدبیر سے مغلون کی کشاو بازاری ہوئی - ہر جنگ مین آپنے
مغلون کو شکست دی - اب آیندہ مغلون کا موقع نہین کہ وہ افغانون پہ شمشیر زنی مین لاف
زنی کر سکین - اب تمام مخلوق پر روشن ہوگیا کہ مغل اور افغان حریف ہین - ملک وادائی
ہے جسکو چاہے اوسکو دے - اگر اس لشکر مین افغان تیر سے تخت کو سر پر اوٹھاتے ہین
تو سزاوار ہے -

میان بہن لودی اور دوسرے افغانون نے کہا کہ عیسی خان شروانی اور اعظم ہمایون
شروانی نے جو کچھ کہا ہے عین صواب ہے - بادشاہ بننے مین تاخیر مناسب نہین -
شیر خان نے امرا کی تقریر سنکر کہا کہ اگرچہ اسم بادشاہی امر عظیم ہے اور مشکلون سے
خالی نہین - مگر جبکہ میرے عزیز مجکو بادشاہ تسلیم کرتے ہین تو مجکو بھی منظور ہے -
اس کے بعد شیر خان نے منجمون سے ٹہیک تاریخ جلوس دریافت کرکے تخت
سلطنت پر جلوس کیا اور لقب شیر شاہ سے ملقب ہوکر سکہ وخطبہ اپنے نام کا جاری کیا -
تخت نشینی کی خوشی مین سات روز تک محفل رقص و سرود منعقد ہوتی رہی - افغانون
کے ہر قبیلہ کے لوگ آتے تھے اور اپنی رسم کے موافق ناچتے تھے اور مطربون کو
انعام دیتے تھے - بادشاہ کے خدمتگار ناچنے والون کے سرون پر مشک و زعفران

گلاب چھڑکتے تھے۔ لذیذ کھانے مزیدار شیرینیاں کھاتے تھے۔ اور شراب طہور پیتے تھے۔

تخت نشینی کے بعد شیر شاہ نے کیا کیا کیا

کل ملک پر کالپی اور قنوج تک قبضہ کیا۔

خواص خان کو مہارٹہ چورو زمیندار کے استیصال پر مامور کیا۔

جلال خان بن جلو سور اور حاجی خان بٹنی کو بنگال پر بھیجا کہ جہانگیر قلی بیگ کو بنگالہ سے نکالدے ان دونوں نے جاکر جہانگیر قلی بیگ کو قتل کردیا اور ملک بنگالہ دوبارہ افغانوں کے قبضہ میں آیا۔

اکابر ہند۔ جو بادشاہ ہمایون کے ساتھ بنگال میں تھے انکو رخصت کیا۔

شیخ خلیل کو اپنے مخاصوں میں داخل کیا۔

مسند عالی۔ عیسٰی خان شروانی کو گجرات اور منڈو کی طرف بھیجا اور اس ملک کے حکام کو لکھا کہ اوس نواح میں اپنے بیٹے کو اس لئے بھیجوں گا کہ جب بادشاہ ہمایون قنوج کی طرف آئے تو تم اوسکے شامل ہو کر ملک دہلی۔ آگرہ۔ منڈو کو تاخت تاراج کرو۔

نوٹ۔ ان دنون ملک مالوہ کے اضلاع میں جدا جدا حسب ذیل حاکم تھے۔

ملک مندو۔ اجین۔ سارنگ پور میں۔ ملوخان (شاہان خلجی کا غلام) حکومت کرتا تھا

اور اپنا لقب قادر شاہ رکھا تھا۔

رائسین - چندیری مین راجہ پرتاب سنگھہ پسر بھوپت راج کرتا تھا - اور اوس کا نائب

بھیا پورن مل تھا۔

سیواس مین سکندر خان میانی۔

پنتھم گڈھ - مھور کا راجہ بھوپال تھا۔

ان سب نے شیر شاہ کو جواب لکھا کہ وہ امداد دہی کے لئے آمادہ ہین۔

مسند عالی عیسیٰ خان جب گجرات سے واپس آیا تو شیر شاہ نے خانخانان یوسفخیل

کی بابت جو منگیر مین قید تھا - پوچھا - مسند عالی عیسیٰ خان نے عرض کیا۔

کہ اس کو قتل کرنا چاہئے جس قدر نقصان افغانون کو پہونچا - وہ اسی کے سبب سے

پہونچا وہ بابر شاہ بابر کو کابل سے لایا - ہمایون کو گجرات سے ان حدود مین لایا - اگر

بادشاہ ہمایون اسکے کہنے پر عمل کرتا اکدفعہ اس نے کہا تھا کہ شیر خان بڑا مفسد ہے

اس سے غافل نہ رہنا چاہئے۔ دوسری دفعہ کہا کہ بجائے قلعہ چنار کے قلعہ گور

کو فتح کرنا چاہئے) تو وہ تجکو غارت کرتا۔

شیر شاہ نے فرمایا کہ پہلے جس افغان سے خانخانان کی بابت پوچھا اوس نے یہی

کہا کہ خانخانان یوسفخیل بڑا آدمی ہے اوسکو قتل کرنا مناسب نہین - مگر میری رائے

عیسیٰ خان کے ساتھ متفق ہے اور خانخانان کو قتل کرادیا۔

اپنے فرزند قطب خان کو ملک منڈو کی طرف بھیجا اسکے ساتھ لڑنے کو بادشاہ ہمایون نے اپنے بھائیون - مرزا ہندال - اور مرزا عسکری کو روانہ کیا حکام منڈو نے یہ سنکر کہ بادشاہ ہمایون نے قطب خان سے لڑنیکو اپنے دو بھائی بھیجے ہین - امداد دہی سے پہلوتہی کی - قطب خان چندیری سے چوندہا کی طرف گیا - اور یہان مغلون سے لڑکر قتل ہوا اس کا سر کاٹ کر بادشاہ ہمایون کے پاس بھیجا مغل اس فتح سے بہت مغرور ہوگئے -

شیرشاہ اپنے فرزند کے قتل اور حکام منڈو کی عدم امداد دہی کا حال سنکر غم و غصہ سے باطن مین - بہت غمگین اور پریشان ہوا اور حکام منڈو کے کینہ کو سینہ مین رکھا -

بادشاہ ہمایون اور شیرشاہ کی دوبارہ لڑائی

ذیقعدہ ۹۴۶ھ ۱۵۴۰ع کو بادشاہ ہمایون - ان بہادرون کی ترغیب سے جنہون نے قطب خان فرزند شیرشاہ کو مارا تھا - (مرزا ہندال و مرزا عسکری - ہمایون کے بھائی) لشکر آراستہ کرکے قنوج مین آیا -

شیرشاہ بھی اپنے لشکر کو - دریاے گنگا پر بادشاہ ہمایون کے مقابل لایا اور حسب عادت

اپنے لشکر کے گرد مٹی کا قلعہ بنوایا - اسی اثنا مین خبر آئی کہ خواص خان نے مہارٹہ چیرو زمیندار کو قتل کر دیا - اس خبر کے آنے سے شیر شاہ کے لشکر مین خوشی ہوئی -

شیر شاہ نے خواص خان کو لکھا کہ جلد یہان چلا آ - مین اور تیرے دوست منتظر ہین کہ تو آئے تو لڑائی شروع کرین جب شیر شاہ نے سنا کہ خواص خان قریب آگیا ہے تو اوس نے ایلچی بادشاہ ہمایون کے پاس بھیجا کہ وہ بادشاہ سے کہے کہ یا تو بادشاہ دریاے گنگا کے اس طرف آکر جنگ کرے یا مجکو کہے کہ مین دریا کے پار جا کر اوس سے لڑون -

بادشاہ ہمایون نے جواب دیا کہ وہ (شیر شاہ) چند کوس پرے ہٹ جائے مین دریا کو عبور کر کے اودہر آتا ہون -

شیر شاہ کے پاس آکر ایلچی نے جب یہ پیام عرض کیا تو وہ چند کوس پرے ہٹ گیا حمید خان کاکڑ نے جو شیر شاہ کے امرا مین سے تہا عرض کیا -

حضور مغلون کے لشکر پر پہلے اس سے حملہ کرین کہ وہ کل دریاے گنگا سے عبور کرین -

شیر شاہ نے جواب دیا کہ اس سے پیشتر مجھے دسترس نہ تھی - اس لئے مین جنگ مین مکر و خداع کرتا تہا اب مجکو دسترس حاصل ہے - اس لئے عہد شکنی نکرونگا -

شیرشاہ کو جب معلوم ہوگیا کہ تمام لشکر بادشاہ ہمایون کا - دریا سے اوتر آیا تو اوس نے اپنی عادت کے موافق لشکر کے گرد قلعہ خام بنوایا - اور اوسکے نزدیک اپنا خیمہ نصب کیا - خواصخان بھی حسب الطلب مہم مہارٹہ کو ختم کر کے شیرشاہ کے پاس آگیا - اور اوسی روز بادشاہ ہمایون کے لشکر مین جا کر تین سو خچر شتر بیل لوٹ کر لے آیا -

۱۰ - محرم ۹۴۷ھ / ۱۵۴۰ء کو دونو لشکر لڑائی کے لئے آراستہ ہوئے - شیرشاہ نے اپنے لشکر کو جسکی تعداد دس ہزار تھی اس طرح مرتب کیا -

مقدمۃ الجیش - خواصخان و برمزید کدر -

قلب مین - شیرشاہ - ہیبت خان نیازی - عیسیٰ خان شروانی - قطب خان لودی - حاجی خان - جلوئی - بلند خان - سیف خان شروانی - بیجلی خان - سرمست خان

میمنہ مین - جلالخان فرزند شیرشاہ - تاج خان - سلیمان کررانی - جلالخان جلوئی

میسرہ مین - عادلخان فرزند شیرشاہ - قطب خان - راے حسین جلوانی

شیرشاہ نے لشکر کو ترتیب دیکر بڑے بڑے افغان سپہ سالاروں کو بلا کر اون سے کہا -

مینے تمکو بہت کوشش سے جمع کیا ہے - تمہاری تربیت مین حتی المقدور

قصور نہین کیا - آج ہی کے دن کے لئے تمہاری نگہداشت کی تھی آج ہی کا دن روز امتحان ہے - آج ہی کے دن جو میدان جنگ مین غلبہ پاےگا اپنے رتبہ کو بڑھاے گا - یکدل و یک زبان ہوکر لڑائی مین کوشش کرو افغانون کی فوج مین - اگر اتفاق ہو تو کوئی قوم شمشیر زنی مین اون کے برابر نہین -

مین عزیزون سے التماس کرتا ہون - کہ حسد و خصومت و اختلاف کو جانے دو سلطان ابراہیم کے عہد مین - حسد - خصومت - اختلاف ہی غالب تھا - جس سے افغان مغلوب ہوگئے - جس کا مزہ اونہون نے خوب چکھا -

سپاہ کو فیروزمندی - اوسکی یکدلی سے ہوتی ہے تمکو معلوم رہے کہ مینے عزم بالجزم کیا ہے کہ رزم گاہ سے اوس وقت نکلون گا کہ فتح و نصرت حاصل ہو ورنہ میرا سر دشمنون کے گھوڑون کی ٹاپون مین کچلا جاےگا مرنا مسلم ہے بہتر ہے کہ ایسے کام مین مرین کہ نیک نام ہون اے عزیزو ڈرو نہین رزم گاہ مین اس طرح جاؤ کہ سر کے ساتھ ٹوپی کی بھی حفاظت رہے سپاہ کو اس سے زیادہ بدنامی نہین کہ اون کا

آقا مارا جاوے اور وہ زندہ ہے اس لڑائی مین ثابت قدمی کی تم کو تحریص دلاتا ہون - ملک ہند کا ہاتھ آنا اور افغانون کے اہل وعیال کا مغلون کے ہاتھ سے بچنا تمہاری ثابت قدمی پر موقوف ہے -

مین بڈھا ہوگیا ہون ہزار تردد سے افغانون کو جمع کیا ہے خدانخواستہ اگر اس معرکہ مین یہ لشکر شکست کھا کر پراگندہ ہوگیا تو پھر اس کا دوبارہ جمع ہونا دشوار ہے جو کلیان ہوا سے گر جاتی ہین دوبارہ شاخ پر نہین لگ سکتین -

افغانون نے شیرشاہ کی تقریر سنکر عرض کیا کہ آپ نے نہایت شفقت سے ہماری پرورش کی ہے - ہم بھی لڑائی مین خدمتگذاری اور جان سپاری مین دریغ نکرینگے شیرشاہ نے یہ سنکر امرا کو رخصت کیا اور خود لشکر کو لے کر آگے بڑھا - ادھر بادشاہ ہمایون نے اپنے لشکر کو جس کی تعداد چالیس ہزار تھی اس طرح مرتب کیا -

ہراول (مقدمتہ الجیش) مرزا عسکری بادشاہ ہمایون کا بھائی معہ اور امیرون کے

قول (قلب) مین - بادشاہ ہمایون معہ بڑے بڑے امیرون کے

برانغار (میمنہ) مین - یادگار ناصر مرزا (بادشاہ ہمایون کا چچازاد بھائی) معہ اور امیرون کے -

جرانغار (میسرہ) مین - مرزا ہندال - (بادشاہ ہمایون کا بھائی) معہ

بعد ترتیب صفوف دونو بادشاہون لڑائی شروع ہوئی۔

شیر شاہ کے مقدمۃ الجیش نے جسکا سپہ سالار خواصخان اور برمزید گور تھا۔ بادشاہ کے مقدمۃ الجیش کو جسکا سپہ سالار مرزا عسکری تھا شکست دی

بادشاہ ہمایون کے میسرہ نے جسکا سپہ سالار مرزا ہندال تھا۔ شیر شاہ کے میمنہ کو جسکا سپہ سالار جلالخان شیر شاہ کا فرزند تھا۔ شکست دی۔ مگر یہ چار آدمی قایم رہے۔

جلالخان فرزند شیر شاہ۔ میان ایوب شروانی۔ غازی بجلی۔ محمد گگور۔

شیر شاہ نے جب دیکھا کہ اوسکے میمنہ نے شکست کہائی۔ تو اوس نے اپنے میمنہ کی مدد کو جانا چاہا۔ قطب خان لودی ساہو خیل للکارا۔

خبردار اپنی جگہ کو نچھوڑنا ورنہ لوگ سمجھین گے کہ لشکر قلب کو بھی شکست ہوئی

سیدہے دشمن کی فوج مین بڑہے چلے جاؤ۔

شیر شاہ نے قطب خان کے کہنے سے متنبہ ہوکر سیدہا حملہ کیا اور بادشاہ ہمایون کے میسرہ کو جس نے اوسکے میمنہ کو شکست دی تہی۔ شکست دی اور وہ بھاگ کر قلب لشکر مین بادشاہ کی پناہ مین چلا گیا۔

شیر شاہ کے میمنہ نے اپنے آپکو سنبہالا اور پلٹ کر حملہ کیا اور بادشاہ کو جا گھیرا بادشاہ کے آس پاس ستائیس امیر کہڑے تہے جن کے پاس علم و توغ تہے اونہون نے

جب دیکھا کہ شیر شاہ نے حملہ کیا تو انہون نے اس خوف سے کہ شیر شاہ اون پر نہ چل پڑے اپنے توغون کو چھپا دیا۔

غرضکہ شیر شاہ کے بیٹون اور امیرون کی بہادری سے بادشاہ ہمایون کو شکست دی۔ اس لڑائی مین ہیبت خان نیازی اور خواص خان کی شمشیر آبدار نے خوب جوہر دکھائے۔

بادشاہ ہمایون شکست کھا کر دریا پر گیا پُل کو ٹوٹا ہوا پایا حیران تھا کہ دریا کو کیونکر عبور کرے کہ اوسکی نظر ایک بادشاہی بڑے ہاتھی پر جا پڑی جسپر ایک خواجہ سرا کافور نامی سوار تھا بادشاہ نے سوار ہوکر فیلبان کو حکم دیا کہ ہاتھی کو دریا مین ڈال فیلبان نے عرض کیا ہاتھی دریا مین ڈوب جائے گا۔

خواجہ سرا نے چپکے سے بادشاہ کے کان مین کہا۔

یہ نمکحرام کہین حضور کو دشمنون مین نہ پہنسا دے بہتر ہے کہ اس لونڈی کا سر اوڑا دیجئے مین ہاتی ہانک لون گا مجھے ہکانا آتا ہے۔

یہ سنتے ہی بادشاہ نے فیلبان کا سر اوڑا دیا خواجہ سرا فیلبان بنا اور بادشاہ کو دوسرے کنارے پر اُتار دیا۔

بہتسے امیر جو بادشاہ کے ساتھ تھے وہ زرہ بکتر کے بوجھ سے دریا مین ڈوب

گئے غرضکہ بادشاہ کے ساتھ سات ہزار آدمی تھے جب دریا سے نکلے تو ساٹھ تھے شیر شاہ نے ہمایون کو شکست دے کر اپنا وقت فتح کی خوشی مین ضایع نہین کیا اوسنے شجاعت خان (یہ خطاب شیر شاہ نے دیا تھا اصل نام اسمعیل سوری ہے اسکو شیر شاہ کانپور سے ساتھ لایا تھا) کو جو ملک بہار و رہتاس مین فوجدار تھا لکھا کہ وہ جاکر گوالیر کا محاصرہ کرے شجاعت خان نے اس فرمان کی تعمیل مین قلعہ گوالیر کا جاکر محاصرہ کیا۔

برمزید گور کو لشکر دے کر بادشاہ ہمایون کے تعاقب مین بہیجا اور کہدیا کہ بادشاہ سے لڑنا نہین۔

ناصر خان کو فوج دے کر سنبل کے انتظام کے لئے روانہ کیا اور خود آگرہ کی طرف چلا بادشاہ ہمایون شیر شاہ کا عزم آگرہ کا سنکر آگرہ سے عازم لاہور ہوا۔

شیر شاہ نے آگرہ مین پہونچکر برمزید گور کو سخت ملامت کی کہ اوسنے ناحق مغلون کو کیون قتل کیا جو آگرہ مین رہگئے تھے اور اوسکو او خواصخان کو بادشاہ ہمایون کے تعاقب مین بہیجا اور حکم دیا کہ بادشاہ ہمایون سے لڑنا نہین پچاس کوس دور سے رہنا۔

اسکے بعد شیر شاہ آگرہ سے چلکر دہلی مین آیا یہان سنبل کے مخادیم و رعایا نے ناصر خان کے ظلمون کی شکایت کی اوسنے بجائے ناصر خان کے عیسی خان گکہر کو مقرر کیا

علاوہ سنبل کے۔ کانٹ۔ کولا اوسکی جاگیر مین دے کر حکم دیا کہ پانچہزار سوار اپنے پاس رکھے اور ناصرخان کو بھی اپنی خدمت مین رہنے دے۔

عیسے خان گھگر جب سنبل مین آیا تو اوسنے دیکھا کہ ناصرخان نے بیرم خان (یہ بیرم خان وہی ہے جس کو بادشاہ ہمایون نے اکبر کا اتالیق مقرر کیا تھا اور اکبر نے خانخانان کا خطاب دیا تھا) کو پکڑ رکھا ہے جو بادشاہ ہمایون کی شکست کے بعد لشکر شاہی مین تفرقہ پڑنے سے عبدالوہاب پسر میان عزیز اللہ رئیس سنبل کے پاس آگیا تھا۔ عبدالوہاب نے بخوف ناصرخان لکھنو کے راجہ متر سین کے حوالہ کر دیا مگر جب ناصرخان کو اطلاع ہوئی تو اوسنے راجہ متر سین سے حاضر کرا لیا اور اوسکے مارنے کے درپے تہا کہ عبدالوہاب نے عیسی خان گھگور کے پاس جاکر کہا کہ اللہ بیرم خان کو ناصرخان کے پنجہ سے چھڑائیے عیسی خان گھگور نے بیرم خان کو ناصرخان سے لے لیا اور لکھنو کے راجہ متر سین سے ضمانت لیکر کہ جب وہ شیر شاہ کے پاس جاے تو بیرم خان اوسکے ساتھ چلے بیرم خان کو راجہ متر سین کے حوالہ کیا۔

شیر شاہ دہلی سے سرہند گیا اور صوبہ سرہند خواصخان کے سپرد کیا خواصخان نے اپنے غلام بھگونت کو اپنا نائب بناکر سرہند مین چھوڑا۔

سرہند سے شیرشاہ عازم لاہور ہوا ہنوز لاہور سے تین منزل ورے تہا کہ اوس کو معلوم ہوا کہ مرزا کامران کوہستان جود کے راستہ کابل چلا گیا۔ اور بادشاہ ہمایون دریاے سندہ کے کنارے سے بہکر اور ملتان کو چلا گیا تو وہ لاہور کو چہوڑ کر خوشاب مین آیا عیسی خان نیازی اور خواص خان کو بادشاہ ہمایون کے تعاقب مین بہیجا اور حکم دیا کہ بادشاہ ہمایون سے لڑین نہین۔ اوسکو سرحد ہندوستان سے نکالکر واپس چلے آئین اور خود خوشاب مین مقیم رہا یہان اوسکے پاس سرآوردہ قوم بلوچ اسمعیل خان۔ فتح خان۔ غازیخان حاضر ہوئے اونکو ملک سندہ عطا کیا۔

افغانستان سے ہر قوم و ہر قبیلہ کے افغان آنے شروع ہوئے شیخ بایزید شروانی جو بڑے بزرگ تہے ملنے کو آئے۔ شیرشاہ نے اونکو ایک لاکہ ٹنکہ ہندوستان اور بنگال کے نفیس اقمشہ نذر کئے اور اونکا ملک جو بلوچون نے دبا لیا تہا واپس دلا دیا جو افغان شیرشاہ کی قوم (سور) کے آئے اونہین بہت کچہہ نقد و جنس دیا۔

سارنگ خان گہکڑ اوس کے پاس نہین آیا تہا اسلئے شیرشاہ نے معہ تمام لشکر کے کوہستان بدہان و کرہیاک کا گشت کیا تاکہ کسی مناسب مقام پر قلعہ تعمیر کرے جس سے گہکڑون پر دباو رہے۔

آخر بالناتہہ جوگی کے قریب جو دریاے بہٹ سے چار کوس اور لاہور سے ساٹہہ کوس

سے قلعہ کے لیے جگہ تجویز کی اور اوسکی تعمیر پر ٹوڈرمل کھتری باشندہ لاہور کو سقرر کیا۔ اور خود گھکڑون کے ملک کو تاخت وتاراج کرنے مین مصروف ہوا۔

ٹوڈرمل کو قلعہ کی تعمیر کے لیئے مزدور نہین ملتے تھے۔ کیونکہ گھکڑون نے جن کے ملک مین یہ قلعہ تعمیر ہوتا تھا باہم عہد کرلیا تھا کہ وہ قلعہ پر مزدوری نہ کرینگے ٹوڈرمل نے بذریعہ عرضداشت کے اس امر کی اطلاع شیر شاہ کو دی اوس نے لکھ بھیجا کہ طمع زر کے سبب میرے حکم کو ملتوی نہ رکھو اس حکم کے آنے پر ٹوڈرمل نے کہدیا کہ جو مزدور ایک پتھر لائے گا اوس کو فی پتھر اشرفی دی جائے گی۔ پھر تو ہزارون مزدور گھکڑ آگئے۔ چند روز کے بعد بجاے اشرفی کے ایک روپیہ کردیا اور پھر ایک ٹنکہ رہ گیا۔ اور قلعہ بلاگت چالیس لاکھ پچیس ہزار تعمیر ہوگیا۔ جس کا نام قلعہ خزور ہتاس رکھا گیا۔

(۱) یہ وہی ٹوڈرمل ہے۔ جو بطفیل تعلیم شیر شاہ کے ۹۸۲ھ مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا وزیر ہوا۔ اور ۹۹۱ھ مین وکیل مطلق ہوکر انتظام امورات مالی و ملکی کے چند ضابطہ جدید بذریعہ فرمان شاہی جاری کیے۔ ۹۹۳ھ مین اکبر بادشاہ ٹوڈرمل کے گھر گیا۔ اور اوس کی عزت افزائی کی۔ لکھتے ہین کہ ابوالفضل کی اس سے نہین بنتی تھی۔ ایک روز ابوالفضل نے اسکی شکایت بادشاہ سے کی۔ جس کا جواب ملا۔ نو اختہ اِ نمیتوان براند اخت۔ ۹۹۸ھ مین اوسکی زندگی ختم ہوئی۔

یہان سے شیرشاہ خواص خان۔ اور عیسی خان نیازی کو قلعہ رہتاس مین چھوڑ کر بنگالہ گیا۔ بعد انتظام ملک بنگالہ۔ اگرہ مین آگیا۔

مالوہ کی فتح

شیرشاہ کے پاس اگرہ مین شجاعت خان کی گوالیر سے (جس کو ملک بہار سے قلعہ گوالیر کے محاصرہ کے لیے بھیجا گیا تھا) عرضداشت پہونچی کہ محمد قاسم حاکم گوالیر سے (امراے اعظم بادشاہ ہمایون سے تھا) چشم براہ بیٹھے ہین کہ قلعہ گوالیر افغان لے لین۔ اور بادشاہی لشکر مین مغلون کو آنے جانے دین۔ اور بادشاہ جس وقت یہان آئے محمد قاسم کو روبرو پیش کیا جائے اور قلعہ گوالیر بادشاہ جس کو کہے اوسکو حوالہ کیا جائے۔

شیرشاہ نے اسپر حکم لکھا کہ مین براستہ گوالیر منڈو جاؤن گا۔ کہ منڈو کے حاکمون سے (ان کی تفصیل نام بنام پیچھے لکھی گئی) انتقام لون گا۔ اور شون سنے میرے بیٹے قطب خان کے گلے پر چھری پھیروائی۔ اور خود بیٹھے ہوئے تماشا دیکھا کہو اسوقت محمد قاسم کو بیسبت روبرو پیش کرنا۔

۹۴۹ھ ۱۵۴۲ء کو شیرشاہ بارادہ تسخیر مالوہ اگرہ سے سوار ہوا جب گوالیر مین پہونچا تو محمد قاسم

نے قلعہ گوالیر حوالہ کیا۔ شیر شاہ نے اسکو حسب معاہدہ اپنے لشکر مین جگہ دی۔

منزل گاگرون مین۔ شجاعتخان نے بھیا پورن مل نائب ریاست رایسین کو پیش کیا شیر شاہ نے اوسکو سو گھوڑے اور سو خلعت دیکر رخصت کیا۔

سارنگ پور مین۔ ملوخان (غلام شاہان خلجی) حاکم مندو۔ اجین۔ سارنگ پور شیر شاہ کے پاس حاضر ہوا۔

اجین مین۔ سکندر خان میانی حاکم ستواس نے شیر شاہ کے پاس حاضر ہو کر اطاعت قبول کی۔ شجاعتخان کو شیر شاہ نے حاکم مندو بنایا۔ اور ملوخان کے لئے کالپی تجویز کی۔ مگر پھر کسی وجہ سے ملوخان بھاگ گیا۔ شیر شاہ نے شجاعتخان کو اوسکی گرفتاری کے لئے مامور کیا۔ مگر شجاعت خان ناکام رہا۔ اس سبب سے شیر شاہ شجاعت خان سے سخت ناراض ہوا۔ اور اوس سے مندو لیکر ستواس اور ہنڈیا جو سکندر خان میانی کے پاس تھے۔ اور جن کا محصول چار ہزار سوارون کا وظیفہ تھا عطا کئے۔

دریا خان۔ وزیر بادشاہ محمود گجراتی۔ بادشاہ محمود سے ناراض ہو کر شیر شاہ کے پاس چلا آیا تھا۔ شیر شاہ نے اوسکو اجین مین عزت کی۔

عالم خان۔ امیر بادشاہ محمود گجراتی کو جو وہ بھی بادشاہ محمود سے ناراض ہو کر شیر شاہ

کے پاس آگیا تھا۔ سارنگ پور عنایت کیا۔ اور حاجی خان کو اس ملک کا فوجدار مقرر کرکے شہر دہار اوسکی جاگیر مین دیا شیرشاہ ہنوز اجین مین ہی تھا۔ کہ عیسی خان گنگو حاکم سنبل سے بیرم خان ترکمان کو پیش کیا۔

بیرم خان خانخانان کا شیرشاہ کے سامنے پیش ہونا

(بیرم خان کے سنبل مین آنیکا حال پہلے لکھا گیا ہے) شیر خان نے نخوت کے لہجہ سے پوچھا کہ

اتنے دن کہان رہا۔

عیسی خان نے عرض کیا۔ حضور

مہی کمال کے گھر۔ (سنبل مین تھا)

شیرشاہ نے یہ جواب سنکر کہا۔ افغانون نے قرار دیدیا ہے کہ جو قصور وار مہی کمال کے گھر مین پناہ لے اوسکا قصور معاف کیا جائے گا۔ ہینے بھی بیرم خان کا قصور معاف کیا۔

مولف۔ ہینے وعدہ کیا تھا کہ بادشاہ ہمایون کی مروت کا جو اوس نے سیف خان اجاخیل شروانی کی جان بخشی مین کی تھی (ملاحظہ کیجئے سیف خان

کا حال گذر گڑھی پر) شیر شاہ کی مروت کے ساتھ سنجیدگی سے مقابلہ کرونگا لہذا اوسکا ایفا کرتا ہون۔

بادشاہ ہمایون سے جان بخشی۔ ایک زخمی ادہ موے سپاہی (سیف خان) کی۔ کی تھی۔ جو کسی شمار مین نہ تھا۔

اور شیر شاہ نے جان بخشی ایک ایسے امیر کی۔ کی۔ جو تندرست اور مشہور بہادر (بیرم خان ترکمان) تھا۔ ناظرین خود محاکمہ کرسکتے ہین کہ مروت کس کو کہتے ہین۔

شیر شاہ جب بیرم خان کا قصور معاف کرچکا تو عیسی خان نے عرض کیا کہ حضور نے بیرم خان کا قصور تو میری کمال کی خاطر معاف کردیا میری خاطر سے اوسکو خلعت و گھوڑا اور اوسکے رہنے کے لئے محمد قاسم کے خیمہ مین۔ جس نے ابھی قلعہ گوالیر حوالہ کیا ہے اجازت عطا فرمائی جائے۔

بیرم خان کا شیر شاہ کی لشکر سے بھاگنا

شیر شاہ نے دونو باتونکو منظور کیا۔ اسکے بعد شیر شاہ نے اجین سے سفر کیا۔ تو بیرم خان اور محمد قاسم گجرات کو بھاگ گئے۔ محمد قاسم تو راستہ مین مارا گیا اور بیرم خان بامداد شیخ گدائی

* شیخ گدائی شیخ جمال کنبوہ شاعر باکمال مصاحب سلطان سکندر کا فرزند ہے۔

بادشاہ ہمایون کی خدمت مین حاضر کیا۔

یہ بھی لکھنا نے محل نہوگا کہ جب بادشاہ ہمایون دوبارہ ہندوستان کا بادشاہ ہوا اور اوس کی وفات سکے بعد اکبر بادشاہ سکے زمانہ مین بیرم خان خانخانان ہوا تو اوسنے عبدالوہاب شیخ گدائی متر سین پر بڑے بڑے احسان سکئے۔ کسی سنے عیسیٰ خان سے بھی جو اوسوقت زندہ تھا۔ کہا کہ آپ بیرم خان سکے پاس کیون نہین جاتے عیسیٰ خان سنے جواب دیا کہ کسی دنیوی غرض سکے لئے مین ترکمان سکے آگے نہین جاؤن گا۔ بیرم خان سے بھی جب اوسکے دوستون سنے پوچھا کہ آپ پر عیسیٰ خان نے کوئی احسان کیا ہے تو بیرم خان سنے کہا کہ اوسنے میری جان بچائی ہے۔ اگر وہ میرے پاس آئے تو مین اوسکے آنے کو فخر سمجھون گا۔ اور اگر مین شیرشاہ سے زیادہ نہ دے سکون گا تو سنبل تو اوس کو ضرور دیدون گا۔ اگر بیرم خان عیسیٰ خان کے احسان کے بدلے خود اوسکے گھر جاتا تو بھی عیسیٰ خان سکے احسان کا معاوضہ نہین ہوسکتا۔ افسوس کہ امارت مانع رہی۔ شاباش ہے عیسیٰ خان کی غیرت پر۔

شیرشاہ اجین سے چلکر رتنبور کی طرف آیا۔ یہان عثمان سنے جو ملو خان کی طرف سے حاکم رتنبور تھا حاضر ہوکر اطاعت قبول کی۔ شیرشاہ قلعہ رتنبور اپنے فرزند عادل خان کے سپرد کرکے آگرہ مین آگیا۔

شیر شاہ کے مالوہ سے چلے آنے کے بعد۔ نصیر خان برادر سکندر خان میانی سابق حاکم ستورس وغیرہ نے۔ چھ ہزار سوار اور دو سو ہاتھی سے شجاعت خان پر اس واسطے چڑہائی کی کہ ستواس وغیرہ اوسکے قبضہ سے نکال لے۔ شجاعت خان بھی دو ہزار سوار لے کر نکلا۔ اور نیل گڈہ کے مقام پر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ نصیر خان کے لشکر مین سے تین آدمیون نے باہم عہد کیا تھا کہ شجاعت خان کو زندہ پکڑ لین گے۔ لڑائی کیوقت وہ اپنے ارادہ مین کامیاب بھی ہوئے۔ مگر شجاعت خان زخمی ہوکر ان تینون کے پنجہ سے نکل گیا اور دلیرانہ مقابلہ کر کے نصیر خان کو شکست دی۔ اوس کے دو سو ہاتھی شجاعت خان کے ہاتھ آئے۔ اور وہ فتح پاکر ہنڈیا مین چلا آیا۔ اوسکے آتے ہی خبر آئی کہ ملو خان نے غازی خان فوجدار کو قلعہ منڈو مین آگھیرا شجاعت خان یہ سنکر غازیخان کی مدد کو دو سو ہاتھی ساتھ لیکر گیا۔ اور ملو خان کو لڑکر بھگا دیا۔

شیر شاہ کو ملو خان کے بھاگنے کا حال معلوم ہوا تو اوسنے فی البدیہ کہا

شیر شاہ بابا چہ کرد دیدی ملو غلام کیدی

عبدالحی فرزند جمال کنبوہ دہلوی نے دوسرا مصرعہ کہا۔ قول سے مصطفیٰ است لاخیر فی العبید

اور شجاعت خان کو اس شجاعت کے صلہ مین۔ اجین۔ سارنگ پور۔ مانڈو۔ مندسور جاگیر مین دیا۔

حاجیخان فوجدار منڈو کو اپنے پاس بلاکر منصب بارہ ہزاری عطا کیا۔ ملک ستواس شمس خان بہار خان۔ منیر خان نیازیون کو جو شجاعت خان کے عزیز تھے عطا کیا۔ گویا اب شجاعت خان نیازی تمام ملک منڈو کا مالک ہو گیا۔

سنہ ۹۵۰ھ کو شیر شاہ یہ سنکر کہ بھیا پورنمل نائب ریاست رائسین دو ہزار مسلمان عورتون کو پاتر بنا کر بازار مین نچواتا ہے۔ جوش حمیت سے عازم منڈو ہوا اور جاتے ہی قلعہ مندکور کا محاصرہ کرلیا۔

اثنار محاصرہ مین خواصخان کی قلعہ رہتاس سے عرضداشت پہنچی کہ اومین اور ہیبت خان نیازی مین نہین بنتی حضور دونون مین سے ایک کو اپنے پاس بلالین۔

شیر شاہ نے خواصخان کو اپنے پاس بلالیا۔ اور ہیبت خان نیازی کو پنجاب کا حاکم اور فتح جنگ کو اوس کا مددگار مقرر کیا۔ اور ہیبت خان نیازی کو لکھا کہ

بلوچون کو شہر ملتان سے نکالکر شہر کو آباد کرے۔ فتح خان جٹ باشندہ کوٹ کبولہ کو جو لاہور سے دہلی تک راہزنی کرتا ہے گرفتار کرے۔

ہیبت خان نے اس حکم کی تعمیل مین فتح خان جٹ اور ہندو بلوچ اور بخشو لنگاہ کو گرفتار کرلیا۔ اسکے بعد ملتان مین آیا۔ اور بلوچون کے قبضہ سے نکالکر اوسکی آبادی مین کوشش شروع کی۔ اوسکے باشندون کو جو کہین کہین چلے گئے تھے بلا کر از سرنو

آباد کیا۔ اور بذریعہ عرضداشت اپنی کارگذاری کی اطلاع شیرشاہ کو کی۔

شیرشاہ ہیبت خان نیازی کی عرضداشت سنکر بہت خوش ہوا۔ اور اوسکو مسند عالی اعظم ہمایون کا خطاب دیکر سراپردۂ سرخ (نشان امارت) عطا کیا۔ اور لکھا کہ ملتان کی اراضی کا محصول بٹائی سے لیا جاسے۔ فتح خان جٹ۔ ہندو بلوچ کو قتل کردے بخشو لنکاہ کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے اور ملک اسکا اوسی کے نام بحال رکھے رہنے دے۔

اس فرمان کے پہونچتے پر ہیبت خان نے اون دونون کو قتل کردیا اور ملتان مین فتح جنگ خان کو چھوڑکر لاہور مین آیا۔ فتح جنگ نے ملتان کے درمیان ایک شہر شیرگڈہ آباد کیا۔ اور سکنا سے ملتان کو خوش رکھا۔

شیرشاہ معاملات پنجاب کو فیصل کرکے قلعہ رایسین کی فتح پر متوجہ ہوا۔ اور حکم دیا کہ کوئی افغان قلعہ کے پاس نہ جاسے۔ مین اسکو حسن تدبیر سے فتح کرونگا۔ یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر مین جسقدر تانبا ہو اوسکی توپین ڈھالی جائین اس حکم کی تعمیل مین سپاہیون کی پتیلیان رکابیان جمع کین اور جس قدر تانبا بازار سے مل سکا خرید کر توپین تیار کین۔ شیرشاہ کے حکم سے توپون مین گولے بھر کر قلعہ کی دیوار پر مارے جس سے قلعہ کی دیوار شق ہوگئی اور بھیا پورن مل کا دل ہل گیا اور وہ شیرشاہ کی خدمت مین حاضر ہوگیا۔ شیرشاہ نے کہا کہ جن مسلمان عورتون بچون کو تو نے غلام بنایا ہے اون کو حاضر

کر دے مین تجکو بنارس کی حکومت دیدون گا۔

بہیا پورن مل نے عرض کیا کہ میرے پاس نہ مسلمان کے اہل وعیال۔غلام ہین اور نہ مین راجہ ہون۔البتہ مین راجہ کا وکیل ہون۔جو کچھ آپ نے فرمایا ہے مین راجہ سے جا کر کہتا ہون دیکھون وہ کیا جواب دیتا ہے۔

شیر شاہ نے بہیا پورن کو جانے کی اجازت دی اوسنے قلعہ مین جا کر اپنے تمام جواہر شیر شاہ کے پاس بھیجکر عذر کیا کہ مین دوبارہ حضور کے پاس آنے کی جرات نہین کر سکتا جب تک قطب خان بنیت اور حضور کا بیٹا عادلخان میرے ساتھ عہد وپیمان نہ کرین کہ مجکو کوئی ضرر نہین پہونچایا جائے گا تو مین مع اہل وعیال کے قلعے سے اوترآتا ہون۔

شیر شاہ نے قطب خان بنیت اور عادلخان کو بھیجدیا۔بہیا پورنمل ان سے عہد وپیمان کر کے چلا آیا۔اور قطب خان کے کہنے پر اس کے لئے شیر شاہ نے اپنے لشکر مین جگہہ تجویز کی۔

چند روز کے بعد چندیری کی معزز خاندان کی عورتون نے شرم کا برقعہ اوتار کر شیر شاہ کو سر راہ پکڑا اور کہنے لگین کہ۔

شیر شاہ تو نہین جانتا کہ پورن مل نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا اور

ہمارے خاوندون کا گلا کاٹا۔ ہم کو لونڈی بنایا۔ ہماری کنواری لڑکیونکو پاتر بناکر گلی گلی کوچے کوچے نچوایا۔ تمام مال و اسباب چھین لیا۔ ہم رات دن یہی دعا مین تھے کہ خدا حاکم مسلمان پیدا کرے۔ اور ہمپر جو ظلم و تعدی ہوا ہی اوسکی مکافات کرے ہماری دعا قبول ہوئی۔ کہ خدا نے تجھ جیسے دیندار کو بادشاہ بنایا اگر تو آج ہمارا انصاف نہین کرے گا کل خدا کو کیا مونہہ دکھلائے گا۔ قیامت کا دن ہوگا۔ ہمارا ہاتھ اور تیرا دامن ہوگا۔

شیر شاہ ان مصیبت زدون کے بین سنکر رونے لگا اور کہا کہ مین مسلمان ہون اس لئے لاچار ہون کہ بھیا پورن مل سے پہلے عہد و پیمان کرچکا ہون اوسکو توڑ نہین سکتا۔

عورتون نے کہا۔ کہ تو اپنے مذہب کے علماء سے پوچھ۔ کہ ایسے شخص سے عہد و پیمان کا قایم رکھنا درست ہے یا اوسکا توڑنا شرعًا جایز ہے۔

لشکر مین سید رفیع الدین اور اور علماء موجود تھے۔ بلائے گئے اور اون سے فتوی لیا گیا مولویون نے پورن مل کے قتل کا فتوی دیا۔

شیر شاہ لشکر کو لے کر بھیا پورن مل کے سر پر چاچڑہا۔ پورن مل عہد و پیمان کے بھروسے پر بے فکر تھا۔ مگر جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوس کے خیمہ کو لشکر گھیر رہا ہے تو

وہ اپنی پیاری بیوی اتناولی کے پاس گیا۔ اور اوسکا سر کاٹکر۔ اور اوسکے بال پکڑکر راجپوتون کو دکھایا۔ اونھون نے بھی پورنمل کی تقلید کی اور پھر سور ماؤن کیطرح بہادری سے لڑکر طرفۃ العین مین سب فنا ہوگئے۔

شیر شاہ نے قلعہ رایسین منشی شہباز خان احاخیل شروانی کو عنایت کیا۔ اور خود آگرہ مین آگیا۔ بعد انقضاے موسم برسات کے شیر شاہ نے امیرون سے کہا۔

کہ ملک ہند سے تو اب خاطر جمع ہوگئی یہان کوئی خار راہ باقی نہین رہا بادشاہ کو چاہیے کہ وہ اپنی علو ہمت کے آگے ساتون ولایتون کو مختصر جانے اگر ایک ولایت ہاتھ آجاے تو دوسری ولایت کی تسخیر کی ہمت کرے محنت وریاضت سے خوف نکرے۔ رعایا کی راحت کے لیے اپنی آسایش کو دور کرے۔

اس لیے میرا ارادہ ہے کہ ملک مارواڑ کے راجہ مالدیو سے جس نے قدیمی راجہ کو قتل کرکے ملک مارواڑ لے لیا ہے جنگ کرون۔

امرا نے عرض کیا۔ کہ آپ کا ارادہ عین صواب ہے جب یہ راے قرار پائی تو سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ء کو شیر شاہ نے حکم دیا کہ اوس کا لشکر (اسی ہزار) ناگور۔ اجمیر۔ جودہ پور کیطرف سفر کرے۔

جب یہ لشکر آگرہ سے چلکر فتحپور سیکری مین پہونچا تو شیر شاہ نے حکم دیا کہ لشکر ایسا مسلح مرتب ہو کر چلے جیسا کہ لڑائی کے لئے چلتا ہے۔ ہر منزل مین قلعہ اور خندق بنائے جایین۔ اثنائے راہ مین ایک منزل ریگستان مین ہوئی ہرچند کوشش کی ریتہ کا قلعہ نہین بن سکا۔ شیر شاہ کے پوتے محمد خان فرزند عادل خان نے کہا کہ تھیلون مین ریتہ بھر کر اور اون کو ایک دوسرے پر رکھکر قلعہ بنایا جاوے اس تدبیر سے قلعہ بن گیا۔ شیر شاہ نے اس حسن تدبیر پر پوتے کو شاباش دی۔

شیر شاہ جب غنیم کے نزدیک آیا تو وہ یہ چال چلا کہ ہندی خط مین مالدیو کے امرا کی طرف سے اپنے نام اس مضمون کے خط لکھوائے کہ

ہم اس راجہ کو قہر و غضب کے خوف سے سرتابی کر کے برسون کا نیغض نکالین گے اور لڑائی کے وقت اوس کو گرفتار کر کے تیرے حوالہ کرین گے حضرت بادشاہ کچھ فکر و اندیشہ نکرے۔

اور ان خطون کو خریطہ مین بند کر کے اپنے آدمی کو دیئے۔ کہ جب مالدیو سوار ہو تو اوس کے راستے مین خریطہ کو اس تدبیر سے ڈالے کہ راجہ کو مطلق خبر نہو۔

اس نے شیر شاہ کے ہدایت کے موافق عمل کیا۔ اتفاقاً وہ خریطہ راجہ مالدیو کے وکیل کی نظر پڑ گیا اوسنے راجہ مالدیو کے سامنے پیش کر دیا۔

راجہ مالدیو کو وراثتاً تو یہ ملک ملا ہی نہ تھا - قدیمی راجہ کو مغلوب کرکے حاصل کیا تھا اس لئے وہ زمینداروں امیروں سے بدگمان رہتا تھا - ان خطوں نے اوسکی بدگمانی کو اور ترقی دی - اس لئے اوس نے واپس جانے کا ارادہ کرلیا - ہرچند امیروں نے سمجھایا کہ آپ کیا کرتے ہیں مگر اوس نے ایک نہ سنا جب ان امیروں کو خطوں کے مضمون سے اطلاع ہوئی تو اون کو اس تہمت بیجا کا سخت قلق ہوا - اور اونہوں نے راجہ سے کہا کہ اب ہم اس تہمت کے مٹانے کیلئے ہمت دکھاتے ہیں جینے سے کہ ہم راجپوتوں پر بیوفائی کا نام آوے یہ کہکر چند سرداروں نے جنمیں گوہا - اور جے چند یل بڑے سورما تھے - دس ہزار سوار لے کر شیرشاہ کے لشکر پر ایسی بہادری سے حملہ کیا کہ قریب تھا کہ افغانوں کو شکست ہوجاوے اس وقت شیرشاہ بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا ایک سپاہی نے کہا کہ تو بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا ہے اور لشکر کو شکست ہورہی ہے - شیرشاہ نے سپاہی سے تو کچھ نہیں کہا - اشارہ سے گھوڑا منگایا - سوار ہوتے ہی خبر آئی کہ خواص خان نے گوہا - اور جے چند یل کو معہ اون کے سپاہ کے مار ڈالا - شیرشاہ نے جب ان راجپوتوں کی بہادری کا حال سنا تو کہنے لگا - خیر گذری ورنہ -

براے یکمشت ارزان سلطنت ہند از دست رفتہ بود -

یہ مقولہ شیرشاہ کا معنی خیز ہے ۔ کیا معنی کہ مارواڑ میں غلہ باجرہ زیادہ پیدا ہوتا ہے
شیرشاہ نے اسکے بعد خواصخان اور عیسی خان نیازی کو ملک ناگور کی تسخیر پر متعین
کیا خواصخان نے قلعہ جودہ پور کے قریب ایک شہر آباد کیا اور اوس کا نام خواص پورہ
رکھا اور کل ملک ناگور ۔ اجمیر ۔ جودہ پور ۔ اور مارواڑ کے اکثر اضلاع پر قبضہ کیا ۔ مالدیو
کو ان خطوں کا حال معلوم ہوا کہ وہ جعلی تھے تو اوسکے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور وہ گجرات
کی سرحد پر قلعہ سوانہ میں چلا گیا ۔

شیرشاہ مارواڑ سے راجہ چتوڑ کو مطیع کرتا ہوا کچھواڑہ میں آیا ۔ یہاں عادل خان فرزند
کلان ۔ شیرشاہ نے باپ سے رتنبھور جانے کی اجازت مانگی ۔ شیرشاہ نے کہا کہ
تیری خاطر اجازت دیتا ہوں وہاں زیادہ دن نہ ٹھیرنا ۔

قلعہ کالنجر کی فتح اور شیرشاہ کی وفات

شیرشاہ کچھواڑہ سے کالنجر کے راجہ سے لڑنے کو چلا جسکا سبب یہ تھا کہ شیرشاہ
نے بیرسنگہ بندیلہ کو دربار میں بلایا تھا وہ دربار میں نہ آیا اور کالنجر کے راجہ کے
پاس چلا گیا ۔ شیرشاہ نے کالنجر کے راجہ کیرت سنگہ کو لکھا کہ اس باغی کو ہمارے پاس
بھیجدو ۔ راجہ نے اوسکے بھیجنے سے انکار کیا ۔ اور جب شیرشاہ قلعہ کالنجر کے قریب

آیا - تو کیرت سنگہ اوسکے استقبال کو نہ آیا - اسلئے شیر شاہ نے حکم دیا کہ قلعہ کالنجر کا محاصرہ کیا جاوے اور اوسکے گرد ایسے اونچے اونچے مورچے بنوائے کہ قلعہ کے اندر گھرون مین آدمی پھرتے ہوئے نظر آتے تھے جنکو افغان پتھر مارتے تھے -

آٹھوین ربیع الاول ۹۵۲ھ (۱۵۴۵ء) کو شیر شاہ نے کھانا منگایا شیر شاہ نے کھانے سے فارغ ہو کر دریا خان لوحانی کو حکم دیا کہ آگ کے بھرے ہوئے حقے لائے اور خود مورچہ پر جا کر کئی تیر چلائے کہ اتنے مین دریا خان لوحانی حقے لے آیا - شیر شاہ بھی مورچہ سے نیچے اتر آیا - اور حقون کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا - اتفاقاً ایک حقہ قلعہ کی دیوار سے ٹکر کھا کر اولٹا حقون کے ذخیرہ مین آ گرا جس کے سبب تمام حقون مین آگ لگ گئی - اوسکے شعلون مین شیر شاہ شیخ خلیل و ملا نظام دانشمند اور اور آدمیون کے جل گیا - اگرچہ شیر شاہ کا اس صدمہ سے لبون پر دم تھا مگر پھر بھی امیرون کو فتح قلعہ کی ترغیب دیتا تھا - اوسکی ترغیب کا یہ اثر ہوا کہ امیرون نے جی توڑ کوشش کی اور مغرب کے وقت قلعہ فتح ہو گیا - راجہ کیرت سنگہ ایک مکان مین گھر رہا - رات بھر اوسکی نگرانی قطب خان کرتا رہا - مگر جب امیرون نے نگہبانی مکان مذکور سے اوٹھالی تو راجہ کیرت سنگہ نکل کر بھاگ گیا اور دوسرے روز صبح کو زندہ گرفتار ہو گیا) شیر شاہ کو جب مژدہ فتح قلعہ سنایا گیا تو اوسکے چہرہ پر بشاشت

کے آثار نمایان ہوئے آخر اسی صدمہ سے ۱۰ ربیع الاول ۹۵۲ھ مطابق مئی ۱۵۴۵ء
کو سرائے فانی سے منزل جاودانی کو کوچ کیا۔

قطعہ تاریخ وفات

شیر شاہے کہ از مہابت او | شیر و بز آب راہم مے خورد
چون برفت از جہان بدار بقا | گشت تاریخ او ز آتش مرد
۹۵۲ھ

پندرہ سال امارت اور پانچ سال سلطنت کی۔ سہسرام مین دفن ہوا۔ مقبرہ شیر شاہ
کا ایک تالاب کے اندر ہے جو عمدہ عمارتون مین شمار ہوتا ہے۔

شیر شاہ کے خصائل۔ انتظامات و قوانین و عدل وغیرہ

شیر شاہ کا زمانۂ سلطنت اگرچہ پانچ سال تھا اور وہ بھی زیادہ تر لڑائیون کے نذر ہوا۔
تاہم وہ انتظام ملک سے غافل نہ تھا۔ اس تھوڑے عرصے مین جسقدر اوس نے
فوجی و ملکی انتظام۔ رفاہ عام کے کام انسداد جرایم کے قانون۔ ایصال زر مالگذاری
کے ضابطہ جاری کئے وہ تعجبات سے ہین۔ اسمین شک نہین کہ اوس کو
امورات انتظامیہ کے انضباط مین خداداد قابلیت تھی۔ جس کا عدیل و نظیر مسلمانون

بادشاہون مین جو جس سے پہلے تھا نہ اوس سے پیچھے۔

اوسکے عہد مین فسق و فجور عبادت و ریاضت کا مغلوب تھا۔ چوری و راہزنی اوسکی سیاست سے مفقود تھی۔ مملکت آباد۔ رعایا شاد تھی۔ سوداگر سپاہی آسودہ تھے۔ مسافر بلا اندیشہ سفر کرتے تھے۔

۱۔ سب سے عمدہ خصلت اوسکی یہ تھی کہ عابد تھا۔

۲۔ وقت کا پابند تھا۔ امورات ملکی خواہ بڑے ہون یا چھوٹے اور انتظام مہمات سلطنت مین وہ خود مصروف رہتا تھا۔ دنیا کے کامون کو مثل عبادت کے کرتا تھا ہر ایک کام کے لئے ایک وقت مقرر تھا۔ اوسنے آدمی مقرر کر رکھے تھے کہ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہے تو اوسکو جگا دین۔ اوٹھکر پہلے وہ نہاتا پھر تہجد کی نماز ادا اوسکے بعد چار گھڑی تک وظیفہ پڑھتا۔ پھر کارخانون کا حساب دیکھتا۔ کارخانون کے منتظم آیندہ کامون کی اطلاع دیتے جب وہ لکھتا کہ ہر کارخانہ کے منتظم کو یہ کام کرنا چاہیئے۔ وہ اس حکم کو دستور العمل بناتے تھے تاکہ آیندہ اون کو پوچھنا نہ پڑے اتنے مین صبح صادق ہوجاتی۔ وہ وضو کرکے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا۔ اس کے بعد امرا سلام کے لئے حاضر ہوتے نقیب عرض کرتا کہ فلان ابن فلان سلام عرض کرتا ہے آفتاب نکلنے کے بعد نماز اشراق پڑھتا پھر امرا و سپاہیون سے پوچھتا کہ تم مین سے کوئی

بشیر جاگیر کے تو تنہین جس کے پاس جاگیر نہین وہ اُب کہدے۔ مہم کے وقت اگر کسے کا سزا پائے گا۔ پھر وہ پوچھتا کہ کوئی مظلوم ہے جس کا انصاف کردن۔ اس کے بعد

پرانے سپاہیون کی موجودات لیتا۔ نئے سپاہیون سے پشتو مین باتین کرتا۔ جو سپاہی کہ فصاحت سے باتین کرتا اوس سے کمان کھچواتا۔ اگر وہ اس امتحان مین بھی پورا اُترتا تو اوسکو تنخواہ زیادہ دیتا۔ اسکے بعد اطراف ملک سے جو خبرلاتے آتے اونکو ملاحظہ کرتا۔ پھر امرا یا اونکے وکیل غیر سلطنتون کے سفیر حاضر ہوتے۔ امرا و عمال کی جو التماسات پیش ہوتین اون پر اپنی فراست سے حکم لکہوتا۔

جب ایک پہر اور دو گھڑی دن چڑہتا تو اپنی عادت کے موافق علمار و مشائخ کے ساتھ کھانا کھاتا۔ دوپہر کو قیلولہ کرتا۔ پھر نماز ظہر پڑہکر قرآن شریف پڑہتا۔ اسکے بعد پھر اونہین کامون مین مصروف ہوتا۔

۳۔ رفاہ عام کے کامون سے بہت دلچسپی رکھتا تھا۔ دور دراز مقامات کے درمیان سڑکین بنوائین۔ اون پر دونون طرف میوہ دار درخت لگوائے۔

ایک سڑک قلعہ رہتاس سے جو پنجاب مین ہے۔ سنارگانون تک جو بنگالہ مین دریائے شور کے کنارے ہے دوسری سڑک اگرہ سے برہان پور تک جو دکھن

کی سرحد پر ہے -

تیسری سڑک - آگرہ سے - جودھ پور و چتوڑ تک -

چوتھی - سڑک لاہور سے ملتان تک -

ان سڑکون پر پانچ پانچ کوس کے فاصلہ پر سترہ سو سرائین بنوائین جنمین ہندو مسلمانو نکے لیے جدا جدا مکان تھے ہر سرا کے دروازہ پر پانی کی سبیل لگی رہتی تھی - ہر سرا ئے مین ہندون کے لیے برہمن رہتا تھا - جو ہندو مسافرون کے پینے کے لیے ٹھنڈا پانی اور اشنان کے لیے گرم پانی لاتا - بچھونا بچھاتا - رسوئی پکاتا - گھوڑون کے لیے دانہ گھانس لاتا غرضکہ جو مسافر سرا مین آتا حسب حیثیت کھانے پینے کا سامان - مویشیون کے لیے دانہ گھانس مفت سرکار سے پاتا -

ہر سرا مین ڈاک کے دو گھوڑے رہتے تھے - جن کے ذریعہ شیر شاہ کے پاس نیلاب - آگرہ - بنگال کی سرحدون سے خبرین پہنچتی تھین -

۴ - منتظم و مدبر تھا - ان ظالمون کی سرکوبی کے لیے مظلومون کی حفاظت کے لیے قلعے تعمیر کرائے -

ایک قلعہ رہتاس خود بنوایا جس سے گھگرون پر دباؤ رہے -

دوسرا قلعہ شہر قنوج کو منہدم کر کے بنوایا جس کا نام شیر گڈھ رکھا -

تیسرا قلعہ بہرکنڈ مین بنوایا اور اوسکا نام بسن کنڈل رکھا۔

چوتھا قلعہ کوہستان مین بنوایا اور اوسکا نام شیرکوہ رکھا۔

۴۔ تمام ملک مین پٹھانون کے دبانے سرکشون کو مغلوب کرنے کے واسطے جابجا امرا کو جاگیرین دیکر متعین کیا اور متفرق قلعون مین سپاہ کو رکھا تاکہ انتظام ملک مین خلل نہ پڑے۔

۵۔ مقنن تھا۔ وضع قانون کا اوسکو تعجب انگیز ملکہ حاصل تھا۔
تمام قوانین مجریہ شیرشاہی کو اس محل مین لکھنا میری تاریخ کی بساط سے باہر ہے مجبوراً دو چار پر اکتفا کرتا ہون۔

ایک قانون داغ ہے جسے امیرون اور سپاہیون کے درمیان دغا اور فریب کو بند کردیا کیونکہ بعض بکار امیرون نے یہ طریق اختیار کرلیا تھا کہ جس وقت اون کا ماہانہ مقرر ہوتا تھا تو وہ بہت سے سپاہی دکھا دیتے تھے اور جب جاگیر پر جاتے تھے تو اون کو علیحدہ کردیتے تھے اور جائزہ کے وقت ادہر اودہر سے پھر اکٹھے کرلیتے تھے اس نقص کے رفع کرنے کے لئے شیرشاہ نے قانون داغ ایجاد کیا اور حکم دیا کہ جس شخص کا چہرہ درست نہو اور گھوڑے کو داغ نہو اوس کو تنخواہ نہ دیجاسے۔

دوسرا قانون تحصیل زر مالگذاری کا شیرشاہ نے تمام ملک کو ایک لاکھ سولہ ہزار

پرگنون مین تقسیم کردیا تھا ہر سال زمین کی پیمایش ہوکر اوسکے موافق اور جنس پیداوار کے مطابق رعایا سے مالگذاری لیجاتی تھی۔ پیداوار کا ایک حصہ کاشتکار کو اور اوسکا نصف مقدم کو دیا جاتا تھا جنس پر بیع مقرر ہوتی تھی۔ ہر پرگنہ مین ایک امیر ایک شقہ دار ایک فوطہ دار (خزانچی) اور دو کارکن ایک ہندی خوان دوسرا فارسی خوان مقرر ہوتا تھا۔

سرکار (ضلع) مین ایک صدر منصف اور صدر شقہ دار ہوتا تھا تاکہ وہ رعیت اور عمال کے حال سے خبردار رہے اگر کوئی جھگڑا بادشاہی عمال کے درمیان ہو تو اوسکا فیصلہ کرے تاکہ بادشاہی معاملات مین خلل نہ پڑے۔

اگر رعیت تمرد اور سرکشی کرکے تحصیل زر مین خلل پیدا کرتی تو اوسکو ایسی سزا دیتا کہ اوسکے فساد کا اثر اورون تک نہ پہونچتا۔

تیسرا قانون۔ انسداد چوری و راہزنی کا۔ اگر کسی جگہ چوری یا راہزنی ہوتی اور مجرم گرفتار نہوتا تو حقرسی بقدر مال مسروقہ کے اوس مقدم سے کرائی جاتی کہ جس کے علاقہ مین وقوعہ ہوا اگر یہ متحقق نہوتا کہ کس مقدم کے علاقہ مین وقوعہ ہوا تو چارون حدود کے مقدمون سے حقرسی کرائی جاتی اگر بعد اسکے مجرم کہیں مقام سے گرفتار ہوجاتا تو پہلے مقدم کو اوسقدر روپیہ کہ جس قدر اوسنے حقرسی مین دیا تھا اوس مقدم

سے دلایا جاتا کہ جس نے مجرم کو پناہ دی تھی اور مجرم کو شرع کے موافق سزا دیجاتی۔

اگر راستہ پر قتل ہوجاتا اور قاتل پکڑا نہ جاتا تو عامل مقدمون کو قید کرتا اور پھر مہلت دیتا کہ وہ قاتل کو تلاش کریں۔ اگر وہ قاتل پیدا کر دیتے یا پتہ دیتے کہ قاتل فلان جگہ ہے تو مقدمون کو رہا کیا جاتا۔ اور قاتل کی گردن اوڑائی جاتی اگر اوس گاؤن کے مقدم جس کی سرحد مین قتل ہوا۔ قاتل کو گرفتار نہ کراتے تو مقدمون کو موت کی سزا دیجاتی۔ ایک دفعہ اٹاوہ کے قریب ایک قطعہ زمین پر پاس کے گاؤن والون مین جھگڑا ہوا اور ایک آدمی قتل ہوا اور یہ نہین ثابت ہوتا تھا کہ کس نے قتل کیا

شیر شاہ نے دو آدمیون کو مامور کیا کہ وہ محل واردات کے قریب جاکر ایک درخت کو کاٹین اور جو شخص منع کرے اوسکو میرے پاس لے آئین۔

جب موقعہ پر جاکر یہ دونون آدمی درخت کاٹنے لگے تو مقدم نے انکو آکر روکا۔ اُنھون نے مقدم کو بادشاہ کے روبرو پیش کیا۔

شیر شاہ نے مقدم سے کہا کہ تجکو اتنی دور سے درخت کاٹنے کی تو خبر ہوگئی آدمی کے گلا کاٹنے کی خبر نہ ہوئی۔ یہ کہکر اس گاؤن کے تمام مقدمون کو قید کر دیا اور

حکم دیا کہ اگر تین دن کے اندر قاتل کو پیدا نکرین تو ان کو قتل کیا جاے۔ اس حکم کے ہوتے ہی مقدمون نے قاتل کو پیدا کردیا۔ اس انتظام سے کہ مقدم یا تو قاتل کو پیدا کرین ورنہ خود قتل ہون۔ راستون کا وہ انتظام تھا کہ بڑھیا سونا اوچھالتی چلی جاے کوئی نہین پوچھتا تھا کہ تیرے مونہہ مین کے دانت ہین۔

چوتھا قانون لشکر کے سفر کے وقت رعایا کے تحفظ زراعت کا۔ جب لشکر سفر کرتا تو منزل پر پہونچکر نقیب منادی کرتا کہ کوئی رعیت کی زراعت کو نقصان نہ پہونچاے اگر کوئی زراعت کا نقصان کرتا تو وہ اوسکے خود کان کاٹتا اور حکم دیتا کہ جو کچھ اس نے زراعت مین سے کاٹا ہے وہ اسکے گلے مین لٹکا کر تمام لشکر مین گشت کرایا جاے ایکدفعہ ایک شتربان نے اناج کی کچھ بالین توڑلین تو اوسنے اوسکی ناک مین سوراخ کرکے بالون کو اوسمین ڈلوایا اور تمام سفر مین اوسکو ٹانگین منہہ پر کرکے سر نیچے ٹانگین اوپر کئے ہوے ساتھ لئے پھرا۔ اگرکسی وجہ سے زراعت کا نقصان ہوتا تو وہ امین کو حکم دیتا کہ رعایا کو زراعت نقصان شدہ کا معاوضہ دیکر اوسکو راضی کردے۔

۴۔ عادل تھا۔ انصاف مین اپنے اور بیگانے کا لحاظ نہ کرتا تھا۔ اوس کا مقولہ تھا کہ عدل تمام خصائل مین ایسا محمود ہے کہ وہ سلاطین اسلام اور غیر اسلام کو پسند ہے۔ کوئی طاعت عدل کے برابر نہین۔ کفر و اسلام دونون عدل کے

مستحق ہین - اگر بادشاہون کے عدل کا سایہ مخلوق کے سر سے اوٹھ جاے تو
آبادی خلایق کی جمعیت کا شیرازہ ٹوٹ جاے اور قوی ضعیف کو پیس ڈالین -
وہ مہمات ملکی مین خود مصروف رہتا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ بادشاہ مہمات ملکی کو حقیر سمجھکر
ارکان دولت کے سپرد کر دیتے ہین - اور خود عیش مین مصروف ہو جاتے ہین -
ارکان دولت طمع دنیوی کے سبب مہمات ملکی کو رشوت پر موقوف رکھتے ہین -
ملوک زمانہ کے ارکان دولت کی رشوت ستانی نے مجکو بادشاہ بنایا ہے - بادشاہ
کو لازم نہین کہ وہ وزیر رشوت خوار رکھے رشوت خوار رشوت دہندہ کا دست نگر ہوتا
ہے جس سے صاحب غرض ہو جاتا ہے اور صاحب غرض سے خیر خواہی
مفقود ہو جاتی ہے - خود غرضی انصاف پر غالب آجاتی ہے -

ایمہ و مخادیم سے سلوک - اوسکا مقولہ تھا کہ بادشاہ کو لازم ہے کہ ایمہ و مخادیم کی
مدد معاش مقرر کرے - کیونکہ شہرون کی رونق ایمہ و مخادیم سے ہوتی ہے -
طالب علم - مسافر - محتاج کہ جنکی رسائی بادشاہ تک نہین ہوتی - وہ ان سے
فیض پاتے ہین - اور فایدہ اوٹھاتے ہین - اور اسنے مسافر و مساکین کی رفاہیت
ہوتی ہے - اور ان سے علم حکمت و علم دین کو ترقی ہوتی ہے -

افغانون کے ساتھ سلوک - افغانستان سے جو افغان آتا تھا اوس کو

زر نقد توقع سے زیادہ دیتا تھا - اور کہتا تھا کہ ملک ہند جو میرے ہاتھ آیا ہے
اوسمین سے یہ تمہارا حصہ ہے - ہر سال لیجایا کرو - اور اپنی قوم کو افغانستان مین
گھر بیجھے آدمیون کے تعداد کے لحاظ سے وظیفہ بھیجا کرتا تھا - اسواسطے کوئی
افغان ہو کا ننگا نہ تھا سب اہل نصاب تھے -

مبارز خان - شیر شاہ کا بھانجہ - دین کوٹ مین حاکم تھا - السدواد سنبلی (سنبل ایک
شاخ نیازیون کی ہے) کی لڑکی پر عاشق ہو کر اوسکے ساتھ نکاح کرنا چاہتا تھا -
سنبلیون نے نکاح سے انکار کیا - کہ وہ ہم کفو اوسکا نہین ہے - آخر اس بات
پر جھگڑا اٹھا - سنبلیون نے مبارز خان کو قتل کر دیا -

شیر شاہ نے مسند عالی ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون کو لکھا کہ تیرے ہم قومون نے
تیرے علاقہ دین کوٹ مین مبارز خان کو قتل کر دیا ہے - تو جا کر سنبلیون کو سزا
دے کہ پھر کسی کو حاکم کے مارنے کا حوصلہ نہو -

جب ہیبت خان نیازی - دین کوٹ مین آیا تو سنبلی کابل جانے کے ارادہ
سے حصار کو چلے گئے - اعظم ہمایون کو اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر وہ کابل چلے گئے تو
شیر شاہ سمجھیگا کہ ہیبت خان نے اپنی قوم کی سزا دہی سے دیدہ و دانستہ اغماض
کیا - اس لئے سنبلیون کو وعدہ دلاسا دیکر بلایا - اور وہ سنبلیون کو گرفتار کیا

اہل وعیال کو شیر شاہ کے پاس بھیجدیا - شیر شاہ قوم کا بہی خواہ تھا - اوس نے اعظم ہمایون کو لکھا کہ تو نے برا کیا - کہ بادشاہ کی خاطر اپنی قوم کو قتل کر دیا - کسی افغان نے ایسی شنیع حرکت نہین کی جیسی کہ تو نے کی ہے -

مخبر - قوانین کی تعمیل کی نگرانی کے واسطے مخبر بھی - لشکر اور امرا پر چھوڑے ہوئے تھے - اور حکم تھا کہ وہ خفیہ اون امورات کی اطلاع دین - جنکی اطلاع مقربان درگاہ کسی مصلحت سے نہین دیتے -

ایک دفعہ - شجاعت خان - حاکم مالوہ سے کچھ سپاہیون کی تقسیم جاگیر کی بابت ناراضگی ہوگئی - سپاہیون نے شجاعت خان کی شکایت کے لئے شیر شاہ کے پاس اپنا وکیل بھیجا - شیر شاہ کو بھی اس حال کی اطلاع مخبرون نے کی - چونکہ حق بجانب سپاہیون کے تھا - اس لئے شیر شاہ نے شجاعتخان سے ناراض ہوکر لکھا کہ تیری خیر اسی مین ہے کہ سپاہیون کا وکیل میرے پاس تیری شکایت لیکر نہ آئے اگر وہ آگیا تو تیری جاگیر کو ضبط کر دون گا -

شجاعت خان نے منت خوشامد کر کے سپاہیون کو رضامند کر لیا - اونھون نے وکیل واپس بلا لیا -

باورچیخانہ اوسکا بہت فراخ تھا - کئی ہزار سوار خاصہ اوسمین کھانا کھاتے تھے حکم عام

تھا کہ سپاہی۔ رعیت۔ مخادیم۔ کاشتکار جو بھوکا ہو باورچیخانہ مین کھانا کھا جائے اوسکا
دسترخوان خدائی دسترخوان تھا۔
فقرا و مساکین کے لئے لنگرخانے جدا جدا جاری تھے جہان اون کو لذیذ کھانے
ملتے تھے۔ لنگرخانون کا خرچ پانچسو اشرفی روز تھا۔
فیلخانہ مین پانچہزار ہاتھی تھے۔
اصطبل مین گھوڑے غیر معین تعداد کے تھے روز خریدے جاتے تھے۔
روز دے جاتے تھے۔ سراؤن مین ڈاک کے گھوڑے تین ہزار چارسو تھے۔

جلال خان فرزند شیر شاہ کی تخت نشینی

شیر شاہ کے انتقال کے وقت اوس کا بڑا بیٹا ولیعہد عادل خان رنتھنبور مین تھا
امرا نے اس خیال سے کہ حکمران کی فوری ضرورت ہے جلال خان کو جو ریوان
متعلقہ صوبہ پٹنہ تھا اور ... کے قریب تھا بلا لیا۔ اور عیسیٰ خان سور حاجب کی
سعی سے قلعہ کالنجر کے نیچے ۱۵ ربیع الاول ۹۵۲ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۵۴۵ء تخت نشین
ہوا اور خطاب اسلام شاہ اختیار کیا۔ مگر عوام مین سلیم شاہ کے لقب سے مشہور ہوا۔
تخت پر بیٹھتے ہی کیرت سنگھ راجہ کالنجر کو قتل کیا۔ فوج کو دو مہینے کی تنخواہ انعام مین دی

باپ کے قوانین میں سے کسی کو قایم رکھا کسی کو ترمیم کیا۔ مگر قوانین جاگیر کو تو حرف غلط کی طرح بالکل مٹا دیا۔ اور اپنی شہزادگی کے زمانہ کے ملازمون کو ترقی دی۔ سپاہی کو افسر۔ افسر کو امیر بنا کر آئین شیرشاہی کو بیکار کر دیا۔

امراے اعظم شیرشاہی کے دل کچھ تو منسوخی قوانین جاگیرات سے اور کچھ اس بیموقعہ ترقی سے مکدر ہو گئے۔ اور افغانون مین جو یگانگت کا رشتہ شیرشاہ نے بڑی کوشش سے جوڑا تھا ٹوٹ گیا۔

سلیم شاہ نے امرا کی طبیعتون کو اپنی طرف سے بگڑا ہوا دیکھا تو وہ کالنجر سے آگرہ کو چلا اور بھائی (عادل خان) کو لکھا کہ تم دور تھے مین نزدیک تھا۔ اس لئے مینے لشکر کی حفاظت تمھارے آنے تک اپنے ذمہ لی۔ تا کہ کوئی فتنہ برپا نہو مجکو آپ کی اطاعت اور فرمان برداری سے چارہ نہین۔

اسکے بعد ایک اور خط لکھا اور دنیا سازی سے محبت کی باتین بنا کر بھائی کو ملاقات کے لئے بلایا۔

عادل خان نے جواب لکھا کہ اگر یہ چار امیر عیسیٰ خان نیازی۔ خواص خان و جلال خان جلوانی قطب خان نائب آکر میری تسلی کر دین تو مین آتا ہون۔

سلیم شاہ نے ان چارون امیرون کو بھیجدیا۔ ان امیرون نے جا کر عادل خان کی

تسلی کی اور یہ قرار پایا کہ عادلخان پہلی ملاقات کے بعد رخصت کر دیا جاوے گا اور ہندوستان مین جہان وہ چاہے جاگیر دیدی جاوے گی - عادل خان عہد و پیمان کے بعد امیرون کے ساتھ بھائی سے ملنے کو چلا جب فتح پور سیکری مین پہونچا تو سلیم شاہ بھائی کے استقبال کو سنگاپور مین آیا - یہان دونون بھائیون مین ملاقات ہوئی اور آپس مین دونون نے محبت کی باتین بنائین - تھوڑی دیر کے بعد دونون آگرہ کو روانہ ہوئے سلیم شاہ کا ارادہ بھائی کو دغا سے گرفتار کرنے کا تھا - اس لئے اوسنے حکم دیا کہ قلعہ کے اندر عادلخان کے ساتھ سوائے دو چار آدمیون کے اور کوئی نہ آنے پائے - لیکن جب قلعہ کے دروازہ پر پہونچے تو سلیم شاہ کے آدمیون نے عادلخان کے آدمیون کو روکا - مگر اونہون نے کچھ نہ سنا اور بہت سے آدمی عادلخان کے ساتھ قلعہ مین داخل ہو گئے -

جب سلیم شاہ کو اس تدبیر مین ناکامی ہوئی تو اوس نے بدگمانی رفع کرنے کو خوشامد و چاپلوسی شروع کی - بھائی کو تخت پر بٹھایا اور خود اطاعت کے لئے تخت کے نیچے کھڑا ہو گیا -

عادلخان اگرچہ عیش پسند و فراغت جو نوجوان تھا مگر بھائی کی مکاری کو تاڑ گیا اور خود تخت سے نیچے اوتر آیا اور بھائی کو تخت پر بٹھا کر مبارکباد دی - پھر امیرون

بھی مبارکباد و دیگر رسم ایثار ادا کی۔

سلیم شاہ جب بھائی سے سرور بار اپنی پادشاہی کا اقرار کرا چکا تو حسب قول و قرار بیانہ معہ توابع جاگیر میں دیکر بھائی کو رخصت کیا۔ عادلخان کو بیانہ میں آئے ہوئے دو تین مہینے ہوئے تھے کہ سلیم شاہ نے غازی محلی کو سونے کی زنجیر دیکر بھیجا کہ بھائی کو بیش قیمت بیڑی پہنا کر لے آئے۔

عادل خان یہ حال سنکر دوڑا ہوا خواص خان کے پاس میوات میں پہونچا۔ اور بھائی کے نقض عہد کا حال سنا کر رونے لگا۔ خواص خان کا بھی جی بھر آیا اور اوسنے غازی محلی کو بلا کر وہی بیش قیمت بیڑیاں اسکو پہنا دیں اور علم مخالفت بلند کیا۔ اور جو امیر کہ سلیم شاہ کے پاس تھے اونہیں بھی اپنے ساتھ متفق کیا اور لشکر جرار ساتھ لیکر عازم اگرہ ہوا تاکہ سلیم شاہ کو تخت سے اوتار کر عادلخان کو بادشاہ بنائے۔

جب سلیم شاہ کو عادل خان اور خواص کے آنے کی غرض معلوم ہوئی تو وہ بہت گھبرایا اور عیسی خان نیازی اور قطب خان نائب اور دوسرے امیروں سے کہنے لگا کہ اگر میں نے عادلخان سے بد عہدی کی تو خواص خان اور عیسی خان نے مجھکو کیون نہیں سمجھایا کہ میں اس ارادہ فاسد سے باز آتا۔

قطب خان نائب نے سلیم شاہ کو یون مضطرب دیکھکر کہا کہ آپ [illegible]

میں ابھی جاکر صلح کرائے دیتا ہوں۔

سلیم شاہ نے قطب خان کو معہ اور امیروں کے جو عادلخان سے سازش رکھتے تھے۔ رخصت دی۔ کہ عادل خان کے پاس جاکر صلح صفائی کی باتیں کریں۔

سلیم شاہ نے ان مشتبہ امیروں کو عادلخان کے پاس بھیجنے میں یہ مصلحت سوچی تھی کہ وہ چنار چلا جائے اور وہاں کے خزانہ سے سامان درست کرکے پھر بھائی سے لڑے۔

عیسیٰ خان سور حاجب کو جب سلیم شاہ کا یہ ارادہ معلوم ہوا تو وہ اس منصوبہ کا مانع ہوا اور کہا

کہ اگر حضور کو اوروں پر اعتماد نہیں تو حضور کی شہزادگی کے زمانہ کے دس ہزار افغان فرملی وغیرہ موجود ہیں ان کو لے کر میدان جنگ میں جائیے۔ یہ ٹھیک نہیں کہ باوجود موجودگی اس قدر قوت کے آپ بھاگ کر چنار جائیں اگرچہ امرا آپ سے مخالفت باطنی رکھتے ہیں مگر اونکو دشمن کے پاس بھیجنا نادانی ہے۔ آپ تمام لشکر کو لے کر کارزار میں سبقت کیجئے اور ثابت قدم رہیئے کوئی امیر آپ کے مخالف کے

پاس نہین جائے گا۔

قطب خان کی تقریر نے کرٹے کا کام دیا جس سے سلیم شاہ قوی دل ہوگیا

اور اوسنے امیرون کو جنہین عادلخان کے پاس بھیجا تھا۔ واپس بلا لیا۔ اور کہا کہ

مین تمکو اپنے ہاتھون دشمن کے سپرد کرنا پسند نہین کرتا۔ مبادا وہ تم کو گزند پہونچا ئے

مین ہی میدان رزم مین زبان شمشیر سے باتین کرونگا۔ ؎

اینجا برسول ونامہ برنمی آید کار شمشیر دو رو یہ کار یک رو یہ کند

اسکے بعد سلیم شاہ شہر سے نکلکر میدان رزم مین جا کھڑا ہوا وہ ہی امرا جو عادلخان

سے سازش رکھتے تھے سلیم شاہ کے لشکر مین داخل ہوگئے آخر دو نو بھائیون

مین لڑائی ہوئی۔ عادلخان شکست کھا کر پٹنہ کے پہاڑونمین بھاگ گیا۔ پھر اوسکا

پتہ نہین لگا کہ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ خواصخان اور عیسیٰ خان میوات کو

بھاگے۔ سلیم شاہ نے اون کے پیچھے لشکر بھیجا۔

فیروز پور جھرکہ کے قریب مٹھبیر ہوئی۔ سلیم شاہ کے لشکر نے شکست فاش کھائی

مگر جب پیچھے سے اور لشکر پہونچا تو خواصخان اور عیسیٰ خان نیازی مین لڑنے کی

طاقت نہ تھی وہ میوات سے بھاگے اور کوہ کمایون مین راجاؤن کے پاس پناہ

لی۔ سلیم شاہ نے قطب خان کو اونکے پیچھے لگایا۔ وہ دامن کوہ کمایون کو تاخت تاراج

کرتا رہا۔ مگر کوئی کام کارگر نہین کیا۔

سلیم شاہ کو جب اس دغدغہ سے نجات ملی تو وہ چنار گیا کہ باپ کا خزانہ قبضہ مین لاوے۔ لڑائی سے پیشتر جو سازشین تحریرین کہ خواصخان اور امرا کے درمیان ہوئین تھین۔ اونکو اوس نے خوب تحقیق کر لیا تھا۔ جلالخان جلوانی جو عادل خان کو جا کر ساتھ لایا تھا اور دونون بھائیون مین عہد و پیمان کرانے مین شامل تھا وہ بھی اس سازش مین شریک تھا سلیم شاہ نے مقام گوالڑہ مین جلالخان کو چوگان کھیلنے کیلئے بلایا اور اوسکو اور اوسکے بھائی الہداد کو پکڑ کر ایک افغان کے سپرد کر دیا یہ دونون تلوار کھینچکر افغان کے مارنے کے درپے ہوئے اور اس جرم مین دونون مارے گئے۔

سلیم شاہ چنار سے خزانہ لیکر گوالیار مین آیا جو دار السلطنت کے قریب ایک مستحکم مقام تھا۔

اب سلیم شاہ نے مصمم ارادہ کیا۔ کہ جو امیر عادل خان کے ساتھ یقینی یا مشتبہ شریک تھے اُن سبکو سخت سزا دے۔ قطب خان جو سازش کا سرغنہ تھا۔ وہ جلال خان جلوانی کے قتل سے اور سلیم شاہ کی حرکتون سے خائف ہو رہا تھا۔ وہ کوہ کمایون سے جہان خواصخان اور عیسیٰ خان کے تعاقب مین بھیجا گیا تھا لاہور مین مسند عالی

ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون کے پاس چلا گیا۔

سلیم شاہ نے اعظم ہمایون کو فرمان لکھا۔ کہ قطب خان کو اوسکے حوالہ کرے اسوقت سلیم شاہ کے لشکر کی عظمت مسلم ہو چکی تھی۔ کہ کوئی اوس سے مقابلہ نہین کرسکتا تھا۔ ناچار اعظم ہمایون نے قطب خان کو سلیم شاہ کے پاس بھیجدیا۔ سلیم شاہ نے قطب خان اور اپنے بہنوئی شہباز خان وبرفرید کور کو معہ اور گیارہ امیرون کے قلعہ گوالیر مین قید رہنے کو بھیجدیا۔ اور قیدخانہ کے نیچے ایک گڑھا کھدوایا۔ اور اوسمین بارود بھرکر آگ لگوادی جس سے قیدیون کے چیتھڑے ہوگئے۔ کمال خان گھگر بھی ان قیدیون مین تھا جو خدا کی قدرت سے محفوظ رہا۔

سلیم شاہ نے ان جھلسے ہوئے امیرون کے سر ایک تختہ پر رکھکر اوسکو دیوار کے سہارے کھڑا کردیا۔ اور شجاعت خان حاکم مالوہ۔ اور سنبہالی ہیبت خان نیازی حاکم پنجاب کے قتل کے درپے ہوا۔

سلیم شاہ نے ان دونون امیرون کو بلایا۔ شجاعت خان تو حاضر ہوگیا اور اعظم ہمایون نے اپنے بھائی سعید خان کو جو شجاع اور طباع تھا بھیجدیا۔ سلیم شاہ ان دونون امیرون کو ایک ساتھ قید کرنا چاہتا تھا۔ اسلئے شجاعت خان کو بھی رخصت کردیا۔

سعید خان نے اپنے بھائی اعظم ہمایون کے نہ آنے کے جو عذرات پیش کئے۔

اون سے سلیم شاہ سمجھ گیا کہ اعظم ہمایون بغاوت کے لیے کسی موقعہ کا منتظر ہے۔ سلیم شاہ ایک دن سعید خان کو اپنے ساتھ محل مین لے گیا۔ اور اوسکو امیرون کے سر دکھاے جو قید خانہ مین باروت سے ٹیلہ ہوے تختہ پر رکھکر دیوار کے سہارے کھڑے کئے ہوے تھے۔ اور پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ یہ کس کس کے سر ہین سعید خان نے جن کو جانتا تھا اون کے نام بتا دئے اور اپنے آپ کو بھی اسی فہرست مین داخل سمجھا۔

سلیم شاہ آگرہ کے کامون سے فرصت پاکر باپ کے جمع کئے ہوے خزانون کو رہتاس سے لینے کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ مین سے سعید خان گھوڑون کی ڈاک مین اپنے بھائی کے پاس لاہور پہونچا۔

سعید خان کے چلے جانے سے اور اعظم ہمایون کے نہ آنے سے اور یہ تحقیق سنکر کہ خواصخان اعظم ہمایون سے ملنے چلا ہے سلیم شاہ کو یقین ہو گیا کہ امراے سلطنت اوس کے خلاف سازش کر رہے ہین ۔ اس لیے وہ آگرہ کو اولٹا پھرا۔ اور جسقدر فوج بہم ہو سکی اوسکو لے کر دہلی کو روانہ ہوا۔ دہلی مین پہونچکر بانتظار دور سے آنے والی فوج کے ٹھیرا رہا۔ اس فرصت کے وقت اوس نے حکم دیا کہ شہر دہلی کی فصیل جسکو بادشاہ ہمایون نے پتھر اور گارہ سے بنایا تھا

بچجائے اوسکے پتھر اور چونہ سے بنائی جائے۔ علاوہ اسکے اوسنے دریائے جمنا کے کنارے بہت سی عمارتین بنوائین اور اوسکے گرد حصار بنواکر اوس کا نام سلیم گڈھ رکھا جو ابتک دہلی مین موجود ہے۔

سلیم شاہ دہلی مین لشکر کو مرتب کرکے پنجاب کا عازم ہوا ادہر خواصخان بھی اعظم ہمایون کے پاس لاہور مین پہونچ گیا۔ اعظم ہمایون اور کل سلیم شاہ کے مخالفون نے اوس سے ملاقات کی اسکے بعد ہیبت خان نیازی اور خواصخان ایک لشکر لے کر جو سلیم شاہ کے لشکر کا اضعاف تھا پنجاب سے روانہ ہوئے۔ امبالہ کے متصل دونو لشکر ایکدوسرے کے مقابل خیمہ زن ہوئے۔ لڑائی سے ایک روز پہلے اعظم ہمایون اور اوسکے بھائی خواصخان سے مشورہ کرنے بیٹھے کہ بادشاہ کس کو بنائین۔ خواصخان نے کہا کہ عادلخان کو کہین سے پیدا کرکے بادشاہ بنانا چاہیے اعظم ہمایون کے بھائیون (سعید خان۔ شہباز خان) نے کہا۔ واہ صاحب

تلوار تو ہم چلائین ملک اور پائین سے

ملک بمیراث نگیرد کسے   تا نزند تیغ دو دستی بسے

اس اختلاف رائے سے باہم امیرون کے کدورت پیدا ہوگئی۔ نیازیون کا ارادہ خواصخان کو ناگوار گذرا اور اوس نے اپنے معتبر ملازم کی زبانی سلیم شاہ کے پاس

کہلا بھیجا کہ

حضور جو خواصخان کو بے وفا ملازم سمجھتے ہین۔ لڑائی کے دن دیکھنا کہ وہ حضور کی کیسی خیر خواہی کرتا ہے وہ دل وجان سے شیر شاہ کے خاندان پر فدا ہے۔ سلیم شاہ کو جب معلوم ہوا کہ امیرون کے باہم نفاق ہو گیا ہے۔ اور خواصخان خیر خواہانہ ارادہ رکھتا ہے تو وہ بہت خوش ہوا

اسی اثنا مین خبر آئی کہ نیازیون کا لشکر قریب آگیا پہلے تو سلیم شاہ نے لشکر کے گرد اعرابون کا حصار بنا کر اوسمین زنجیرہ ڈالا مگر جب اوسنے ایک پشتی پر چڑھکر نیازیون کے لشکر کو دیکھا تو وہین سے اوس نے کہا

کہ میری حمیت کا اقتضا نہین کہ لشکر باغی کو دیکھکر ذرا بھی صبر کرون۔

اسکے بعد سلیم شاہ نے حکم دیا کہ فوج حصار سے نکلکر لڑائی کے لئے آمادہ ہو جائے طرفین سے نقارہ جنگ بجا۔ اور صفین لڑائی کے لئے آراستہ ہوئین تو خواصخان اور عیسیٰ خان نیازی اس سے معلوم نہین کہ اپنی قوم کا کیون ساتھ نہین دیا۔ غالباً اعظم ہمایون اور اوسکے بھائیون کے ارادہ بد سے) بغیر لڑے چلدے۔ عیسیٰ خان تو پہاڑون مین چلا گیا۔ اور خواصخان پنجاب کو اس ارادہ سے گیا کہ اس افراتفری مین۔ لاہور پر قبضہ کر لے۔ مگر سلیم شاہ کے لشکر نے جو پیچھا دیا کے

چلا آتا تھا۔ خواص خان کو اس ارادہ مین کامیاب نہونے دیا۔ اور وہ دریاے راوی سے عبور کر کے کوہ سوالک مین چلا گیا۔

نیازیون نے حتی المقدور لڑائی مین کوشش کی مگر حرام نمکی کا اثر غالب رہا۔ وہ شکست کھا کر بھاگے۔ سلیم شاہ نے تعاقب کیا۔ قدرت نے بھی سلیم شاہ کی مدد کی امبالہ کے پاس ایک ندی سوکھی پڑی تھی۔ اوسمین پانی زور شور سے آگیا۔ جو نیازیون کا بھاگنے مین سد راہ ہوا جس کے باعث بہت سے نیازی قتل ہوئے۔ بچے کھچے نیازیون نے دہن کوٹ کا راستہ لیا۔

سلیم شاہ بھی تعاقب مین قلعہ رہتاس تک گیا۔ اور پھر خواجہ اویس شروانی کو لشکر جرار کے ساتھ اعظم ہمایون کے ساتھ لڑنے کے لئے مامور کر کے آگرہ کو مراجعت کی۔ آگرہ سے گوالیار مین آ کر قیام کیا۔

سنہ ۹۵۵ھ کو ہیبت خان نیازی نے دہن کوٹ مین آ کر خواجہ اویس شروانی کو شکست دی اور سرہند تک ملک کو تاخت و تاراج کیا۔ اوسکا لُٹیرا لشکر تمام پنجاب مین پھیل گیا۔

سلیم شاہ نے فوراً اور لشکر اپنے امیر لشکر کے پاس بھیجا۔ اوس نے امن تازہ دم لشکر سے نیازیون کو دہن کوٹ تک بھگا دیا۔ سمبلہ مین دونون لشکرون مین سخت

لڑائی ہوئی - اعظم ہمایون نے شکست فاش کھائی - اور وہ نمک سار پہاڑ سے گھکرون کی پناہ مین چلا گیا۔

سلیم شاہ اپنی سلطنت کی امن وعافیت اسمین سمجھتا تھا کہ نیازی امیر (ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون) کا نام ونشان باقی نہ رکھے۔ اس لئے وہ گوالیر سے ایک لشکر جرار ساتھ لے کر قلعہ رہتاس مین آیا اور اس قلعہ کے مزید استحکام اور گھکرون کے سطیع بنانے مین مصروف ہوا۔

گھکرون کو اپنی آزادی پر فخر تھا قلعہ رہتاس کو خار راہ سمجھتے تھے - اسلئے وہ قلعہ رہتاس کی مزید استحکام کی تکمیل مین مانع ہوتے تھے -

سلیم شاہ نے ایک حصہ لشکر کا قلعہ کی تکمیل مین لگایا - اور دوسرے کو گھکرون سے لڑایا - گھکرون کو افغانون سے لڑتے تھے - اور رات کو ان کے لشکر سے جو کچھ پاتے تھے اوٹھا کر لیجاتے تھے - سلیم شاہ سلطان آدم خان گھکر کو جو بادشاہ ہمایون کا بڑا دوست تھا گرفتار کرنا چاہتا تھا - وہ ہاتھ نہ آتا تھا - مگر سلطان سارنگ خان جو گھکرون کا بڑا نامور سردار تھا گرفتار ہو گیا سلیم شاہ نے اوسکی کھال کھچوائی - اور اوسکے بیٹے کمال خان کو قید کر کے قلعہ گوالیر مین بھیجدیا - (یہ کمال خان پہلے بھی قید ہو چکا تھا - جو قید خانہ کے اوڑنے کے صدمہ سے محفوظ رہا تھا -) اور اس قوم کی

اور سرداروں کو بھی ہلاک کیا۔ اس کوہستان کے بہت سے زمیندار سلیم شاہ کے مطیع ہوگئے۔

سلیم شاہ نے اس نواح میں تھانوں کی نگہبانی کے لئے پانچ قلعہ بنوائے شیر گڈھ۔ اسلام گڈھ۔ اسیر گڈھ۔ فیروز گڈھ۔ مانکوٹ۔ ان کی عمارت دیکھنے سے تعجب ہوتا ہے۔ وہ ہر گز آدمیوں کی بنائی ہوئی معلوم نہیں ہوتی بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنوں نے بنائی ہیں۔ ان قلعوں کے لئے افغان دو برس تک پتھر ڈھوتے چونہ پکاتے رہے۔ مگر تنخواہ کے نام سے ان دو برسوں میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملی۔ جس کے باعث افغانوں کے دلوں میں سلیم شاہ کی طرف سے نفرت بڑھتی جاتی تھی۔ اور کسی امیر کی مجال نہ تھی کہ وہ افغانوں کے حال سے سلیم شاہ کو مطلع کرتا۔

ایک روز محمد شاہ فرملی ایک امیر خوش طبع۔ ظریف۔ ندیم۔ نے جو مخصوص گستاخ تھا سلیم شاہ سے کہا۔

بادشاہ سلامت میں نے رات کو خواب دیکھا ہے۔ کہ آسمان سے تین خریطے اترے۔ ایک میں خاک۔ دوسرے میں سونا۔ تیسرے میں کاغذ تھے۔ انمیں سے خاک تو فوج کے سر پر پڑی۔ سونا دفتر کے

ہندوون کے گھر مین گرا- بادشاہی خزانہ مین کاغذ رہا-

سلیم شاہ کو یہ لطیفہ بہت پسند آیا اور وعدہ کیا کہ گوالیر مین جاکر فوج کی تنخواہ کی کوڑی کوڑی دیدیجاے گی-

اب سلیم شاہ نے نیازیون کا بالکل استیصال کرنا چاہا- اعظم ہمایون گھگرون کو مغلوب دیکھکر کشمیر کے پہاڑون مین چلا گیا- سلیم شاہ اس وقت شہر کیتالی مین تھا- اونے کشمیر مین نیازیون کا تعاقب کیا- مرزا حیدر والی کشمیر نے نیازیون کی راہ اس لیے بند کر دی کہ سلیم شاہ اوسپر مہربانی شاہانہ کرے گا- اعظم ہمایون نے جب دیکھا کہ سلیم شاہ پیچھے چلا آتا ہے- اور آگا کشمیریون نے روک لیا تو وہ راجوری مین آگیا- سلیم شاہ نے منتخب سپاہ کے ساتھ اعظم ہمایون کا تعاقب موضع بدوتک جو ملک نوشہرہ مین ہے کیا- اور یہان سے پہاڑون کی تنگ اور دشوار گذار راہون سے سیالکوٹ کے قریب بن گاؤن مین آگیا-

محمد نذر علی اور صبر علی والی کشمیر کیطرف سے حاکم راجوری تھے اونہون نے سازش کی کہ اعظم ہمایون کو کشمیر مین لیجا کر مرزا حیدر کو معزول کر دین اعظم ہمایون نے افغانون سے مشورہ کیا تو اونہون نے کہا کہ یہ فتح غیبی ہے ضرور جانا چاہیے مگر اعظم ہمایون نے پسند نہین کیا اور مرزا حیدر کو خط بھیجکر امداد کی درخواست کی مرزا حیدر ایک

نوجوان فیاض دل تھا۔ اوس نے اعظم ہمایون کے پاس بہت سا روپیہ بھیجدیا اور
خط کا جواب نہایت اخلاق سے دیا۔

اعظم ہمایون راجوری سے موضع بزرگ مین آیا۔ جب بوقا کشمیریون نے
اعظم ہمایون کی ناکامیون کو دیکھا تو وہ اوس سے پھر گئے۔ کچھہ تو اون مین سے سلیم شاہ
کے پاس چلے گئے۔ غازیخان چک امرا حیدر کے پاس گیا اور کہا کہ افغانون کی
ایک جمعیت کشمیر کی تسخیر کے ارادہ سے آتی ہے اور وہ پرگنہ بالی ہال۔ لوہ کوٹ۔
مالوہ کوٹ مین آپہونچی ہے۔ مرزا حیدر نے اپنے امرا حسین ماکری بہرام چک وغیرہ
کو حکم دیا کہ وہ کشمیریون کا لشکر لیجاکر نیازیون سے لڑین۔ طرفین مین خوب لڑائی ہوئی
اعظم ہمایون کی بیوی۔ بی بی رابعہ مردانہ وار لڑی اور ایک کشمیری سردار لائی چک
کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا۔

کشمیری کثرت سے تھے۔ اونھون نے بے سروسامان نیازیون کو پتھر مار مار کر مار ڈالا
کسی نیازی کو زندہ نہ چھوڑا۔ دو ہزار کے قریب نیازی مارے گئے۔ جیسے نیازیون
نے سنبلیون کو قتل کیا تھا۔ ویسے ہی نیازی قتل ہوئے۔ ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون
اور اوسکے بھائی سعید خان و شہباز خان مارے گئے جن کے سر مرزا حیدر نے
سلیم شاہ کے پاس بت مین بھیجدیئے جن کو دیکھہ کر وہ بہت خوش ہوا کہ اب نیازیون

کی سرکشی کا سر کٹ گیا۔

سلیم شاہ کے پاس بن مین مرزا کامران - بادشاہ ہمایون کا بھائی کابل سے شکست کھا کر آیا کہ سلیم شاہ سے مدد لے کر پھر ہمایون سے کابل لے لے سلیم شاہ کو جب خبر ہوئی تو اوسنے ہیمون ڈہوسر کو جوان دنون ذی اختیار تھا۔ افغانون کے ساتھ استقبال کو بھیجا - مرزا کامران اس ذلیل استقبال کو اپنی شان کے خلاف سمجھکر اپنے آنے سے پشیمان ہوا۔ اور چند روز کے بعد جب سلیم بن سے چلکر پچھواڑہ مین آیا تو مرزا کامران بہ تغیر لباس بہ حقہ پہنکر چلا گیا۔

سلیم شاہ جب دہلی مین تھا تو اوسکو خبر لگی کہ بادشاہ ہمایون کابل کو فتح کرکے دریائے سندھ کے اس پار آگیا ہے سلیم شاہ اوسوقت جونکین لگائے ہوئے تھا۔ اون کو اوسی دم گلے سے توڑ کر پھینکدیا۔ اور پہلے روز تین کوس چلکر مقام کیا توپخانہ اوسکے ساتھ رہا کرتا تھا۔ مگر اس جلدی مین اوسکے کھینچنے کو دیہات سے بیل جمع نہو سکے سلیم شاہ نے حکم دیا کہ آدمی توپون کو کھینچین۔

سلیم شاہ سات روز مین لاہور پہونچا وہان جاکر سنا کہ بادشاہ ہمایون آیا تھا مگر واپس چلا گیا سلیم شاہ بھی گوالیر مین واپس آیا۔

ایک روز سلیم شاہ نے اپنی بی بی بائی سے کہا کہ مین نے تیرے بیٹے فیروز خان

کے لیے سلطنت کی راہ صاف کر دی ہے - صرف ایک تیرا بھائی مبارز خان خار راہ باقی ہے - اگر تو اپنے بیٹے کو عزیز رکھتی ہے تو اجازت دے کہ مین اس کانٹے کو بھی دور کر دون - اگر بھائی کو عزیز رکھتی ہے تو بیٹے کی حیات سے ہاتھ دھو کیونکہ اوسکے لئے مبارز خان کیطرف سے بہت خطرے ہین -

بی بی بائی نے کہا کہ میرا بھائی عیش و عشرت مین زندگی بسر کرتا ہے - ہر وقت ساز و نغمہ مین لگا رہتا ہے اوسکو بادشاہی سے کیا سروکار ہے -

سلیم شاہ نے اس ناقص العقل کو بہت سمجھایا - مگر اوسنے ایک نمانا آخر پشیمان ہوئی

سلیم شاہ - جب نیازیون کو - نیز اور بڑے بڑے امیرون کو ٹھکانے لگا چکا - تو خواصخان کی طرف متوجہ ہوا - جو کوہ سوالک کے دامنون کو اپنا ماوا و ملجا بنائے ہوئے تھا - اوسنے تاج خان کرانی حاکم سنبل کو لکھا کہ وہ کسی طرح خواصخان کو اوسکے مامن سے نکالدے -

تاج خان کرانی نے موقعہ کے استحکام کے سبب خواصخان پر قابو نہ پایا تو اوسکے ساتھ قول و قرار کرکے اوس کو بلایا - وہ ایک ذی اعتبار مسلمان کے دم مین آکر چلا آیا -

تاج خان کرانی نے قول و قرار کو بالائے طاق رکھکر خواصخان کو جو شیر شاہ کی

بہت سی کامیابیوں کا باعث ہوا تھا۔ دغا سے قتل کردیا۔ اور سر اوس کا سلیم شاہ کے پاس بھیجدیا۔ جسم کو اوسکے وفادار ملازموں نے دہلی مین لیجا کر دفن کیا۔ مصیبت بعالم شد۔ تاریخ وفات ہے۔ ۹۵۹ خواصخان اوس زمانہ مین ولی مشہور تھا۔ واقعی اوسکی کامیابیان کرامات سے کم نہین۔

خواصخان کے مرتے ہی سلیم شاہ کا زمانہ حیات بہت جلد ختم ہو گیا۔

سلیم شاہ دفعتاً قلعہ گوالیر مین بعارضہ سلسل بول یا سرطان۔ بیمار ہو کر صاحب فراش ہو گیا۔ اس حالت مین اوسنے اپنی بیوی۔ بی بی بائی کو بلایا اور کہا۔ دیکھ اب بھی کچھ نہین گیا تو مجکو اجازت دے کہ مین تیرے بھائی کو قتل کرکے تیرے بیٹے کے لئے سلطنت کی راہ صاف کردون۔ ورنہ پیچھے پچھتائے گی۔

مگر اوس بدنصیب نے ایک نہ مانا اور وہی جواب دیا جو پیچھے لکھ آیا ہون۔

آخر سلیم شاہ سنہ ۹۶۰ھ مین فوت ہو گیا۔ اوسکا جنازہ سہسرام مین لیجا کر شیر شاہ کے پہلو مین دفن کیا۔

اسی سال سلطان محمود گجراتی نے اپنے خدمتگار برہان۔ لا برہان لہ۔ کے ہاتھ سے شربت شہادت پیا اور نظام الملک بحری۔ مساوی بحر فنا ہوا۔ ان تینون بادشاہون

کی تاریخ وفات۔ میر سید نعمت۔ رسولی تخلص سے جو سلیم شاہ کا مصاحب تھا موزون کی

قطعہ

سہ خسرو را زوال آمد بیکبار	کہ ہند از عدل شان دار الامان بود
یکے محمود شاہنشاہ گجرات	کہ ہمچون دولت خود نوجوان بود
دویم اسلام شاہ سلطان دہلی	کہ اندر عہد خود صاحبقران بود
سویم آمد نظام الملک بحری	کہ در ملک دکن خسرو نشان بود
ز تاریخ وفات این ہر سہ خسرو	چہ مے پرسی۔ زوال خسروان بود ۹۶۰

سلیم شاہ کے خصایل و انتظام ملک

سلیم شاہ کی قوت جسمانی خلقی بہت زیادہ تھی۔ اور ورزش سے اوس نے اور بھی ترقی دی تھی۔ اسی قوت کی بدولت وہ افغانون کو اپنے قابو مین رکھتا تھا جس نے ذرا بھی سر اوٹھایا اور اوسنے کچلا۔

علمار و صلحار کی صحبت پسند کرتا تھا اور اونکی قدر کرتا تھا۔

سلیم شاہ کو باپ کی طرح قانون بنانے کا رعایا کو آرام پہونچانے کا بہت شوق تھا۔

ایک بہت بڑی سپاہ رکھتا تھا۔ توپخانہ اوس کا درست اور مرتب رہتا تھا۔ فوج کو قواعد کا

پابند رکھتا تھا - اگرچہ سپاہ کو آزردہ - مگر رعایا کو خوش رکھتا تھا -

پرگنون مین جو قانون گو رہتے تھے - اور اوسکا حساب لکھتے تھے اونکو حکم تھا -

کہ وہ رعیت زراعت پیداوار فصل - جرایم اور خطاؤن کی کیفیت لکھکر بھیجتے رہین -

وہ عاقل اور تیز ہوش تھا - بہت کم بادشاہ ایسے ہوتے ہین جو ملکی اور جنگی دونو کامون

سے ماہر ہون - وہ رفاہ عام کے کامون مین - فیاض - خیرات کے کامون مین

دریادل تھا - اوسنے اپنے باپ (شیر شاہ) کی بنائی ہوئی سراؤن کے درمیان ایک

ایک اور سرا بنوائی - ڈاک چوکی کے گھوڑون کو زیادہ کیا - جن کے ذریعہ اوس کے

وسیع ملک کے ہر حصہ سے بہت جلد خبر آتی تھی -

شیر شاہ کے عہد مین لشکر شاہی مین ایک خیرات خانہ تھا اوس نے ہر سرا مین

ایک ایک خیرات خانہ جاری کیا -

غرضکہ سلیم شاہ ذی لیاقت اور صاحب فراست تھا وہ معمولی بادشاہون

مین نہ تھا -

سلطنت کا انتظام ضوابط و قواعد کے ساتھ چاہتا تھا - وہ اپنی ذات خاص کو

تمام اختیارات کا مرکز بنانے مین کوشش کرتا تھا - اوسنے تمام امیرون سے جنگی

ہاتھی چھین لئے - ایک ایک بڑہی ہتھنی باربرداری کے واسطے رہنے دی - سرا

سرخ اپنے واسطے مخصوص کرلیا تھا۔ تمام ملک کو خالصہ بنالیا تھا۔ قانون داغ منسوخ کیا بجائے جاگیر کے سپاہیوں کی نقد تنخواہ مقرر کی۔ اسکی مملکت کے ہر حصے سے معاملات دینی۔ ملکی۔ مالی۔ کی رپورٹیں ہر روز اوسکے پاس آتی تھیں۔ اور اونمیں مفصل حال لکھا ہوا ہوتا تھا کہ وہ رعیت۔ سوداگر۔ وغیرہ میں سے کس کے متعلق ہیں۔ سلیم شاہ ان رپوٹوں پر حکمنامے لکھکر ہر حصہ میں روانہ کرتا۔ ان حکموں کے لئے نہ قاضی سے پوچھتا نہ مفتی سے اور نہ یہ خیال کرتا کہ وہ شرع کے موافق ہیں یا نہیں۔

فیروزخان۔ فرزند سلیم شاہ

سلیم شاہ کے انتقال کے بعد امراے سلطنت نے فیروزخان کو جس کی عمر بارہ برس کی تھی تخت سلطنت پر بٹھایا۔ فیروزشاہ خطاب دے کر سکہ و خطبہ اوسکے نام کا جاری کیا۔

فیروزشاہ کو تخت پر بیٹھے ہوئے تین دن ہوے تھے۔ کہ اوسی خطرہ کا سامنا ہوا جس سے اوسکا باپ سلیم شاہ اوسکے لئے ڈر رہا تھا۔ اور اپنی بیوی کو کئی بار لعنت ملامت کرچکا تھا کہ مبارزخان کے قتل سے منع کرکے تو کیوں اپنے بیٹے کے حق

ہین کاسنتے ہوتی ہے مگر یہ بدنصیب یہی کہتی رہی کہ میرا بہائی ناچ گانے کا عاشق ہے اوسکو سلطنت کا کب خیال ہے آخر وہی ہوا کہ سویم کے دن جلاد ماموں (مبارز خان) اپنے بہانجے پر تلوار سونت کے چڑہ آیا۔ بہن بہائی کے آگے ہاتہ جوڑتی تہی ناک رگڑتی تہی۔ پیرون مین گرتی تہی۔ گڑگڑا کے کہتی تہی کہ خدا کے واسطے میرے ننہے سے بچے کو نہ مار۔ مین اسکو لے کر ایسی جگہ دور چلی جاونگی کہ اوسکو کوئی جانے گا بہی نہین۔ اور وہ بادشاہی کا نام بہی نہین لے گا۔ اسکو مار نہین۔ قید خانہ مین ڈالدے۔ مگر اس سنگدل نے ایک نہ سنا۔ اور معصوم بہانجے کو اوسکی ماں کی گود مین ہی ذبح کرڈالا۔ تین دن وہ بہی سلطنت کرگیا۔

سنہ ۹۶۰ھ ۱۵۵۲ع کو مبارز خان اپنے بہانجے کو مار کر بادشاہ ہوا۔ اور خطاب اپنا محمد شاہ عادل رکہا۔ مگر عوام نے عادل کے الف کو اوڑا کر۔ اور لام کے ساتہ یائے تانیث ملا کر عدلی کہنا شروع کیا۔ اور جب اوسکے کام او ہاوہند دیکہے تو اندہلی (اندہا) کہنے لگے عدلی نے بادشاہ ہو کر پاجیون کو بڑے بڑے عہدے دیے۔ وزارت اور وکالت کا عہدہ شمشیر خان خواصخان کے چہوٹے بہائی کو۔ اور دولت خان نومسلم تربیت کردہ نو خان کو مفوض ہوا ہیموں ڈہوسر سکنہ ریواڑی کو جمیع مہمات ملکی ومالی کا مالک بنادیا۔

افغان ان تقررات اور ہیون ڈھوسر کے اختیارات سے جلے بیٹھے تھے۔ جاگیرون کے تغیر کا خوف لگا ہوا تھا۔ انھون نے عدلی کی سلطنت کے اول ہی مہینے مین ہر طرف فساد اوٹھانے کا ارادہ کیا۔

ایک روز گوالیر کے دیوانخانہ مین عدلی دربار عام کر رہا تھا۔ اور جاگیرین تقسیم ہو رہی تھین کہ اوسنے حکم دیا کہ محمد شاہ فرملی کی جاگیر قنوج۔ سرمست خان شروانی کو دیجاے محمد شاہ فرملی کا بیٹا سکندر خان۔ جوانی کے زورون پر تھا۔ وہ اس حکم تغیر جاگیر سے غصے کے مارے آپے سے باہر ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ خدا کی قدرت اب ہماری یہ نوبت پہونچی۔ کہ ہماری جاگیرین شروانی سگ فروشون کو ملنے لگین۔ اس وقت اسکا بوڑھا باپ (محمد شاہ) بیمار تھا۔ اوسنے اپنے بیٹے کو غصہ سے روکا تو اوسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایکدفعہ شیر شاہ نے تجکو آہنی پنجرے مین قید کیا تھا۔ اوس وقت تو تو سلیم شاہ کی سفارش سے بچ گیا۔ اب تجکو افغان سور نہین چھوڑین گے۔ اب ہم ان سے دب کے نہ رہین گے۔ سرمست خان بڑا قد آور جوان تھا۔ اوس نے اس نوجوان کے کندھے پر ہاتھ رکھکر کہا کہ بیٹا اتنا غصہ۔ اس بہانہ سے وہ اسکو گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ پھرتیلا جوان بات کو پا گیا۔ اور ایک خنجر کا ہاتھ ایسا صحیح کیا کہ سرمست خان ستون کی طرح لڑکھڑا کر گرا۔ عدلی تخت سے کود کے محل سرا کی طرف

بھاگا۔ سکندر خان بھی پیچھے جا لگا عدلی کو اوسان آ گئے کہ اوسنے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا۔ سکندر خان کی پھر تو یہ حالت ہو گئی ؎

چشمت کہ بخون ریزی عشاق سر و داشت — میگشت یکے را و نظر بر دگرے داشت

اسکو مارا اور پھر لپکا تھوڑی دیر میں سترہ آدمیوں کا ستھراؤ کر دیا۔ دیکھنے والے کہتے تھے کہ جب سے ہندوستان میں خنجر مستعمل ہوا ہے اوس وقت سے کسی نے ایسی صفائی سے نہیں چلایا۔ جیسا کہ سکندر خان نے آخر ابراہیم عدلی کا بہنوئی ایک جمعیت لیکر اوس پر ٹوٹ پڑا۔ اور اوسکا قیمہ قیمہ کر دیا۔ بڑے ہمار شاہ محمد کو دولت خان لوحانی نے قتل کر دیا۔

اوسی روز۔ اس واقعہ سے پہلے تاجخان کرانی عدلی کے دیوانخانہ سے جاتا ہوا شاہ محمد کو ملا اوسنے حال پوچھا تاجخان کرانی نے کہا کہ اب حالت اور ہو گئی ہے تو اس گھر سے پاؤں نکال لیا تو میرے ساتھ چل شاہ محمد نے قبول نہ کیا اور سلام علیک کر کے دیوانخانہ میں عدلی کے پاس چلا آیا کہ اوسکا یہ حشر ہوا۔

تاجخان کرانی۔ گوالیر سے بنگالہ کو گیا۔ عدلی کو تاجخان کرانی کے چلے جانیکی اطلاع ہوئی تو اوسنے لشکر بھیجا اور خود بھی جانے کا ارادہ کیا۔ عدلی کے لشکر نے چھبرامئو کے مقام تاجخان کو جا لیا۔ تاجخان نے لڑ کر شکست کھائی۔ اور چنار

کو بھاگ گیا۔ راستہ مین خالصہ شاہی کے عمالون کو پکڑ دھکڑ کے نقد و جنس لیا اور عدلی کے سوہاتھی جو چرتے تھے اونکو پکڑ کر ساتھ لے گیا۔ اور اپنے بہائیون عماد۔ خواجہ الیاس۔ اور سلیمان سے جو خواص پور ٹانڈہ اور دریا ے گنگا کے پرگنون مین حاکم تھے جا ملا۔ اور علم بغاوت بلند کیا۔

اسی اثنا مین عدلی گوالیر سے خزانہ لینے کو چنار مین آیا۔ اور کرانیون کے دھمکانے کو آگے بڑھا۔ دریاے گنگا کے مقابل کے کنارون پر دونو فوجین آمنے سامنے آئین۔ اور کچھ دنون بغیر لڑائی کے پڑی رہین۔ آخر ہیمون نے عدلی سے کہا کہ اگر آپ مجکو ایک حلقہ فیل (سو ہاتھی) عنایت ہو تو مین اوس پار جاکر کرانیون کو آڑے ڈال کا بھاؤ بتا دون۔ عدلی نے ہیمون کی درخواست منظور کی ہیمون نے اوس پار جاکر تاج خان کرانی کو شکست فاش دی۔

تاج خان ہیمون سے شکست کھا کر بنگالہ کو بھاگ گیا۔ جہان ایک عرصہ کے بعد حکمران ہوا۔

اگرچہ ہیمون کی شجاعت نے تاجخان کی سرکشی کو دبا دیا مگر بغاوت کا بازار چارونطرف گرم تھا۔ عدلی سے سب امیر بیزار تھے۔ صوبون مین حاکم بڑے صاحب قدر تھے جن کے اختیار مین قوی سپاہ تھی۔ عدلی ان سب امیرون کو اپنا دشمن جان

سمجھتا تھا اوسکو ابراہیم خان سور (غازی خان کا بیٹا۔ اور عدلی کا بہنوئی تھا) پر باغی ہونے کا شبہ ہوا۔ اور اوسنے اوسکی گرفتاری کا قصد کیا۔ عدلی کی بہن (ابراہیم خان سور کی بیوی) کو جب اسبات کی اطلاع ہوئی تو اوسنے اپنے خاوند (ابراہیم خان سور) کو لکھ بھیجا کہ بھائی (عدلی) کا ارادہ تیری گرفتاری کا ہے۔ ابراہیم خان یہ خبر پاکر چنار سے لباس بدل کر اپنے باپ غازی خان کے پاس جو ہنڈون بیانہ کا حاکم تھا۔ چلا گیا۔ عدلی نے اوس سے لڑنے کو عیسیٰ خان نیازی کو بھیجا۔ کالپی مین لڑائی ہوئی۔ عیسیٰ خان نے شکست کھائی ابراہیم کھلے بندون باغی ہوگیا۔ اور اپنے باپ کے ملک مین لشکر جمع کرکے دہلی گیا۔

ابراہیم خان سور کی دہلی مین تخت نشینی

تخت پر بیٹھکر بادشاہ بنا۔ اور اپنے نام کا سکہ وخطبہ جاری کیا۔ پھر دہلی سے اگرہ گیا۔ اوسپر اور اوسکی نواح پر قبضہ کرلیا۔

جب عدلی کو خبر ہوئی کہ اوسکی مملکت کے مرکز مین بغاوت ہوئی تو اوسنے کرانیون کا پیچھا چھوڑا اور جلدی سے چنار سے اگرہ کی طرف کوچ کیا۔ اور جب دریاے جمنا کے کنارے آیا۔ تو ابراہیم خان سور نے پیغام بھیجا کہ اگر حسین خان جلوانی

اور بہار خان شروانی اعظم ہمایون - اور بڑے بڑے امیرون کو بھیکر خاطر جمع کر دو

تو مین صلح - معافی قصور - اور آیندہ اطاعت کے لئے حاضر ہون - احمق عدلی نے

اِن امیرون کو ابراہیم کے پاس بھیجدیا -

ابراہیم خان سور نے اونکو ایسی پٹیان پڑہائین - کہ وہ اوسی کے ساتھ ہوگئے اور

اون کے اتفاق سے ابراہیم خان سور کا پلہ بھاری ہوگیا -

عدلی کو ان امیرون کے دغا دینے سے یقین ہوگیا - کہ وہ ابراہیم خان سور سے

لڑ نہین سکتا اسلئے اوس نے دہلی و آگرہ سے ہاتھ اوٹھایا - اور چنار مین جاکر اوس کو

دار القرار ٹھیرایا - اور بہار پر مستقل قبضہ رکھنے کا ارادہ کرکے یہان اوس نے اپنی

حکومت کو جما لیا -

عدلی کی بدنصیبی کا پیش خیمہ ابراہیم سور کی ہی کامیاب بغاوت نہ تھی بلکہ دور دور

کے صوبون مین آتش بغاوت مشتعل ہو رہی تھی - اس نازک وقت مین شیر شاہ

کی مملکت خاندانی فسادون کے سبب پانچ افغان بادشاہون مین منقسم تھی

ا - عدلی - (شیر شاہ کا بھتیجا - نظام خان کا بیٹا) بہار - جونپور - اور گنگا کے مشرقی

ملک کے بڑے حصہ مین بادشاہت کرتا تھا -

۲ - ابراہیم سور (شیر شاہ کا بھتیجا - حاجی خان کا بیٹا) نظام خان کا داماد - عدلی کا بہنوئی

دہلی۔ اگرہ۔ دوآبہ اور جمنا کے مغربی اضلاع مین حکمران تھا۔

۳۔ احمد خان سور (شیر شاہ کا بھتیجا۔ سدو کا بیٹا۔ عدلی کا بہنوئی) جس نے سلطان سکندر لقب اختیار کیا تھا۔ پنجاب مین حکومت کرتا تھا۔

۴۔ شجاعت خان جس کو شجاول خان بھی کہتے ہین۔ شیر شاہ کے وقت سے مالوہ مین فرمان روا تھا۔

۵۔ سلطان محمد شاہ سور گوریہ بنگال مین بادشاہی کرتا تھا جس سے تاجخان کررانی رقابت رکھتا تھا۔

ان فرمان رواؤن مین جس نے اپنے ہمسایہ کے ملک پر دست درازی کی وہ احمد خان سور یا سلطان سکندر تھا۔ جو پنجاب مین حکمران تھا۔ اوس نے جب سلطنت کا حال پراگندہ دیکھا تو پنجاب پر قانع نہ رہا۔ بلکہ دہلی کی بادشاہت کی ہوس دامنگیر ہوئی۔ اوس نے امراے پنجاب سے جو عدلی سے ناراض تھے مشورہ کیا اور عدلی کا ناقابل حکومت ہونا۔ اور اوسکی سلطنت سے طرح طرح کی قباحتون کا پیدا ہونا اون کے ذہن نشین کر دیا۔ اور بابا داد تاتار خان کاسی و حبیب خان و نصیب خان طغوچی۔ (یہ لقب شیر شاہ نے دئے تھے) سلطان سکندر کے خطاب سے مخاطب ہوا۔ اور لشکر لیکر دہلی اور اگرہ کی طرف متوجہ ہوا۔ ابراہیم بھی لشکر جمع کر کے فرہ مین جو

آگرہ سے دس کوس پر پہنچا۔ اکثر امرا سے نامدار جیسا کہ حاجی خان سلطانی
حاکم الور کہ بادشاہ نشان تھا اور راے حسین جلوانی و مسعود خان و حسین خان غلزئی
ابراہیم کے جانبدار تھے۔

سکندر کے پاس کل جمعیت دس بارہ ہزار سواروں کی تھی۔ اوسنے جو ابراہیم
کے لشکر کی کثرت دیکھی تو آنے سے پشیمان ہوا۔ اور صلح کی تحریک کی جسکو ابراہیم
نے بھی مان لیا۔ اور باہم ایک عہدنامہ لکھا گیا جس کا مضمون یہ تھا۔

دہلی اور آگرہ اور اسکے متعلقات اور ہند کے مشرقی رویہ جو ملک فتح ہوں وہ
وہ ابراہیم سے اور ولایت پنجاب و ملتان جہانتک ہاتھ لگے
وہ سکندر شاہ سے متعلق ہو۔ اور جب ہمایون دریاے سندھ کو عبور
کرکے ادہر چڑھ آئے تو دونو یکدل ہوکر ہمایون کو ہند سے خارج کریں

اس صلح سے دونو طرف کے افغان جو باہم عزیز و یگانہ تھے بہت خوش ہوئے
مگر سکندر کے چچیرے بھائی کالا پہاڑ نے اس صلح میں یہ حجت نکالی کہ عدلی کے
خزانہ اور ملک چنیر پر ابراہیم کا قبضہ قریب الوقوع ہے ان دونوں میں بھی ہمارا ساجھا ہو
سکندر کو بھی یہ حجت پسند آئی۔

ادہر ابراہیم کے امرا نے کہا کہ اس شرط کے قبول کرنے میں ہمارا کیا ضرر ہے جب

خزانہ اور ملک پٹنہ ہاتھہ آئے گا - اوس وقت دیکھہ لین گے کہ کون سا ہاتھہ اوٹھتا ہے
اور کہدین گے کہ وہ دونو ہاتھہ ہمارے تمہارے ہو جائین بالفعل دفع الوقتی کیجائے
ابراہیم بھی راضی ہوگیا :
مگر مسعود خان نہالز ہی اور بعض نو دولت امرا نے کہا - کہ جب آخر کو ہمارے اور سکندر
کے درمیان تلوار سے کام پڑے گا - تو اوسی وقت کیون نہ نبٹ لین - ہماری
جمعیت کثیر اور اوسکی جمعیت قلیل ہے - اس وقت صلح کرنے مین ہماری ذلت
اور دشمن کی دلیری ہے اور عدلی جو چوہے کی طرح بل مین چھپا ہوا ہے وہ لشکر
جمع کر کے ہم سے لڑنے کی ہوس کرے گا -
آخر لڑائی کی ٹھیری - طرفین اپنے اپنے لشکر آراستہ کر کے میدان رزم مین لائے
سکندر کے میمنہ نے ابراہیم کے میسرہ کو شکست دی - اور مارتے مارتے آگرہ
تک بھگایا - اور آگرہ کو لوٹ کر - سکندر کی بادشاہت کی منادی کی - اور ابراہیم کے میمنہ
نے سکندر کے میسرہ کو شکست دیکر ہوڈل - بلول تک تعاقب کیا - ابراہیم ایک
مقام نشیب مین معہ چار سو آدمیون کے قایم رہکر لڑتا رہا - مگر جب اوسنے دیکھا کہ
اوسکی سپاہ نے میدان خالی کر دیا تو وہ بھی بھاگ کر سنبل پہونچا - اور یہان ایک مہینے
مین تین ہزار سوار جمع کر لئے - یہان سے کالپی گیا تاکہ لشکر بڑہا کر عدلی سے لڑے

عدلی نے اس وقت ہیمون ڈھوسر کو اپنا وزیر اور وکیل مطلق بنا رکھا تھا۔ اوسکو چنار سے بڑے بڑے امیرون کے ساتھ پانسو ہاتھی اور بہت سا خزانہ دے کر آگرہ اور دہلی کیطرف بھیجا۔ ہیمون نے پہلے ابراہیم کا دفع کرنا ضروری سمجھا۔ ابراہیم بھی اوسکے مقابلہ کو آیا۔ مگر بہادری سے لڑکر شکست کھائی اور بیانہ چلا گیا۔

ہیمون نے تعاقب کیا۔ ابراہیم نے جاتے ہی نوحانی افغان۔ اور زمیندارون کو جمع کیا اور قصبہ خانوہ کے قریب جو بیانہ سے دس کوس ہے ہیمون سے لڑا مگر پھر شکست کھائی اور قلعہ بیانہ مین محصور ہوا۔ ہیمون نے چارون طرف سے قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ قلعہ کے اندر سامان آتش باری بکثرت تھا۔ اور سامان آذوقہ غازی خان والد ابراہیم ہنڈون سے بھیجتا تھا۔ اسلئے لاچار تین مہینے تک محاصرہ کئے پڑے رہے۔

اسی اثنا مین محمد خان سور۔ حاکم بنگالہ نے (چونکہ دار السلطنت بنگالہ کی گوڑ تھی اسلئے محمد خانکو گوریہ بھی کہتے تھے) اپنا خطاب جلال الدین رکھا۔ اور بنگالہ سے جونپور تک قبضہ کرکے آگرہ اور دہلی کیطرف متوجہ ہوا۔

عدلی نے اس تازہ قوی دشمن کے دفعیہ کے لئے ہیمون کو بلایا۔ وہ محاصرہ چھوڑکر منڈاکھیڑہ مین جو بیانہ سے چھ کوس پرگنہ کالپی مین ہے پہنچا تھا کہ پیچھے

سے ابراہیم جیسے ہوکا جبرہ استیانہ سے نکلا۔ کالنگ پر دوڑتا ہے ہیمون پر چھاپا
مگر بدقسمتی سے شکست کھائی۔ اور بامید امداد حاجی خان الوری کے پاس پہونچا وہ
نہ اسکے آنے سے خوش ہوا نہ امداد دی۔ ابراہیم یہان سے مایوس ہوکر سیہنڈون گیا
اور اسنے قبایل۔ اپنے باپ غازی خان کے پاس چھوڑکر ٹھٹھہ چلا گیا۔ اور سپاہ
جمع کرکے رام چند راجہ ٹھٹھہ سے لڑا۔ اور گرفتار ہوگیا۔ مگر راجہ چند نے اسکے ساتھ تعظیم و
تکریم سے پیش آیا۔ انہین دنون مین میانی کے افغانون اور باز بہادر ابن شجاعت خان
حاکم مالوہ کا بڑا بیٹا ہے جس کا نام بایزید تھا) مین جھگڑا ہوا۔ میانی کے افغانون
نے باز بہادر کے مقابلے کے لئے۔ ابراہیم کو بلاکر اپنا سردار بنایا۔ رانی درگاوتی
جو ریاست گڈھہ کٹنگہ مین فرمانروا تھی اور بوجہ قرب جوار کے باز بہادر کے ساتھ اوسکا
بھی جھگڑا رہتا تھا وہ بھی ابراہیم کی مدد پر آمادہ ہوگئی۔ مگر باز بہادر نے رانی کو ایسی پٹی دی
کہ وہ واپس اپنے ملک کو چلی گئی ابراہیم اوسکے چلے جانے سے دل برداشتہ ہوکر
اوڑیسہ سرحد بنگالہ مین چلا گیا۔ یہان اوسنے زمینداروں سے سازباز شروع کیا مگر
جب سلیمان کرانی نے اوڑیسہ مین غلبہ پایا تو یہان کے راجہ سے سازش کرکے
ابراہیم کو قول و قسم دے کر بلالیا۔ اور ۹۷۵ھ مین دغا سے قتل کردیا۔

ہیمون ابراہیم کو منڈا کہیرگہنہ کالپی مین شکست دے کر۔ عدلی کے پاس پہونچا۔ موضع

چھپر گھٹہ مین کالپی سے پندرہ کوس پر عدلی اور محمد خان سور حاکم بنگالہ کے لشکر دریاے جمنا کے اودہر اودہر کے کنارون پر آمنے سامنے آئے۔

محمد خان سور کے ساتھ بہت لشکر اور ہاتھی تھے۔ اس لئے وہ عدلی کیطرف سے خاطر جمع رکھتا تھا مگر ناگاہ پاسہ پلٹ گیا ہیمون نے فوج اور ہاتھیون کو ساتھ لیا اور جمنا سے پار اترا اور ایسا گوریہ کے لشکر پر چھاپا مارا کہ ہوش اوڑادے۔ محمد خان گوریہ کام آیا۔ عدلی معہ ہیمون کے محمد خان کو شکست دیکر چنار مین آیا۔ اور لشکر کی فراہمی مین مصروف ہوا تاکہ ہمایون کو ہندوستان سے نکالدے۔

سکندر نے ابراہیم کو شکست دے کر دہلی و آگرہ پر قبضہ کرلیا۔ جیسا کہ پیچھے لکھ آیا ہون اور اوس تمام ملک کا مالک ہوا جو دریاے گنگا سے لیکر اٹک تک ہے سکندر یہ چاہتا تھا کہ افغان اوسکو سلطنت کے لئے منتخب کرین اس لئے اوسنے ایک بڑا جلسہ دعوت کا کیا اور کل امرا و اکابر افغانونکو بلایا جب سب جمع ہوگئے تو اوسنے موثر تقریر سے اپنی حکومت کو بترجیح عدلی کے منوالیا سبنے قرآن شریف اوٹھایا۔ کہ ہم سکندر شاہ کے خیر خواہ رہین گے اور آپس مین مصاحبت اور یگانگت رکھین گے۔ یہ کہکر سکندر شاہ کو تخت پر بٹھایا۔ اور سب نے بیعت کی مبارکباد دی۔ اور نذر دی جیسے بادشاہون کو دیتے ہین۔

مگر جب سکندر نے جاگیرین اور منصب عطا کئے تو پھر وہ اپنی قسم اور عاقلانہ نیک عہد و پیمان کو بھول گئے ۔ نا اتفاقی ۔ بغض بیر کی باتین کرنے لگے ۔

اسکے بعد سکندر ۔ عدلی کیطرف متوجہ ہوا ہنوز اٹاوہ سے پرے نہ گیا تھا کہ پیچھے سے بادشاہ ہمایون ۔ ہندوستان سے اپنے خیر سگالون کی عرضیان اس مضمون کے پہونچنے پر کہ سلیم شاہ کا انتقال ہو گیا ہے ۔ ملک ہند مین غدر مچا ہوا ہے ۔ جلد آئیے عازم ہندوستان ہوا ۔

یہان دعویداران سلطنت بادشاہ ہمایون کی خوش نصیبی سے باہم لڑ لڑ کر اپنی قوت گھٹا رہے تھے ۔ اور ہمایون کے لئے راستہ صاف کر رہے تھے ۔ اور سلطنت دہلی بھی دمبدم اپنے بادشاہ بدل رہی تھی ۔

ان دعویدارون مین ایک سکندر شاہ حاکم پنجاب تھا جو اپنی نادانی سے پنجاب کی تمام فوج کو اپنے ساتھ لے کر چلا آیا تھا ۔ بلکہ قلعون کی فوجین بھی بلا کر اون کو بلا حفاظت چھوڑ دیا تھا ۔

اس غیر متوقعہ موقعہ کو ہمایون جیسا بادشاہ کب ہاتھ سے جانے دیتا تھا ۔ وہ دریاے سندھ کو عبور کر کے پشاور ہوتا ہوا قلعہ رہتاس پر آیا ۔ یہان تاتار خان کاسی تاندہ وار تھا ۔ وہ بادشاہ ہمایون کے آنے سے پہلے ہی چلا آیا تھا جبسے ہمایون آسانی

سے قابض ہو گیا۔

یہان سے جہلم۔ چناب کو عبور کر کے لاہور مین آیا۔ اور تمام پنجاب شمالی پر قابض ہو گیا۔ اور اپنے امیرون کو سرہند تک بہیجکر قبضہ کر لیا۔

جب سکندر کو ہمایون کے پنجاب مین آجانے کی اطلاع ہوئی تو اوس نے فوج کو تقسیم کیا۔ بڑا حصہ تو اپنے پاس رکہکر عدلی سے لڑائی کو جاری رکھا اور چھوٹا حصہ اوسی تاتار خان کاسی کے پاس بہیجا جو قلعہ رہتاس سے بہاگ آیا تہا۔ اور ہدایت کی کہ اولٹا چلا جاوے اگر دشمن کے لشکر کے ٹکڑے ٹکڑے نہ اوڑا وے تو اتنا تو کرے کہ اوسکو آگے نہ بڑہنے دے۔

تاتار خان کاسی۔ بیس ہزار فوج لے کر آگے بڑہا۔ سکندر خان اوزبک جس نے ہمایون کی طرف سے سرہند پر قبضہ کر رکھا تہا۔ سرہند سے جالندہر چلا گیا تاتار خان بہی پیچہے پیچہے دریاے ستلج کے کنارہ پہونچا ادہر سے ہمایون کا لشکر دریاے ستلج کو عبور کر کے اس طرف آیا۔ بیرم خان نے لشکر کو چار حصّون پر تقسیم کیا۔

قول (قلب) مین بیرم خان

برانغار (میمنہ) مین خضر خان افغان ہزارہ۔

جرانغار (میسرہ) مین تردی بیگ۔

ہراول (مقدمۃ الجیش) سکندر خان اوزبک -

تاتار خان نے ہمایون کے لشکر کو جب اپنے لشکر سے کم پایا تو اوسی وقت کہ آفتاب غروب ہونے والا تھا - لڑائی شروع کر دی - اتفاقاً رات کو ایک گاون مین آگ لگی جس کے قریب افغانون کا لشکر تھا - اسکی روشنی مین ہمایون کے لشکر کو سکندر کے لشکر کی نقل و حرکت صاف معلوم ہوتی تھی اور وہ تاک تاک کر افغانون کے تیر مارتے تھے - بادشاہ ہمایون کا لشکر تاریکی مین تھا - افغان اندھا دھند تیر لگاتے تھے - پہر رات تک لڑائی جاری رہی - آخر اس قدرتی امداد سے سکندر کے لشکر نے ہزیمت اوٹھائی بیرم خان نے بڑھکر سرہند پر قبضہ کر لیا -

سکندر اٹاوہ مین تھا کہ اوسکو اپنے لشکر کی ہزیمت کا حال معلوم ہوا تو اوسنے سب آگرہ دان کو چھوڑا اور لشکر جمع کر کے جس کی تعداد ستر اسی ہزار تھی - معہ توپخانہ اور جنگی ہاتھیون کے اس خوفناک طوفان کے روکنے کو عازم پنجاب ہوا - جب سرہند کے قریب پہونچا تو بیرم خان قلعہ سرہند کو مستحکم کئے ہوئے لڑائی پر آمادہ تھا - سکندر بھی وہان ہی خیمہ زن ہوا - بیرم خان کے بلانے پر بادشاہ ہمایون بھی سرہند مین آگیا - اور اپنے لشکر کو چار حصون مین تقسیم کیا ایک حصہ اپنے اور دوسرا شہزادہ اکبر اور تیسرا ابوالمعالی اور چوتھا بیرم خان کے نام نامزد کیا - ہر روز لڑائی جاری تھی طرفین مین مروہی اور جو تھی

کے سبب یہ قاعدہ مقرر ہو گیا تھا کہ زخمی اور مُردون کو عزت اور احترام کے ساتھ ایک دوسرے کے سپرد کر دیتے تھے۔ بادشاہ ہمایون کا لشکر پانچہزار اور سکندر کا لشکر ستر۔ اسّی ہزار تھا۔ اسلئے بادشاہ ہمایون کو اندیشہ تھا کہ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے مگر افغانون کے ادبار۔ اور ہمایون کے اقبال سے ہمایون کے لئے عمدہ نتیجہ نکلا۔ کہ کالا پہاڑ سکندر کا بھائی جو ایک بہادر سپہ سالار تھا مارا گیا۔ سکندر نے بھائی کے انتقام کے لئے سنگر سے نکلکر بیرم خان کے لشکر پر یہ سمجھکر کہ بادشاہی لشکر کا سب سے بڑا حصہ یہی ہے پر جوش حملہ کیا۔ بیرم خان حملہ کی برداشت نہ کرسکا اور وہ پیچھے ہٹ کر مورچون مین چلا گیا اور وہان جنگ محافظانہ کرتا رہا۔ بادشاہ ہمایون نے ثبات قدمی بیرم خان پر اطمینان کرکے تردی بیگ اور ابو المعالی کو حکم دیا کہ سکندر کے لشکر کے دائین بائین اور پیچھے حملہ کرین۔ یہ حملہ ایسا کارگر ہوا کہ سکندر نے شکست کھائی اور کوہ سوالک کے اوس حصے مین چلا گیا جو پنجاب سے ملحق ہے۔ بادشاہ ہمایون نے سکندر کے تعاقب مین ابو المعالی کو مامور کیا۔ سکندر نے کوہ سوالک سے نکلکر کلانور پر قبضہ کر لیا۔ اور مالگذاری وصول کرنے لگا۔

بادشاہ ہمایون نے شہزادہ اکبر کو با اتالیقی بیرم خان پنجاب کا حاکم بنا کر سکندر کے استیصال پر مامور کیا جب شہزادہ اکبر ہریانہ مین پہونچا تو پیچھے سے خبر آئی کہ بادشاہ

ہمایون نے کتب خانہ کی چھت سے گرکر ۱۵ ربیع الاول ۹۶۳ھ مطابق ۲۴ جون ۱۵۵۶ء کو انتقال کیا۔ بیرم خان نے شہزادہ اکبر کو کلانور مین لاکر تخت نشین کیا۔ بعد تخت نشینی بادشاہ اکبر سکندر کی طرف متوجہ ہوا۔ اور تین مہینے تک سکندر کے استیصال کی کوشش کرتا رہا۔ مگر جب ہیمون نے دہلی پر قبضہ کیا تو بادشاہ اکبر خواجہ خضر خان کو سکندر کی مہم پر مامور کرکے دہلی مین آیا۔ سکندر نے کوہ سوالک سے نکلکر خواجہ خضر خان کو شکست دی۔ بادشاہ اکبر خضر خان کی شکست کا حال سنکر پھر سکندر کے استیصال کو روانہ ہوا جب بادشاہ اکبر کلانور سے آگے بڑھا تو سکندر قلعہ مانکوٹ مین متحصن ہوا۔ بادشاہ اکبر نے قلعہ کا محاصرہ کیا سکندر نے صلح سے قلعہ حوالہ کیا اور خود بنگالہ چلا گیا اور وہان فوت ہوگیا۔

ہیمون اور عدلی کا اکبر بادشاہ اور خضر خان فرزند محمد خان کوریہ کے ہاتھ سے مارا جانا

اوپر لکھا گیا ہے کہ عدلی محمد خان سور حاکم بنگالہ کا کام تمام کرکے چنار مین اس غرض سے آیا کہ یہان لشکر جرار بہم پہونچا کر بادشاہ ہمایون کو ہندوستان سے نکالدے عدلی فراہمی لشکر مین مصروف تھا کہ بادشاہ ہمایون کے انتقال کی خبر آئی۔ عدلی نے ہیمون ڈھوسر کو پچاس ہزار سوار اور پانسو ہاتھی دے کر آگرہ اور دہلی کی طرف روانہ کیا

ہیمون اگرہ کے قریب آیا تو یہان کا حاکم سکندر خان اوزبک دہلی چلا گیا - اوس کے دیکھا دیکھی قیا خان اٹاوہ سے اور عبد اللہ خان اوزبک کالپی سے وحید محمد خان بیانہ سے - دہلی مین تردی بیگ کے پاس چلے گئے -

ہیمون نے اگرہ پر قبضہ کر کے دہلی کا رخ کیا - دہلی کا حاکم تردی بیگ تھا وہ لڑا - اور شکست کھا کر پنجاب کو چلا گیا - ہیمون نے دہلی مین پہونچکر اپنے آپ کو راجہ بکرماجیت کے لقب سے ملقب کیا اور پنجاب کو چلا - جب پانی پت* مین پہونچا - جو ہمیشہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے تو بالندہرت بادشاہ اکبر جو بغرض استیصال سکندر سور گیا تھا پانی پت مین آ گیا - اگرچہ اوربادشاہی امیرون کے حوصلے پست ہو گیے تھے - اور اکبر بھی بوجہ خورد سالی کے ہراسان تھا مگر بیرم خان کا حوصلہ بڑا ہوا تھا آخر ایک جنگ سخت ہوئی - اور اتفاقاً ایک تیر

---

* پانی پت کے میدان مین پہلی لڑائی کورو پانڈون کی - دوسری شہاب الدین اور پرتھی راج کی - تیسری بابر اور ابراہیم لودی کی - چوتھی بیرم خان اکبر اور ہیمون کی جسکا اس مین ذکر ہے - پانچوین احمد شاہ درانی اور بہاو کی - (ان لڑائیون کے پتہ اس تاریخ مین ملین گے) ۱۸۸۶ء مین مصنوعی جنگ گورنمنٹ انگریزی کی افواج مین پانی پت کے میدان مین ہوئی - حملہ آور فوج مین ریاست نابہ کی فوج شامل تھی جسمین میرے بھائی محمد منور علیخان ریاست کی طرف سے پولٹیکل افسر تھے - اور برخوردار محمود علیخان بلیٹی ریاست نابہ مین صوبہ دار تھا - اور یہ بھی خصوصیت اس میدان مین ہے کہ فتح حملہ آور کی ہوئی ہے -

ہجانستان ہیمونکی پیشانی پر لگا اور اوسنے سر نیچا کیا کہ افغان جو اوسکے تحکم سے تنگ آگئے ہوئے تھے بھاگ گئے

ہیمون گرفتار ہوکر اکبر بادشاہ کے سامنے آیا جسکو بیرم خان نے قتل کر دیا۔

محمد خان سور کا بیٹا خضر خان باپ کا جانشین ہوا اور اپنا خطاب سلطان بہادر رکھکر

لشکر جرار کے ساتھ عدلی پر چڑھ آیا۔ عدلی بھی خلاف توقع خوب بہادری سے لڑا اور

مارا گیا۔ گورہ بنگفت تاریخ ہوئی۔
سنہ ۹۶۵ھ

خصائل عدلی

عدلی مین کوئی اخلاقی خصلت نہ تھی۔ مگر فن موسیقی مین کمال رکھتا تھا تانسین استاد

مانتا تھا۔ اور باز بہادر حاکم مالوہ عدلی کی شاگردی پر فخر کرتا تھا۔

نفاست پسند بہت تھا۔ اسکے پاخانہ مین سے دو تین سیر کافور جلا کر اوٹھاتے تھے

مگر باایں ہمہ صوم وصلوٰۃ کا پابند تھا۔ نماز کبھی قضا ہونے نہ دیتا تھا مسکرات سے سخت

متنفر تھا۔ افسوس کہ جب مرا تو کفن بھی اوسکو میسر نہوا یہ بھی پتہ نہ لگا کہ جسم کہان گیا۔

عدلی کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا شیر شاہ چنار مین تخت نشین ہوا۔ مگر اسکا زمانہ ایسا

مختصر تھا کہ مورخون نے اسکا حال بہت کم لکھا ہے۔

ہندوستان مین افغانون کی سلطنت ایک سو چھ برس رہی جس کا آغاز سلطان

بہلول لودی سے ہوا اور انجام عدلی پر ہے

حالات قوم لوحانی۔ ابن اسمٰعیل نبیرہ لودی

لوحان ابن اسمٰعیل کی دو زوجہ تھیں۔

۱۔ مسمات شیری۔ جسکے بطن سے مروت پیدا ہوا جس کی اولاد اوسکے نام پر مروت مشہور ہے۔

۲۔ نوری جس کے بطن سے پانچ فرزند۔ میا۔ سیا۔ تتور۔ ہود۔ پیچ پیدا ہوئے جنمیں سے دو آخر الذکر لاولد فوت ہو گئے۔

لوحانیوں کا قدیمی مسکن کٹہ واز تھا۔ غلزیون کے غلبے سے کٹہ واز چھوڑ کر چلے آئے اور ٹانک و ردڑی کو ٹنگیون سے چھین کر اوسکو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ دولت خیل میا کے نبیرہ کا۔ ایک حصہ میا خیل کا۔ ایک حصہ مروت کا۔ ایک حصہ تتور کا۔ تتور اپنے حصہ پر قابض ہو کر کاشتکاری کرنے لگا۔ سیا کی نسل قوم کی میا کے نبیرہ دولت خیل کی شاخ کٹی خیل میں رہی۔

کچھ عرصے کے بعد مروت دولت خیلوں وغیرہ سے لڑ کر ٹانک پر قابض ہوئی اور پھر بیٹوں خیال ہو کر شمالی تھل پر قابض ہو گئی۔ جسکو اب علاقہ مروت کہتے ہیں

جو ضلع بنون میں ہے -
کچھ عرصے کے بعد دولت خیلون نے میاخیلون کا حصہ ضبط کرلیا - اور وہ ڈیرا اسمٰعیل خان
پر شیروانیون کو بید خل کر کے قابض ہوگئے -
دولت خیل بقایمی حصہ تنور کے کل ٹانک کے مالک ہوگئے - دولت خیلون کا
خان شہنواز خان تھا جسکو بصلہ خدمات غدر ۱۸۵۷ع گورمنٹ نے خطاب نوابی
معہ خلعت فاخرہ عطا کیا -

نیازی - ابن لودی

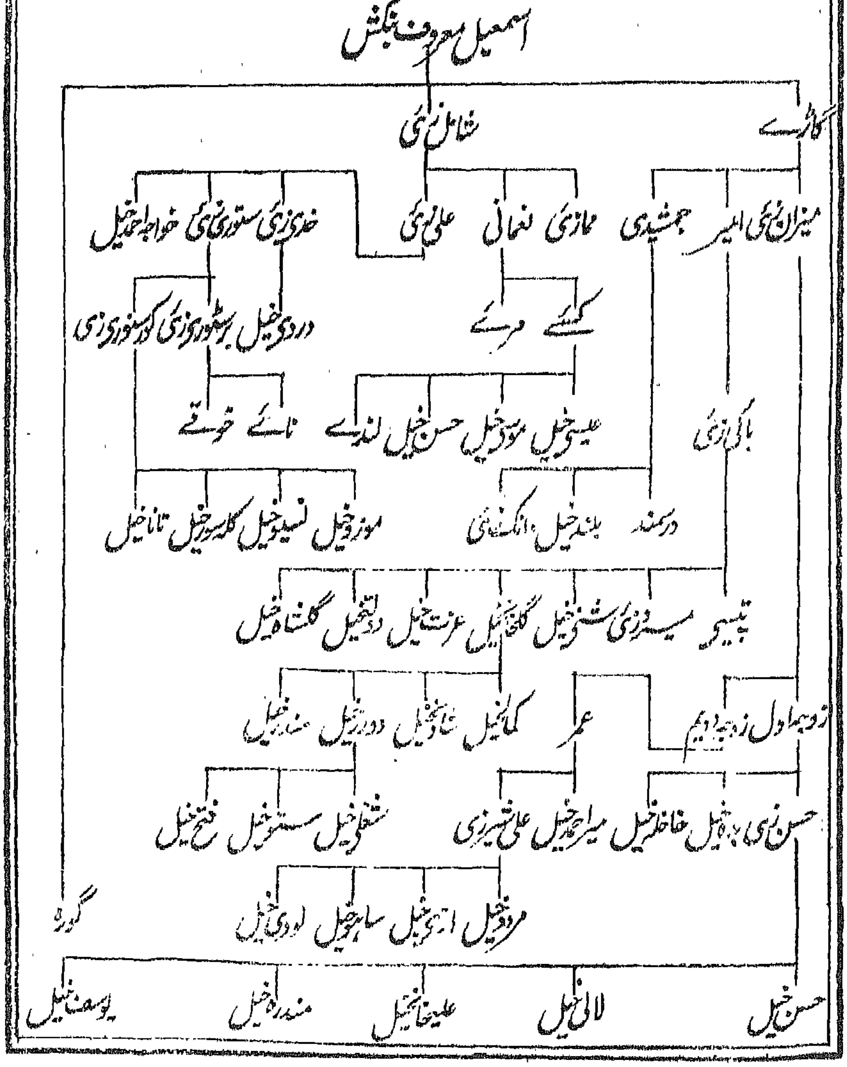
نیازی دوسرا فرزند لودی کا ہے اسکی اولاد نیازی کے نام سے مشہور ہے - قدیمی
وطن انکا شلگر نواح غزنی ہے وہان سے نیازی سلطان بہلول لودی کے
زمانہ مین ہندوستان مین چلے آئے شیرشاہ کے عہد مین نیازی بڑے بڑے عہدون
پر قایم تھے - ہیبت خان نیازی جس کا حال سلیم شاہ فرزند شیرشاہ کے حالات
مین مفصل درج ہے وہ حاکم پنجاب تھا - اور مخاطب بخطاب اعظم ہمایون تھا -
جو بوجہ بغاوت کے سلیم شاہ کے ہاتھون تباہ و برباد ہوا جس کا مفصل حال
سوریون کی سلطنت مین ملیگا - نیازی کی مشہور شاخین یہ ہیں عیسیٰ خیل - موشیانی

سرہنگ میں جو پرگنہ عیسے خیل ضلع بنوں میں آباد ہیں۔

حالات قوم دوتانی ابن لودی

اس قوم کی تعداد کم ہے علاقہ واٹہ میں آباد ہے۔

سلسلہ نسب و حالات قوم بنگش



حالات

بنگش اپنے آپکو اولاد عبداللہ ابن خالد بن ولید بتا کر اپنا سلسلہ قریش سے ملاتے ہین چونکہ قیس عبدالرشید کا نکاح سارہ بنت خالد بن ولید سے ہوا تھا اس رشتہ سے بنگش افغانون کے ماموں زاد بھائی ہوئے اسمٰعیل عرف بنگش عبداللہ ابن خالد بن ولید سے نوین پشت مین تھا اوسکے بیٹون مین لڑائی اور ساملہ کے باہم سخت خون ریزی ہوئی اسلئے انکو بن گش (جڑ کاٹنے والے) کہنے لگے آخر تمام قوم اس تسمیہ سے موسوم ہوئی لفظ بنگش بگڑ کر بنگش ہوگیا -

بنگش اپنے قدیمی وطن گردیز علاقہ زرمست کو اپنی کثرت تعداد اور غلزیون کے غلبہ سے چھوڑ کر پیواڑ اور شلوزان مین آبسے اور پھر بامداد قوم خٹک کوہاٹ اورکزیون سے چھین لیا بنگش میران زی کی اولاد ہنگو کے باشندہ اوپر والے اور کوہاٹ کے نیچے والے مشہور ہین - اوپر والے بنگشون مین سے غضنفر جنگ نواب محمد خان رئیس فرخ آباد تھے ابتدا مین فوج شاہ دہلی مین ایک چھوٹے عہدہ پر مامور تھے مگر بعد فرخ سیر بمقابلہ عظیم الشان بعلہ حسن تدبیر و شجاعت منصب ہزاری پایا اور رفتہ رفتہ منصب ہفت ہزاری سے ممتاز ہوئے اور اپنے لواحقون کو بھی مناصب جلیلہ سے سربلند

---

(۱) تاریخ گل رحمت مین بنگشون کے نسب کی نسبت یہ فقرہ درج ہے -

بنگش قبیلہ ایست از کررانی و کررانی بشعبہ شدہ انداز افغانان سڑبنی -

کرایا جس سے مجموعی تعداد مناصب کی باون ہزاری ہوگئی اسیواسطے نواب محمد خان
باون ہزاری مشہور رہے۔ نادرشاہ ہندوستان سے واپس جاتے ہوئے افغانان
یوسف زئی کو گرفتار کرکے لے گیا تھا انہون نے تین لاکھ روپیہ بھیجکر افغانون کو رہا کرادیا
انکے بعد انکے فرزند قایم الدولہ قایم جنگ نواب قایم خان پیشگاہ محمد شاہ بادشاہ دہلی
منصب پدری پر فایز ہوئے مگر نواب صفدر جنگ منصور علیخان کے جھگڑے* مین آکر بطمع
ملک کٹھیر (روہیلکھنڈ) جان سے گئے۔ بعد قتل نواب قایم خان نواب صفدر جنگ نے فرخ آباد
پر قبضہ کرکے اپنے نائب نول راے کے سپرد کیا۔ والدہ نواب قایم خان نے اپنے دوسرے فرزند
نواب احمد خان کو جو بھائی سے ناراض ہوکر دہلی چلے گئے تھے بلا یا اونہون نے
آتے ہی بامداد روسا مئو وغیرہ نول راے کو قتل کردیا اور جب نواب صفدر جنگ
لڑنے آئے تو اونکو بھی شکست فاش دی اور قلعہ الہ آباد کا جاکر محاصرہ کیا اور اونکے
فرزند محمود خان نے لکھنؤ کو جا لوٹا نواب صفدر جنگ اپنی حمایت پر مرہٹون کو ۳۵ ہزار روپیہ
یومیہ اور راجہ سورج مل والی بھرت پور کو ۲۵ ہزار روپیہ یومیہ دینا کرکے فرخ آباد پر چڑھ لائے
اور شکست کے انتقام مین حکم بھیجکر اسیران قلعہ الہ آباد کو بے گناہ قتل کرادیا۔ احمد خان
نواب صفدر جنگ کی یورش کا حال سنکر تسخیر قلعہ الہ آباد کو ملتوی چھوڑ کر فرخ آباد مین آئے

* اس واقعہ کا مفصل حال تاریخ روسار رام پور مین ملاحظہ کیجیے۔

سخت جنگ کے بعد مرہٹون نے دونو فریقون سے کروڑون روپیہ لیکر صلح کرادی۔

نواب احمد خان کے بعد عرصہ دراز تک ریاست فرخ آباد انکے خاندان مین رہی غدر ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی نے

نواب تفضل حسین خان سے ناراض ہوکر ریاست فرخ آباد ضبط کرلی نواب تفضل حسین خان مکہ شریف مین جاکر فوت ہوگئے۔

ضلع کوہاٹ مین نواب زادہ رستم خان فرزند نواب بہادر شیر خان وسید لخان وتاج محمد خان فرزند عطا محمد خان۔ الہ یار خان فرزند غلام حید رخان ہنگو عثمانخان خان بہادر ولد خان بہادر محمد امین خان ورمند بنگشون مین سر برآوردہ اور معزز اشخاص ہین۔

صحت نامہ حصہ سویم حیات لودھی معروف بہ شوکت افغانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱	ہندواون کو	ہنداون کو
〃	۵	(جوازغلزاستمین ہے)	(جوازغنداب مین ہے)
۱۰	۳	انڈرسکے	انڈر
۱۹	۱۰	ادا سے نہنیت	ادا سے تہنیت
۲۱	۴	شور ایک	شورابک
۲۳	۴	بازی غلیبر اورسوا غر	باری غزاورسور غر
〃	۷	سردارتلخی	سردارتلخی
۲۷	۶	ژرمست	زرمست
۳۷	۴ا حاشیہ	سال انتقال مین ہے	سال انتقال جیتے
۳۸	۱۱	جس مین	زائد ہے
۴۰	۱۱	انبالہ چلے	انبالہ چلنے
۶۰	۱	مسروت	مروت
〃	۳	ڈگرخیل	ڈکٹرخیل
〃	۴	بارکخیل	بازکخیل
〃	۱۰	انبائی	اسپاہی
۶۱	۳	تمہیے زئی	سمجھتے زئی
۷۳	۸	ہاتہہ بہی	ہاتہہ سے چلے
۷۶	۵	دیبال پور	دیپال پور
۸۴	۳	قرابت ہی	قرابت ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۶	خنجر مقتول	خنجر مصقول
۹۷	۱۵	جامع مسجد مین	جامع مسجد دہلی مین
۱۰۷	۵	سپید ہاکر اون گا	سپید ہاکر دون گا
۱۱۱	۸	شیخ شرف نیری	شیخ شرف منیری
〃	〃	دانیان	دانیال
۱۱۴	۳	توحانی	نوحانی
۱۱۹	۹	اوسیر دستگیر	اسیر دستگیر
۱۲۷	۱	کہ سلطان	کہ سلطانی
〃	۲	کہراہوا - لڑائی	کہڑا ہوا لڑائی
۱۲۸	۱	چندری	چندیری
۱۲۹	۳	کوہوئی	کوہوگئی
۱۳۲	۱	زآستان مگدر	زرآستان گذر
۱۳۶	۱۰	تومختوق	تومستحقون
۱۳۹	۴	جس مین فرق نہ آیا	زائد ہے
۱۴۱	۵	جبکہ تیون کی نوبت آئی	جب شوہردن کی نوبت آئی
		تواونہون نے	تواونین سے کاتیون نے
۱۷۲	۳	لارڈ بیک	لارڈ لیک
۱۷۳	۴	مگر یہ بحبٹ	مگر یہ پیت
۱۷۵	۳	گورنمنٹ انگریزی	زائد ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۸	۱	آی-اسے	آئی - اِی
″	۱۵	بساور	بہادر
۱۹۱	۲	دلوادون گا	دلوادون گا اسکے بعد
″	۱۵	سنگلی خان	منگلی خان
۱۹۴	۲	جلدیہ	جلایہ
۱۹۵	۵	بیسوکاری	بیسوکائی
″	۸	ایلغور	ایلغور
۱۹۸	۱۱	یادگار مرنا	یادگار مرزا
۱۹۹	۹	ابدو بگزید	ابدبگزید
۲۰۰	۲	محمود سے نے	محمد سے نے
۲۰۵	۱۵	جنید برلاس کے	جنید برلاس کے پاس
۲۰۶	۷	اور زررا	اور وزرا
۲۰۷	۱۲	باپ	باب
۲۱۷	۵	بندوبیگ	مندوبیگ
۲۲۱	۵	خانخان	خانخانان
۲۲۳	۱۵	اہل وعیال	اہل وعیال کو
۲۴۹	۱۵	خیل و خداع	خیل وخدع
۲۵۰	۲	کشادبازاری	کسادبازاری
″	۴	ملک واداہی	ملک دادالٰہی
۲۶۶	۳	گنگور	گہگور
″	۹	معی کمال	ملہی کمال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۹	۲	ستورس	سستواس
″	۱۴	سسندلور	سستواس
۲۷۰	۲	نیازیون کو	سوریون کو
″	۳	شجاعت خان نیازی	شجاعت خان سوری
۲۷۱	۵	بکال رکھے رہنے دے	بحال رہنے دے
۲۷۲	۲	سلمان کے	مسلمانون کے
۲۷۴	۱	اتنادلی	رتنادلی
۲۷۶	۱۵	یکشست ارزان	یکمشت انزن
۲۸۲	۱۴	رہتاس خود	رہتاس خورد
۲۹۶	۶	مقام کو اڑہ	مقام کوڑہ
۳۰۲	۱۰	گمگردن کو	گھگردن کو
۳۰۶	۶	جب سلیم بن سے کا ماچیواڑہ مین	جب سلیم شاہ بن سے چلکر ماچھیواڑہ مین -
۳۱۱	۵	ہرحصہ مین	ہرحصہ ملک مین
″	۱۴	اپنی بیولی	اپنی بیوی
۳۲۰	۵	تو ادسی دقت	تو اسی وقت
″	۱۲	ہوڈل پلول	ہوڈل - پلول
″	۱۵	کوریہ یکشت	گوریہ یکمشت